226-1

فیوضاتِ رومی

مع

تبرکاتِ اقبالؒ

2256

ذخیرہ

سٹار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اردو بازار لاہور۔ مغربی پاکستان

60375

مملکت پاکستان کی مشہور

ہردلعزیز کتب

سرتاج میٹرکیولیشن نمبر اور پیپرز

لے گولڈن بک آن پروگریسو انگلش گرامر کمپوزیشن اینڈ ٹرانسلیشن

سرتاج اردو کمپوزیشن مع گرامر المعروف آئین اردو

کلید کامیابی در اردو

کلید کامیابی در فارسی

سنو مجسم فارسی گرامر

سرتاج نوویکی بک آن ورڈز ورلڈ اکاؤنٹس اینڈ ڈومیسٹک ارتھمیٹک انگلش ایڈیشن

دبیر اردو برائے ورنیکلر فائنل

ڈائمنڈ گیس پیپرز ہرسال فروری کے پہلے ہفتے میں چھپکر تیار ہوجاتے ہیں

انگریزی حساب الجبرا جیومیٹری تاریخ جغرافیہ قیمت دو روپے

جو طلبا رقم پیشگی ارسال کرینگے ان کو ڈاک خرچ معاف ہوگا۔

ملنے کا پتہ: سٹار بک ڈپو (رجسٹرڈ) ایجوکیشنل پبلشرز

اردو بازار۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان)

Marfat.com

157 | 1

وقت است کہ بکشائم میخانۂ رومی را — پیرانِ حرم دیدم در صحنِ کلیسا مست

این کار حکیمے نیست دامانِ کلیمے گیر — صد بندۂ ساحل مست یک بندۂ دریا ست

فیوضاتِ رومی

مع

تبرکاتِ اقبال

از تالیف احقر العباد غلام محمد مولوی فاضل و فاضل دیوبند

معلم عربی ہائی اسکول منڈی وہاڑی ضلع ملتان

ساکن راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

مارچ ۱۹۴۵ء

پبلشرز

ستارہ بک ڈپو (رجسٹرڈ) اردو بازار - لاہور

نقشِ اول — قیمت [illegible]

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر سوال	شرح سوال	نمبر صفحہ
۱	کیا جناب کے ہاں مسئلہ تجاذب اشیاء متماثلہ درست ہے ؟	۱
۲	عالم عقبیٰ کے انعامات ہماری سمجھ میں کیوں نہیں آتے	۲
۳	تو پھر جناب کے ہاں وہ کونسا طریقہ ہے جس سے ہم عقبیٰ کی سیر کر سکتے ہیں	۳
۴	کیا جناب کے ہاں قبروں کا پختہ بنانا پسندیدہ ہے ؟	۵
۵	جناب کے ہاں خدا سے دعا مانگنے کا بہترین طریقہ کونسا ہے ؟	۶
۶	اس کی وجہ کیا ہے کہ ہم اس جہان میں رہنا پسند کرتے ہیں ؟	۷
۷	انبیاء اور صلحاء کس طرح عالم بالا کے حالات معلوم کر لیتے ہیں	۷
۸	خدا کے سوا پرستش کرنے والا کیوں کافر ہے ؟	۸
۹	کیا جناب نے کسی کو اپنا ہم خیال پایا ہے ؟	۹
۱۰	جناب کا دنیا کی محبت کے متعلق کیا خیال ہے ؟	۱۰
۱۱	جناب کا حقیقی عشق کے متعلق کیا خیال ہے ؟	۱۱
۱۲	کیا ہر مدعی ولایت کو مقتدیٰ بنا لینا چاہیئے ؟	۱۳
۱۳	جناب مجھے تفسیر آیت لَا نُفَرِّقُ الیٰ آخرہ بیان فرمائیں۔	۱۴
۱۴	جناب کے ہاں زندگی کی حرکت تجددی ہے یا استمراری ؟	۱۵
۱۵	جناب کا حیات اور ممات کے متعلق کیا خیال ہے ؟	۱۶
۱۶	انسان کو زندگی کیسے بسر کرنی چاہیئے ؟	۱۸
۱۷	اس کی کیا وجہ ہے کہ ہماری اکثر دعائیں قبول نہیں ہوتیں ؟	۱۹
۱۸	جناب محبت خدا کو کیوں زیادہ محبوب سمجھتے ہیں ؟	۲۰

Marfat.com

۱۹	حدیث اِتَّقُوْا مِنْ حِصَادِ الْلِسَانِ پر روشنی ڈالیں ؟	۲۱
۲۰	اللہ کے نیک بندوں کے اعمال اور اقوال میں زیادہ اثر کیوں ہوتا ہے ؟	۲۳
۲۱	جناب کے ہاں کونسا علم مفید اور کونسا مضر ہے ؟	۲۴
۲۲	آیت یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ کی تفسیر بیان فرمائیں ؟	۲۶
۲۳	کیا ہر تکلیف اور دکھ موجب راحت ہے ؟	۲۷
۲۴	انسان اپنے دشمن پر کیونکر قابو پاسکتا ہے	۲۸
۲۵	حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ شَذَّ شُذَّ کی تشریح کیا ہے ؟	۳۰
۲۶	ایک عالم بے عمل اور جاہل باعمل میں سے کون زیادہ اچھا ہے ؟	۳۱
۲۷	آیت اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کی تفسیر بیان فرمائیں ؟	۳۲
۲۸	جناب کے ہاں محبت کے لائق کون ہے ؟	۳۳
۲۹	محنت اور کوشش کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے ؟	۳۵
۳۰	مرنے کے بعد انسان میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے ؟	۳۶
۳۱	عزم راسخ اور ایمان کامل سے انسان کو کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں ؟	۳۸
۳۲	بسا اوقات ہمیں ناگہانی مصیبت کیوں پہونچتی ہے ۔	۳۹
۳۳	انسان میں شہوت اور غصہ جیسے اوصاف کیوں رکھے گئے ہیں ؟	۳۹
۳۴	ایک مسلمان کو غیر مسلم کے ساتھ کیسے تعلقات رکھنے چاہئیں ؟	۴۱
۳۵	وہ کیا وجوہات ہیں جن کی موجودگی میں ہم عنایات خدا حاصل کرسکتے ہیں ؟	۴۲
۳۶	حضرت حسین علیہ السلام نے کیوں آیت لَا تُلْقُوْا الیٰ آخرہ پر عمل نہیں کیا ؟	۴۴
۳۷	جناب کا ڈارون تھیوری کے متعلق کیا خیال ہے ؟	۴۵
۳۸	ماں باپ کی بددعا بچے کے حق میں کیوں قبول نہیں ہوتی ؟	۴۷
۳۹	اللہ تعالیٰ نے منافقین کے متعلق کیوں فرمایا لَوْ خَرَجُوْا مَا زَادُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا ۔	۴۸

Marfat.com

۴۰	آپ مشکلات سے کیوں نہیں گھبراتے؟	۴۷
۴۱	دولت مند لوگ قرآن مجید سے کیوں مستفید نہیں ہوتے؟	۵۱
۴۲	کیا یہ مقولہ دل بدست آور درست صحیح ہے؟	[illegible]
۴۳	میں کیسے معلوم کر سکتا ہوں کہ خدا کو میرے ساتھ محبت ہے؟	۵۲
۴۴	قرآن مجید سے سوائے ہدایت اور رشد کے کیا بیان پسندیدہ ہے؟	۵۳
۴۵	ہم بسا اوقات دعا مانگتے ہیں اور وہ قبول کیوں نہیں ہوتی؟	۵۴
۴۶	کیا بے نفسی پر بھی تکلیف کیوں پہنچتی ہے؟	۵۵
۴۷	مومن کے منہ سے نکلا ہوا لفظ اللہ دلوں پر کیوں اثر کرتا ہے؟	۵۶
۴۸	جناب کے ہاں عشق مجازی کیا حقیقت رکھتا ہے؟	۵۷
۴۹	جناب کے ہاں دشمن کسے کہا جاتا ہے؟	۵۹
۵۰	اگر کبھی کوئی فنافی اللہ خلافِ شرع کلمہ کہے تو اسے سزا دینی چاہیے؟	۶۰
۵۱	کیا مقامات کے حصول کے لئے شیخ کو سبب اختیار کرنے چاہئیں؟	۶۱
۵۲	حضرت انبیاء اور اولیاء کا اپنے دشمنوں سے کیا برتاؤ رہا ہے؟	۶۲
۵۳	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر آکر سب سے افضل کیوں ہیں؟	۶۳
۵۴	جناب کے ہاں فضیلت کس کو ہے کعبہ کو یا مدینہ شریف کو؟	۶۴
۵۵	اچھے کام کو شروع کرتے وقت انسان کی نیت کیسی ہونی چاہیے؟	۶۶
۵۶	جناب کے ہاں دکھ پسندیدہ کیوں ہے؟	۶۷
۵۷	ایک عالم کے لئے کونسے خیالات مناسب ہیں؟	۶۸
۵۸	جناب کے ہاں وصالِ حق کی انتہا کیا ہے؟	۶۹
۵۹	جو بات دل سے نہ نکلے وہ جناب کے ہاں کیسی ہے؟	۷۰
۶۰	جناب کا مختلف مذاہب کے متعلق کیا خیال ہے؟	۷۱

Marfat.com

٦١	حضرت شیخ فرمائیں کہ عہدِ الست بربکم کے لینے سے کیا مقصد تھا؟	٧٢
٦٢	اللہ نے امت محمدیہ کو سب سے آخر میں لا کر کونسا احسان کیا ہے؟	٧٤
٦٣	اللہ تعالیٰ کس چیز کو مدنظر رکھ کر انعامات دیتے ہیں؟	٧٥
٦٤	بعض لوگ کیوں اس قدر نڈر ہو جاتے ہیں کہ گناہ کرنے سے نہیں شرماتے؟	٧٦
٦٥	کیا حقائق کو بیان کر کے دقائق کی گرہ کشائی کرتے رہنا پسندیدہ ہے؟	٧٧
٦٦	جناب کے ہاں کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے بالکل غیر معقول کہا جا سکے؟	[illegible]
٦٧	آپ دکھ درد و غم کو کیوں زیادہ پسند کرتے ہیں؟	[illegible]
٦٨	عشق اور عقل میں کونسی چیز پسندیدہ ہے؟	[illegible]
٦٩	جناب کے ہاں دنیا اور اس کی نعمتوں کی کیا حقیقت ہے؟	٨٣
٧٠	کیا خواہشات نفسانی کو ستانا پسندیدہ ہے؟	٨٥
٧١	مومن لوگ موت سے کیوں زیادہ محبت رکھتے ہیں؟	٨٦
٧٢	ایک جبری اپنے مجبور ہونے پر کیا دلائل رکھتا ہے؟	٨٨
٧٣	تو پھر جناب کے ہاں اس جبری کے لئے کیا جواب ہے؟	٩٠
٧٤	جبر اور قدر کے مسئلہ کی پوری وضاحت	٩٢
٧٥	حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قد جف القلم کی تشریح بیان فرمائیں	٩٣
٧٦	حضرت منصور کا انا الحق کہنا کہاں تک درست ہے اور کیوں؟	٩٥
٧٧	عالم استغراق میں تکلیفات شرعیہ رہتی ہیں یا نہیں؟	٩٧
٧٨	عارف باللہ کو باقی اور فانی کی صفتوں سے متصف کیا جا سکتا ہے؟	٩٨
٧٩	وحدت وجود کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟	٩٩
٨٠	عوام اور خواص لوگوں کی عبادت میں کیا فرق ہے؟	١٠٠
٨١	انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟	١٠٢

Marfat.com

۸۲	انبیاء اور صلحاء آپس میں متحد اور یک جان کیوں ہوتے ہیں ؟	۱۰۳
۸۳	بہشت کے انعامات پہلے سے وجود ہیں یا وہ ہمارے اعمال سے بنیں گے ؟	۱۰۴
۸۴	حدیث نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ کی تشریح کیا ہے ؟	۱۰۶
۸۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ہوتے ہوئے کسی اور دلیل کی ضرورت رہ جاتی ہے ؟	۱۰۷
۸۶	کیا عارف باللہ دلوں کا حال معلوم کر لیتے ہیں ؟	۱۰۸
۸۷	بعض آدمی کیوں ادنیٰ مخلوق کی پرستش شروع کر دیتے ہیں ؟	۱۰۸
۸۸	کیا مثنوی شریف کی تصنیف پر اللہ تعالیٰ نے تقاضا کیا ہے ؟	۱۱۰
۸۹	کیا وجہ ہے کہ اللہ کا نیک بندہ مرتے وقت خوش ہوتا ہے ؟	۱۱۱
۹۰	اللہ تعالیٰ کا تعلق اس جہان سے کیا ہے ؟	۱۱۲
۹۱	کیا اللہ پر توکل کر کے اسباب کو چھوڑ دینا چاہیے ؟	۱۱۳
۹۲	جناب کے ہاں وجود خدا پر کونسی دلیل ہے ؟	۱۱۵
۹۳	کیا ہم خدا کے صفات معلوم کر سکتے ہیں ؟	۱۱۶
۹۴	کیا ہمیں خدا کی ذات اور صفات پر بحث کرنی چاہیے ؟	۱۱۸
۹۵	حدیث مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ کا کیا مطلب ہے ؟	۱۱۹
۹۶	کیا معجزات انبیاء موجبات ایمان بن سکتے ہیں ؟	۱۲۰
۹۷	بہشت اور اس کے انعامات کی حقیقت کیا ہے ؟	۱۲۱
۹۸	آیت اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ کی وضاحت فرمائیں ؟	۱۲۳
۹۹	وہ کونسا وصف ہے جس سے بہادر انسان بزدل بن جاتا ہے ؟	۲۴
۱۰۰	جناب کے ہاں مدح رسول کا بہترین طریقہ کونسا ہے	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نتواں زگفتگو بہ حقیقت رسید لیک

افسانہ زگوہر نایاب گفتنی ست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ شَرَّفَہٗ بِاَنْوَاعِ النِّعَمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اَمَّا بَعْد بسا اوقات انسان حقائق کی تلاش میں بے انتہا جدوجہد کرتا ہے اور اس لگن میں دور دور تک نکل جاتا ہے۔ کبھی وہ یونانیوں کے در کی گدائی کرتا ہے کبھی وہ مغربیوں کی خانہ تلاشی کے درپے رہتا ہے۔ اگر آج ڈارون کا ممنون احسان ہوتا ہے تو کل نیوٹن کا۔ لیکن حقیقت یہ ہے اگر وہ تھوڑی سی توجہ اپنے گھر کی طرف منعطف کرلے اور ان علماء اور فضلاء کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کرلے جن پر اللہ نے اپنے کنوز مخفیہ کے در کھول دیے تھے تو وہ اپنا دامن بے انتہا حقائق سے بھر لے۔ وہ بے چارہ اس خوابیدہ انسان کی مانند ہے جو خواب میں دور دور کے سفر کرتا پھرتا ہے اور عجائبات گوناگوں سے خوش ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جہاں وہ سویا ہوتا ہے اس گھر کی قطعاً اسے خبر نہیں ہوتی۔

مجھے کئی دفعہ مرشد رومی علامہ جلال الدین کی کتاب مثنوی پڑھنے کا اتفاق ہوا اس کے متعلق مشہور یہ ہے کہ وہ علم تصوف کی کتاب ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں ایک صوفی اور عارف اپنے قلب کی جلا کا سامان حاصل کر سکتا ہے وہاں ایک محقق اور فلاسفر بھی بے انتہا حقائق سے اپنا دامن بھر سکتا ہے۔ علامہ نے اپنی کتاب میں بے شمار مشکل مسائل اور حقائق کو اس قدر آسان طریقہ سے حل کر دیا ہے جسے پڑھ کر عقل انسانی محو حیرت رہ جاتی ہے۔ لیکن چونکہ وہ ایک ضخیم کتاب ہے اور اس میں موتی تلاش کرنا سمندر میں غواصی کرنا ہے۔ لوگ محنت سے جی چراتے ہیں جیسا چاہیے نہیں

Marfat.com

کہ چنے ہوئے موتی اس کے دامن میں آ کر جمع ہو جائیں اور وہ اس سے بہرہ اندوز ہو

میں نے یہ ایک کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور حقائق مختلفہ جو کتاب کے مختلف دفتروں اور مختلف اوراق میں بکھرے پڑے تھے جمع کر دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اپنے مقصد میں پورے طور پر کامیاب ہوا ہوں۔ لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ ایک مشکل کام کو آسان کرنے کا دروازہ کھول دیا ہے۔ یہ ایک نامکمل سا تحفہ ہے۔ میں اپنی [illegible] کو [illegible] کر کے جانا چاہتا ہوں کہ وہ اس کام کی ایک اور تصنیف شائع کر کے خلق خدا کو بے انتہا فائدہ پہنچائیں۔

میں نے اپنی محنت کو دلچسپ بنانے کی کوشش کی ہے۔ ہر مضمون سے پہلے اپنی طرف سے ایک سوال مقرر کر دیا ہے۔ اس کے بعد وہ اشعار جن سے اس کا جواب حاصل ہوتا تھا نقل کر دیئے ہیں۔ اور اس کے بعد ان اشعار کا ترجمہ بھی کر دیا ہے تاکہ صرف اردو خواں حضرات بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

اور اس کے بعد فلسفی شاعر حکیم الامت علامہ اقبال کے اشعار مناسب موقعہ نقل کر دیتے ہیں جن کے مطالعہ سے حضرات کو معلوم ہو سکے گا کہ ان کے خیالات پیر رومی کے ساتھ کس حد تک ملتے جلتے ہیں۔ اور پیر رومی کا مرید پر کیا اثر ہوا ہے جس کے متعلق خود علامہ اقبال فرماتے ہیں

بکامِ خود دگر آں کہنہ مے ریزد | کہ با جامش نیرزد ملک پرویز
از اشعارِ جلال الدین رومی | بدیوارِ حریمِ دل بیاویز

میں نے اس رسالہ کا نام فیوضات رومی رکھا ہے اور حضرات قارئین سے استدعا ہے کہ اسے پڑھ کر اپنے بہترین مشوروں سے مجھے مطلع فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اضافہ کیا جا سکے۔ وباللہ التوفیق

المحتاج الی رحمۃ اللہ الصمد

احقر العباد غلام محمد

Marfat.com

فیوضاتِ رومی

سوال نمبر ۱

کیا جناب کے ہاں مسئلہ تجاذب اشیاء متماثلہ درست ہے؟ اور کیوں قرآن مجید میں مومنوں کو اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ اور رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سے متصف کیا گیا ہے؟

جواب

در ہر آں چیزے کہ تو ناظر شوی — مے کند با جنس سیر معنوی
در جہاں ہر چیز چیزے جذب کرد — گرم گرمی راکشد و سرد و سرد
ناریاں مر ناریاں را جاذب اند — نوریاں مر نوریاں را طالب اند
زنگ ما ہم رنگیاں باشند یار — رومیاں با رومیاں افتاد کار
رو اشداء علی الکفار باش — خاک بر دلداریٔ اغیار باش

ترجمہ۔ جب ہر ایک چیز کی حقیقت کو تو اچھی طرح دیکھے تو تجھے معلوم ہوگا کہ ہر ایک چیز اپنی ہم جنس کی طرف کشش رکھتی ہے۔ گرمی گرمی میں جذب ہونا چاہتی ہے اور سردی سردی میں۔ نوری نوری کی طرف

Marfat.com

میلان رکھتا ہے۔ اور ناری ناری کی طرف ملک زنگ کے رہنے والے زنگی کو چاہتے ہیں۔ اور رومی رومی کو۔ اگر تمہیں کچھ شک ہے تو جاؤ اور قرآن مجید میں آیتہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا مطالعہ کرو اس کے بعد کفار اور اغیار کی دوستی سے علیحدہ ہو جاؤ۔

سوال نمبر ۲۔ عالم عقبیٰ کے انعامات اور دوسرے عجائبات ہماری سمجھ میں کیوں نہیں آتے؟

جواب

گر جنین را کس بگفتے در رحم — ہست بیروں عالمے بس منتظم
یک زمینِ خرمے با عرض و طول — اندرو بس نعمت و بے حد اکول
کوہہا و بحرہا دشت ہا — بوستانہا و باغہا و کشت ہا
آسمانِ بس بلند و پرضیا — آفتاب و ماہتاب و صد سہا
در صفت نآید عجایبہائے آں — تو دریں ظلمت چہ در امتحاں
خوں خوری در چار میخ تنگنا — درمیان حبس و انجاس و عنا
او بحکم حال خود منکر بدے — ایں رسالت معرض و کافر شدے
کایں محال است و فریب و ہست غرد — زانکہ وہم کور ایں معنی است دور

ترجمہ

اگر اس بچے کو جو ابھی تک ماں کے پیٹ میں موجود ہے کہا جائے کہ پیٹ سے باہر ایک نہایت ہی منظم جہان موجود ہے وہاں ایک لمبی چوڑی زمین اور بے حد کھانے پینے کا سامان بھی ہے۔ وہاں بڑے بڑے پہاڑ جنگل دریا اور قسم قسم کے باغات اور کھیتیاں بھی ہیں وہاں

Marfat.com

ایک نہایت ہی بلند آسمان بھی ہے جس میں سورج چاند اور بے انتہا تارے جلوہ فگن ہیں۔ چنانکہ اس جہان کے صفات تجھے کہے جائیں تیری سمجھ میں نہیں آسکتے۔ تو پھر تو کیوں اس اندھیرے اور قید میں پڑا ہے اور کیوں اس تنگ چار دیواری میں جکڑا ہوا خراب خون کھا کر نجاست میں لتھڑا ہوا ہے۔ وہ بچہ اپنی موجودہ حالت پہ خوش ہو کر ان تمام حالات سے منکر ہو جائے گا اور اس پیغام پر قطعاً توجہ نہیں کریگا۔ اور جواب میں بھی یہی کہے گا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو سب دغا اور فریب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام حالات اس کی سمجھ میں آ ہی نہیں سکتے۔

اِقبال

مردِ دانا ہماری دون ہمتی اور کوتاہ نگری کے اسباب کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

لا الہ اندر نمازش بود نیست　　ناز ہا اندر نیازش بود نیست
نور در صوم و صلوٰۃِ او نماند　　جلوۂ در کائناتِ او نماند
انکہ بود اللہ او را ساز برگ　　فتنۂ او حب مال و ترس مرگ
رفت ازو آں مستی و ذوق و سرور　　دین او اندر کتاب او بگور
سینہ ہا از گرمئ قرآں تہی　　از چنیں مرداں چہ امید بہی

سوال نمبر ۳۔ تو پھر جناب کے ہاں وہ کونسا طریقہ ہے جس سے انسان اس جہان میں رہ کر عالم عقبےٰ کی سیر کرسکتا ہے؟

جواب

تو نہ بینی برگہا ماکف زدن　　گوشِ دل باید نہ ایں گوش بدن

Marfat.com

گوشِ سر بربند از ہزل و دروغ — تا بہ بینی شہر جانہا با فروغ
ہیں دہاں بر بند از ہزل اے عمو — جز حدیثِ روئے او چیزے مگو
چشم بند و گوش بند و لب بہ بند — تا نہ بینی سرِ حق بر ما بخند

ترجمہ

تو نے نہیں دیکھا کہ درخت اپنا پتہ پتے پہ مار کر خوشی سے کس قدر تالیاں بجاتے ہیں۔ ان کی آواز سننے کے لئے بدن کے کانوں کی بجائے دل کے کان چاہئیں۔ تو اپنے کانوں کو بے ہودہ آوازوں کے سننے سے اور اپنے [redacted] کو پراگندہ گفتگو سے ملوث کرنے سے اور اپنی آنکھ کو سوائے حقیقی دوست کے چہرا پر پڑنے سے بند کرلے۔ اس کے بعد یقیناً تو اپنے دوست کے باغات دیکھ لے گا۔ آنکھ کان اور لب کو بیہودہ کاموں سے بند کرلو اگر اس کے بعد بھی خدا کے بھید معلوم نہ کرسکے تو مجھ پر ٹھٹھہ اور مخول کرنا۔

اقبال

مردِ دانا کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

گرچہ جنت از تجلی ہائے اوست — جاں نیا ساید بجز دیدارِ دوست
ما ز اہلِ خویشتن در پردہ ایم — طائریم و آشیاں گم کردہ ایم
علم اگر کج فطرت و بد گوہر است — پیشِ چشمِ ما حجابِ اکبر است
علم را مقصود گر باشد نظر — می شود ہم جادہ و ہم راہبر
درد و داغ و تاب بخشد ترا — گریہ ہائے نیم شب بخشد ترا

Marfat.com

برمقامِ جذب و شوق آرد ترا   باز چوں جبریل بگزارد ترا

سوال نمبر ۱۴

کیا جناب کے ہاں قبروں کا پختہ بنانا اور ان پہ عالی شان قبے بنانا پسندیدہ ہیں؟

جواب

ایں عمارت کردنِ گور و لحد   نے بہ سنگ است و نہ چوب و نے لبد
بلکہ خود را در صفا گورے کنی   درمنی آں کنی دفن ایں منی
گورخانہ قبر ہا و کنگرہ   نبود از اصحاب معنی آں سرہ

ترجمہ

یہ قبر اور لحد کی عمارتیں پتھروں اور چونے سے مضبوط اور خوبصورت بنانا کوئی اچھا بنانا نہیں ہے۔ بلکہ اپنی قبروں کی خوبصورتی دل اور اندر کی صفائی سے بنانی چاہیے اور بے جا غرور کو فنا کر دینا چاہیے یہ خوشنما قبریں اور عالی شان کنگرے اللہ کے نیک بندوں کے لیے کوئی باعث فخر نہیں ہیں۔

اقبال

مرید ہندی مرحومہ شرف النساء بیگم کی وصیت اپنی ماں کو نقل کر کے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

وقت رخصت باتو دارم ایں سخن   تیغ و قرآں را جدا از من مکن
دل بآں حرفے کہ می گویم بنہ   قبرِ من بے گنبد و قندیل بہ

Marfat.com

مومناں را تیغ باقراں بس است　　تربت ما را ہمیں ساماں بس است

سوال ۵۔ جناب کے ہاں خدا سے دعا مانگنے کا بہترین طریقہ کونسا ہے۔ اور وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے ہم اپنے خدا کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔

جواب

بہر ایں فرمود با موسے خدا　　وقت حاجت خواستن اندر دعا

کاے کلیم اللہ ز من میجو پناہ　　با دہانے کہ نہ کردی تو گناہ

گفت موسیٰ من ندارم آں دہاں　　گفت ما را از دہانِ غیر خواں

از دہانِ غیر کے کردی گناہ　　از دہانِ غیر بر خواں کاے الٰہ

آنچناں کن کہ دہاں ہا مر ترا　　در شب و در روز ہا آرد دعا

یا دہانِ خویشتن را پاک کن　　روحِ خود را چابک و چالاک کن

ترجمہ

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ کو فرمایا کہ اے موسیٰ جب تم مجھ سے دعا مانگو تو اس مُنہ سے مانگو جس سے تم نے گناہ نہ کیا ہو۔ حضرت موسیٰ نے جواباً عرض کیا کہ اے میرے مالک میں تو ایسا مُنہ نہیں رکھتا۔ جس سے میں نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوا کہ اے موسےٰ اگر تو اپنا منہ ایسا نہیں رکھتا تو دوسرے کے مُنہ سے اپنے لئے دعا مانگو۔ تو نے اگر گناہ کئے ہیں تو اپنے منہ سے کئے ہیں دوسرے کے منہ سے تو نہیں کئے۔ آپ لوگوں سے اس قسم کا برتاؤ کریں کہ بے اختیار ان کے موہنوں سے تمہارے حق میں دعا نکلتی رہے۔ اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر اپنا مُنہ ایسا بناؤ کہ جس سے کبھی کوئی گناہ

Marfat.com

سرزد نہ ہو۔

سوال نمبر ۶۔ جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم اس جہان میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور موت سے ڈرتے ہیں؟

جواب

این جہاں ہمچوں درخت است اے کرام — ما بروچوں میوہائے نیم خام
سخت گیرد خامہا مر شاخ را — زانکہ در خامی نشاید کاخ را
چوں بپخت و گشت شیریں لب گزاں — سست گیرد شاخہا را بعد ازاں
چوں زاقبال شیریں شد جہاں — سرد شد بر آدمی ملکِ جہاں
سخت گیری و تعصب خامی است — تا جنینی کار خوں آشامی است

ترجمہ

یہ جہان ایک درخت کی مانند ہے اور ہم اس کے پھل جب تک پھل خام رہتا ہے درخت سے مشکل سے جدا ہوتا ہے۔ لیکن جب بالکل پختہ ہو جاتا ہے تو جلد اُس سے جدا ہو جاتا ہے۔ ہمارا اس جہان سے چمٹے رہنا ہمارے خام ہونے کی دلیل ہے۔ بچہ جب تک غیر پختہ اور جنین رہتا ہے تو اس کا کام ہی تنگ دیواری میں رہنا اور خون پینا ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۷۔ انبیاء اور صلحاء کیوں اور کس طرح عالم بالا اور دور دراز ملکوں کے حالات معلوم کر لیتے ہیں؟

جواب

این دراز و کوتاہ اوصافِ تن است — رفتنِ ارواح دیگر رفتن است

Marfat.com

توسفر کردی ز نطفہ تا بعقل — نے بگامِ بود منزل نے بنقل
سیرِ جاں بیچوں بود در دور دیر — جسم ما از جاں بیاموزید سیر

ترجمہ

سفر کا دراز اور کوتاہ ہونا جسم اور بدن کے لئے ہے۔ روح کا سفر ایک عجیب سفر ہے۔ جہاں نہ درازیٔ سفر ہے اور نہ تھکان۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تم نطفہ سے جوان بننے تک بغیر کسی گام زنی کے سفر کیا ہے۔ روح کی سیر ایک عجیب کیفیت سے ہوتی ہے۔ بلکہ ہمارے جسم نے یہ ناقص اور معمولی سیاحت بھی اسی سے سیکھی ہے۔

سوال نمبر ۸

خدا کے سوا پرستش کرنے والا کیوں کافر ہے جبکہ وہ غیر میں بھی اسی کا جلوہ دیکھ کر پرستش کرتا ہے۔

جواب

یا ز چاہے عکس ماہے وانمود — سر بچاہ در کرد آنراں مے ستود
در حقیقت مادح ماہ است او — گرچہ جہل او بعکسش کرد او
مدح او مہ راست نے آں عکس را — کفر شد آں چوں غلط شد ماجرا
کز شقاوت گشت گمراہ آں دلیر — مہ بہ بالا بود آں پنداشت زیر

ترجمہ

وہ شخص جو کنواں میں چاند کے عکس کو دیکھ کر اس کی پرستش شروع

Marfat.com

کر دیتا ہے۔ حقیقت میں گو وہ چاند کی ستائش کر رہا ہوتا ہے لیکن اس کی جہالت نے اسے غلط راستہ پر لگا رکھا ہے۔ اگرچہ وہ تعریف چاند کی کر رہا ہے لیکن کفر اس لئے ہو گیا ہے کہ عکس کو حقیقت سمجھنے لگا اور جو اوپر تھا اُسے نیچے سمجھنے لگا۔

سوال نمبر ۹

کیا جناب نے کسی کو اپنا ہم خیال بھی پایا ہے یا نہ؟

جواب

سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق — تا بگویم شرح درد اشتیاق
ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش — باز جوید روزگار وصل خویش
من بہر جمیعتے نالاں شدم — جفت خوش حالان و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یارِ من — وز درونِ من نجست اسرار من

ترجمہ

میں چاہتا ہوں کہ اپنے سینہ کو فراق یار کی وجہ سے پھاڑ پھاڑ کر رکھدوں اور درد و اشتیاق کی اچھی طرح وضاحت کروں کیونکہ جو شخص اپنے اصل سے دور ہو جاتا ہے وہ ایک زمانہ کے بعد وہ اپنے اصل کی طرف پھر لپکتا ہے۔ میں نے ہر مجلس میں فریاد کی اور ہر نیک اور بد کی رفاقت حاصل کی لیکن افسوس ہر شخص اپنے خیال کے ماتحت میرا دوست بنا اور میرے اندرونی اسرار کی جستجو بالکل نہ کی۔

Marfat.com

اقبال

حضرت اقبال ایک جگہ ابنائے روزگار کا گلہ یوں بیان فرماتے ہیں

آشنائے من زمن بیگانہ رفت　　ازخمستانم تہی پیمانہ رفت

من شکوہِ خسروی اورا دہم　　تخت کسریٰ زیر پائے او نہم

او حدیثِ دلبری خواہد زمن　　آب و رنگ و شاعری خواہد زمن

کم نظر بے تابیِ جانم ندید　　آشکارم دید پنہانم ندید

دوسری جگہ اپنے دردِ دروں اور رازِ نہاں کا پتہ یوں بتاتے ہیں۔

دو عالم را تواں دیدن بمینائے کہ من دارم
کجا چشمے کہ بیند آں تماشائے کہ من دارم

دگر دیوانہ آید کہ از شہر افگند ہوئے
دو صد ہنگامہ برخیزد ز سودائے کہ من دارم

ندیم خویش می سازی مرا لیکن ازاں ترسم
نداری تاب آں آشوب و غوغائے کہ من دارم

سوال نمبر ۱۰

جناب کا دنیا کی محبت کے متعلق کیا خیال ہے؟ اور اگر کوئی اسمیں پھنس جائے تو اس سے نجات کیسے حاصل ہو؟

جواب

بند بگسل باش آزاد اے پسر　　چند باشی بند سیم و بند زر

Marfat.com

گر بریزی بحر را در کوزۂ — چند گنجد قسمتِ یک روزۂ
کوزۂ چشمِ حریصاں پر نشد — تا صدف قانع نشد پُر دُر نشد
ہر کرا جامہ ز عشقِ چاک شد — او ز حرص و عیب کلی پاک شد

ترجمہ

ہر قسم کی قید توڑ دے اور آزاد ہو جا۔ سونے اور چاندی کے قیود میں تو کب تک گرفتار رہے گا۔ اگر تو دریا کو کوزہ میں ڈالنے کی کوشش کرے تو اس میں ایک دن کے گذر کے سوا کچھ زیادہ نہیں سما سکتا سیپ نے جب تک ایک بوند پر صبر نہیں کیا اس کے اندر موتی پیدا نہیں ہوا اور حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کا دامن حقیقی عشق سے چاک چاک ہو جاتا ہے وہ تمام دنیاوی الائش اور عیوب سے پاک ہو جاتا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال فقر کے متعلق ایک جگہ فرماتے ہیں۔

گرچہ باشی از خداوندانِ دہ — فقر را از کف مدہ از کف مدہ
اے بسا مردِ حق اندیش و بصیر — می شود از کثرتِ نعمت ضریر
کثرتِ نعمت گداز از دل برد — ناز مے آرد نیاز از دل برد
سالہا اندر جہاں گردیدہ ام — نم بچشمِ منعماں کم دیدہ ام
من فدائے آنکہ درویشانہ زیست — وائے آں کو از خدا بیگانہ زیست

سوال نمبر ۱۱

جناب کا حقیقی عشق کے متعلق کیا خیال ہے اور اس کے حصول ہے

Marfat.com

انسان کو کیا کیا کمالات حاصل ہوتے ہیں؟

جواب

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما | اے طبیبِ جملہ عِلّت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما | اے تو افلاطون جالینوس ما
جسم خاک از عشق بر افلاک شد | کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جانِ طور آمد عاشقا | طور مست و خر موسیٰ صاعقا

ترجمہ

اے عشق ہمارے اچھے جذبے تم خوش رہو۔ تو ہی تو ہماری تمام بیماریوں کا طبیب ہے۔ اور تو ہی تو ہماری نخوت و ناموس کا صحیح علاج ہے۔ اور تو ہمارے لئے افلاطون اور جالینوس ہے یہ خاکی جسم عشق ہی کی وجہ سے آسمانوں پر پہنچا۔ اور اسی کی وجہ سے پہاڑ چالاک ہو کر رقص کرنے لگا۔ اور اے عاشق تم یقین کر لو کہ طور کی جان ہی اسی عشق کی وجہ سے تھی۔ طور کس طرح مست ہو گیا تھا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے۔

اِقبال

مرید ہندی نے عشق کے متعلق کیا خوب کہا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

علم ترساں از جلالِ کائنات | عشق غرق اندر جمالِ کائنات
علم را بر رفتہ و حاضر نظر | عشق گوید آنچہ می آید نگر

Marfat.com

عشق آزاد و غیور و ناصبور	در تماشائے وجود آمد جسور
عشق ما از شکوہ ہا بیگانہ ایست	گرچہ او را گریہ مستانہ ایست

سوال نمبر ۱۲

کیا ہر مدعی ولایت کو اپنا مقتدی بنا لینا چاہیئے؟ اور پھر جناب کے ہاں جھوٹے اور صادق کی پہچان کیا ہے؟

جواب

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست	پس بہر دستے نباید داد دست
زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر	تا فریبد مرغ را او مرغ گیر
کار مرداں روشنی و گرمی است	کار دوناں حیلہ و بے شرمی است

ترجمہ

بہت سے آدمی شیطان صفت دُنیا میں موجود ہیں لہٰذا تم سوچ سمجھ کر اپنا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں دو۔ وہ شیطان بشکل انسان ایک شکاری کی مانند شکار کرنے کے لئے مختلف آوازیں نکالتا ہے۔ تاکہ پرندوں کو اپنے جال میں پھانس لے لیکن اللہ کے نیک بندے ان تمام مکر و فریب سے دور ہوتے ہیں اور ان کا کام تو دوسروں کو روشنی پہنچانا اور قلبی حرارت دینا ہے۔ یہ تمام مکر و فریب کمینوں اور نالائقوں کا کام ہوتا ہے۔

Marfat.com

اقبال

حضرت اقبال نے صاحب دل انسان کی شان میں کیا خوب فرمایا ہے

اے ترا ہر لحظہ فکرِ آب و گل — از حضورِ حق طلب یک زندہ دل
آشیانش گرچہ در آب و گل است — نہ فلک سرگشتۂ ایں یک دل است
تا نہ پنداری کہ از خاک است او — از بلندی ہائے افلاک است او
ایں جہاں او را حریم کوئے دوست — از قبائے لالہ گیرد بوئے دوست
ہر نفس با روزگار اندر ستیز — سنگ راہ از ضرب او ریزہ ریز
آشنائے دل برو دار است او — آتشِ خود را نگہدارا است او
آب جو و بحر ہا دارد ببر — مے دہد موجش ز طوفانِ خبر
ایں چنیں دل خود نگر اللہ مست — جز بہ درویشی نمی آید بدست
اے جواں دامان او محکم بگیر — در غلامی زادۂ آزاد میر

سوال نمبر ۱۳

جناب مجھے تفسیر آیتہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنَ الرُّسُلِ بیان فرمائیں اور واضح فرمائیں کہ ہمیں تمام انبیاء کو ماننا کیوں ضروری ہے؟

جواب

دہ چراغ ار حاضر آری در مکاں — ہر یکے باشد بصورت غیر آں
فرق نتواں کرد نورِ ہر یکے — چوں بنورش روئے آری بیشکے
اُطْلُبِ الْمَعْنٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ قُلْ — لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اٰحَادِ الرُّسُلْ

Marfat.com

درمعانی قسمت و اعداد نیست | در معانی تجزیہ افراد نیست

ترجمہ

اگر تم جلتے ہوئے دس چراغ ایک مکان میں رکھ دو تو ان کے وجود تمہیں علیحدہ علیحدہ نظر آئیں گے لیکن اُن کی روشنی میں امتیاز نہیں کرسکو گے۔ اگر تم اِس مطلب کو قرآن سے حاصل کرنا چاہتے ہو تو قرآن مجید میں آیۃ لا نفرق بین احد من الرسل کی تلاوت کرو۔ بات یہ ہے کہ حقائق اور معانی کی نہ تقسیم ہوسکتی ہے اور نہ ان کا علیحدہ علیحدہ وجود شمار کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ معانی کے نہ مختلف اجزار ہوتے ہیں اور نہ ان کے افراد۔

سوال نمبر ۱۴

جناب کے ہاں زندگی کی حرکت تجددی ہے یا استمراری۔ اور پھر اسے کہیں ثبات بھی ہے یا ہمیشہ وہ حرکت ہی میں ہے؟

جواب

ہر نفس نو مے شود دنیا و ما | بے خبر از نو شدن اندر بقا
عمر ہمچوں جوئے نو نو مے رسد | مستمری مے نماید در جسد
آں ز تیزی مستمر شکل آمدہ است | چوں شرر کش تیز جنبانی بدست
شاخ آتش را جنبانی بساز | در نظر آتش نماید بس دراز

ترجمہ

ہر لحظہ دنیا تازہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ہم اسکے بقا کی وجہ

Marfat.com

اس کے تازہ پیدا ہونے سے بے خبر ہیں۔ زندگی ایک نہر کی مانند ہے جو متصل نئے نئے پانی کی آمد سے رواں دواں معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں اس کی متصل حرکت سے ایک ہی جسم معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح ایک چنگاری کو ہاتھ میں لے کر چکر دیا جائے تو ایک متصل دائرہ کی شکل نظر آئے گی۔

اقبال

شاعرِ عہد زندگی کی حرکت اور ثبات و دوام کے متعلق ایک جگہ یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

زندگانی از خرامِ پیہم است　　　برگ و سازِ ہستیِ موج از رم است

دوسری جگہ اسی خیال کو ایک نئے انداز سے ظاہر فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

زمیں خاکِ درِ میخانۂ ما　　　فلک یک گردشِ پیمانۂ ما
حدیثِ سوز و سازِ ما دراز است　　　جہاں دیباچۂ افسانۂ ماست

سوال نمبر ۱۵

جناب کا حیات اور ممات کے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا ایک چیز فنا ہو کر پھر ہست ہو سکتی ہے؟

جواب

از عدم ما سوئے ہستی ہر زماں　　　ہست یا رب کارواں در کارواں

Marfat.com

در خزاں ہیں صد ہزاراں شاخ و برگ　　　　از ہزیمت رفتہ در دریائے مرگ
باز فرماں آید از سالار دہ　　　　مر عدم را کانچہ خوردی باز دہ

ترجمہ

نیستی سے ہستی کی طرف ہر وقت ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ آرہا ہے۔ خزاں کے موسم میں ہزاروں پتّے اور شاخیں شکست کھاکر موت کے دریا میں چلے جاتے ہیں۔ پھر انہیں دوبارہ پیدا کرنے کے لئے خالق کا عدم کو حکم ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ تم اپنے اندر ہضم کر چکے ہو اُسے پھر واپس کرو۔

اِقبال

فلاسفر اسلام حضرت اقبال حیات کے متعلق ایک جگہ زبورِ عجم میں فرماتے ہیں۔

حیاتِ پر نفس بحرِ روانے　　　　شعور و آگہی او را کرانے
چو دریائے کہ ژرف و موج دار است　　　　ہزاراں کوہ و صحرا بر کنار است
مپرس از موج ہائے بیقرارش　　　　کہ ہر موجش بروں جست از کنارش

جاوید نامہ میں اسی خیال کا یوں اظہار فرماتے ہیں۔

اے من و تو موجے از رودِ حیات　　　　ہر نفس دیگر شود ایں کائنات
تار و پودِ ہر وجود از رفت و بود　　　　ایں ہمہ ذوقِ نمود از رفت و بود
کاروان و ناقہ و دشت و نخیل　　　　ہر چہ می بینی نالد از دردِ رحیل
در چمن گل مہمانِ یک نفس　　　　رنگ و آبش امتحانِ یک نفس

Marfat.com

زانکہ در عرضِ حیات آمد ثبات — از خدا کم خواستم طولِ حیات

اور ممات سے متعلق جاوید نامہ میں یوں فرماتے ہیں۔

اے مسافر جاں بمیرد از مقام — زندہ تر گردد ز پروازِ مدام

سوال نمبر ۱۶

انسان کو زندگی کیسے بسر کرنی چاہیئے ؟

جواب

تو کہ یوسف نیستی یعقوب باش — ہمچوں او با گریہ و آشوب باش

چوں کہ شیریں نیستی فرہاد باش — چوں نئی لیلیٰ تو مجنوں گرد فاش

بشنو ایں پند از حکیمِ غزنوی — تا بیابی در تنِ کہنہ نوی

ناز را روئے بباید ہم چوں ورد — چوں نداری گرد بد خوئی مگرد

عیب باشد چشم نابینا و باز — زشت باشد روئے نازیبا و ناز

ترجمہ

اگر تو یوسف علیہ السلام جیسا نہیں ہے تو یعقوب علیہ السلام جیسا بن جا اور ہمیشہ روتے رہو اور بہت رونے کی وجہ سے تمہاری آنکھیں پھولی رہیں۔ اگر تو شیریں جیسا خوبصورت نہیں ہے تو فرہاد بن جا۔ جب تو لیلیٰ نہیں بن سکتا تو تجھے مجنوں جیسا بن جانا چاہیئے۔ عزیز مجھ سے حکیم غزنوی کی ایک نصیحت سُن لے تاکہ تمہارے پُرانے جسم میں تازہ زندگی پیدا ہو جائے۔ وہ یہ ہے کہ ناز کرنے کے لئے

Marfat.com

ایک پھول جیسا چہرا چاہیئے۔ اگر تو پھول جیسا نہیں ہے تو اپنی بدخوئی کا مظاہرہ مت کرو۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ نابینا آنکھ کے لئے کھلا رہنا کتنا برا ہے۔ اور اسی طرح بدصورت چہرے کے لئے ناز کرنا۔

اقبال

حضرت اقبال نے کیا بہترین چلن انسان کو سکھایا ہے۔ فرماتے ہیں

شیوۂ اخلاص را محکم بگیر پاک شو از خوف سلطان و امیر
عدل در قہر و رضا از کف مده قصد در فقر و غنا از کف مده
حکم دشوار است تاویلے مجو جز بقلب خویش قندیلے مجو
حفظ جاں ہا ذکر و فکر بے حساب حفظ تن ہا ضبط نفس اندر شباب
حاکمی در عالم بالا و پست جز بحفظ جان و تن ناید بدست

سوال نمبر ۱۷

اسکی کیا وجہ ہے کہ ہم بسا اوقات دعا مانگتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی ؟

جواب

ترجمہ

بس دعا ہا کاں زیان است و ہلاک وز کرم مے نشنود یزدان پاک
مصلح است و مصلحت را داند او کاں دعا را باز مے گرداند او
واں دعا گو بندہ شاکی میشود مے برد ظن بد و آں بد بود
مے نداند کو بلائے خویش خواست وز کرم حق آں بد نا ورد راست

Marfat.com

ترجمہ

بہت سی دعائیں ہمارے لئے باعث نقصان اور ہلاکت ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے انہیں قبول نہیں فرماتا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اصلاح کرنے والا اور مصلحت کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اسی واسطے اُس دعا کو جو ہمارے حق میں مُضر تھی قبول نہ فرمایا۔ دعا کرنے والا شکایت کرتا رہتا ہے اور اپنے مالک پر بدگمانیاں کرتا پھرتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ اپنے لئے ایک مصیبت کو طلب کر رہا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے کرم سے اس مطالبہ کو پورا نہیں کیا

سوال نمبر ۱۸

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ کہ آپ محبّت خدا کو زیادہ محبوب سمجھتے ہیں

جواب

از محبّت تلخ ہا شیریں شود   از محبّت مس ہا زریں شود
از محبّت دُرد ہا صافی شود   از محبّت درد ہا شافی شود
از محبّت خار ہا گل مے شود   از محبّت سرکہ ہا مُل مے شود
از محبّت دار تختِ مے شود   از محبّت بار بختِ مے شود
از محبّت سجن گلشن مے شود   بے محبّت روضہ گلخن مے شود
از محبّت نار نورے مے شود   از محبّت دیو حورِ مے شود
از محبّت نیش نوشے مے شود   وز محبّت شیر نوشے مے شود

Marfat.com

از محبت مردہ زندہ مے شود وز محبت شاہ زندہ مے شود

ترجمہ

محبت کی وجہ سے کڑوے کام میٹھے ہو جاتے ہیں اور پیتل سونا بن جاتا ہے۔ تلچھٹ صاف چیز اور درد شفا بن جاتا ہے۔ محبت کی وجہ سے کانٹے گل اور سرکہ شربت بن جاتا ہے۔ محبت کی وجہ سے موت کا تختہ تخت اور مصیبت بخت بن جاتی ہے۔ محبت کی وجہ سے ایک قید خانہ باغ بن جاتا ہے اور بغیر محبت کے باغ کوڑے کا ایک ڈھیر۔ محبت کی وجہ سے آگ نور اور دیو حور بن جاتا ہے۔ محبت زہر کو شربت اور شیر کو چوہا بنا دیتی ہے۔ محبت ہی نے مُردوں کو زندہ اور بادشاہوں کو غلام بنا دیا ہے۔

اقبال

محبت اور دردِ دل کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

یک ذرہ دردِ دل از علم افلاطوں بہ بر عقل فلک پیما ترکانہ شبخوں بہ

اشکے کہ فرو خردی از بادۂ گلگوں بہ دی مغ بچہ با من اسرارِ محبت گفت

از شوکت دارا بہ از فرِ فریدوں بہ آن فقر کہ بے تیغے صد کشور دل گیرد

سوال نمبر ۱۹

جناب حدیث اِتَّقُوْا مِنْ حِصَادِ اللِّسَانِ[1] پر روشنی ڈالیں۔

---

[1] زبان کی کاٹ سے بچو۔

Marfat.com

جواب

ایں زباں چوں سنگ و فم آہن وش است
وانچہ بجہد از زباں چوں آتش است

سنگ و آہن را مزن بر ہم گزاف
گہ زروئے نقل گہ از روئے گزاف

زانکہ تاریک است و ہر سو پنبہ زار
درمیانِ پنبہ چوں باشد شرار

عالمے را یک سخن ویراں کند
روبہانِ مُردہ را شیراں کند

جانہا در اصل خود عیسیٰ دمند
یک زباں زخم اند دیگر مرہم اند

گر حجاب از جانہا برخاستے
گفت ہر جانِ مسیح آساستے

ترجمہ

ہماری زبان مثل ایک پتھر کے ہے اور ہمارا منہ مثل ایک لوہے کے اور جو کچھ ان سے نکلتا ہے مثل ایک آگ کے ہے۔ پتھر کو لوہے پر ذرا سوچ سمجھ کے مارو خواہ تم کسی بات کو نقل کر رہے ہو۔ یا یونہی کچھ بول رہے ہو۔ کیونکہ اس سارے جہان میں تمہارے گرداگرد کپاس پڑی ہوئی ہے۔ کپاس کے اندر چنگاری پھینکنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ایک ہی بات جہان کو ویران اور لومڑیوں کو شیر بنا دیتی ہے۔ حقیقت میں ہماری جانیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرح سانس رکھتی ہیں۔ کبھی تو ان سے زخم کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور کبھی مرہم لگانے کا۔ اگر انسان سے سامنے کے سب حجاب اٹھ جائیں تو ہر ایک کی گفتار حضرت عیسےٰ کی گفتار بن سکتی ہے۔

60375

Marfat.com

سوال نمبر ۲

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کے اعمال اور افعال میں وہ اثرات ہوتے ہیں جو عوام کے اعمال وافعال میں نہیں ہوتے؟

جواب

کاملے گر خاک گیرد زر شود — ناقص ار زر برد خاکستر شود
چوں قبولِ حق بود آں مرد راست — دست او در کارہا دستِ خداست
جہل آید پیش او دانش شود — جہل شد علمے کہ در ناقص رود
ہر چہ گیرد علتے علت شود — کفر گیرد کاملے ملت شود

ترجمہ

ایک کامل اِنسان اگر اپنے ہاتھ میں مٹی لے لے تو وہ سونا بن جائیگی اور ایک ناقِص انسان کے ہاتھ میں سونا بھی خاکستر بن جاتا ہے۔ چونکہ وہ کامِل اِنسان اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ ہے۔ اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے۔ کامِل انسان کے ہاں ایک غلطی کی بات دانائی اور ناقص اِنسان کے ہاں علمی بات نادانی بن جاتی ہے۔ اللہ کا نیک بندہ جس چیز کو بُرا سمجھتا ہے وہ بُری ہو جاتی ہے اور جِس چیز کو اچھا سمجھتا ہے وہ اچھی بن جاتی ہے۔

Marfat.com

اقبال

اقبال کے ہاں صاحبِ جنوں کا گناہ ملاحظہ ہو۔

ازگناہِ بندۂ صاحب جنوں کائنات تازہ مے آید بروں
شوق پردہ ہا را بردرد کہنگی را از تماشا می برد
آخر از دار و رسن گیرد نصیب برنگردد زندہ از کوئے حبیب

سوال نمبر ۲۱

جناب کے ہاں کونسا علم مفید اور کونسا مضر ہے۔ اور پھر جناب کے ہاں صحیح عِلم کی پہچان کیا ہے؟

جواب

عِلم ہائے اہل دل حمال شان عِلم ہائے اہل تن احمال شان
عِلم چوں بر دل زند یارے بود عِلم چوں برتن زند مارے بود
گفت ایزد یحمل اسفارہ بار باشد علم کاں نبود زہو
ہیں مکش بہر ہوا ایں بار علم تا بہ بینی در دروں انبارِ عِلم
از ہوا ہا کے رہی بے جام ہو اے زہو قانع شدہ بانام ہو
ہیچ نامے بے حقیقت دیدۃ یاز گاف و لام گُل گل چیدۃ
رسم خواندی رو مسمی راہجو مہ و بالا داں نہ اندر آب جو

ترجمہ

اہلِ عِلم کے لئے ان کا عِلم ان کو اُٹھانے والا ہوتا ہے اور ظاہری

Marfat.com

نمائش کے متلاشی کے لئے ان کا علم ان کے لئے وبال جان بن جاتا ہے یہی علم اگر اس کا تعلق دل کے ساتھ ہو تو انسان کا بہترین ساتھی ہے۔ اور اگر اس کا اثر بدن پر پڑے تو بدترین دشمن۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے ایسے برے علم اور برے عالم کو قرآن مجید میں کمثل الحمار یحمل اسفارا کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ عزیز بے شک وہ علم جو ربانی نہ ہو بوجھ ثابت ہوتا ہے۔ خبردار رہو علم کو ظاہری خواہشوں کے لئے حاصل نہ کرو۔ اور اگر تم علم کو علم کی خاطر حاصل کرو گے تو اپنے اندر علم سے بے انتہا فوائد حاصل کرو گے۔ اور اے حقیقت سے اعراض کر کے ظاہری نمائش پر قناعت کرنے والے بغیر خدائی جام کے خواہشات سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ کیا کبھی تو نے کوئی چیز بغیر حقیقت کے پائی ہے۔ اور کیا کبھی تو نے لفظ گل کے کانٹے دلا ... گل چنے ہیں تو نے ابھی تک نام تک رسائی کی ہے۔ اسے چھوڑ کر حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ چاند کو اوپر سمجھو وہ تمہارے نیچے تالاب میں نہیں ہے۔

اقبال

ظاہری اور نمائشی علم کے متعلق حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

علم در اندیشہ می گیرد مقام
عشق را کاشانہ قلب لاینام

علم تا از عشق برخوردار نیست
جز تماشا خانہ افکار نیست

ایں تماشا خانہ سحر سامری است
علم بے روح القدس افسونگری است

عقل وادی ہم جنونے دہ مرا
راہ بجذب اندرون دہ مرا

Marfat.com

سوال نمبر ۲۲

جناب آیۃ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ۔ کی تفسیر بیان فرمائیں۔

جواب

چوں دو کس بر ہم زند بے ہیچ کس — درمیانِ شاں است قدرِ مشترک
کے پرد مرغے بجز با جنس خود — صحبتِ ناجنس گور است و لحد
آں حکیمِ گفت دیدم ہم تگے — در بیاباں زاغ را بالگ لگے
در عجب ماندم بجستم حالِ شاں — تاچہ قدرِ مشترک یابم نشاں
چوں شدم نزدیک من حیران و دنگ — خود بدیدم ہر دو آں بودند لنگ
خاصہ شہبازے کہ او عرشی بود — با یکے چغدے کہ او فرشی بود
آں یکے نورے زہر عیبے بری — واں دگر کورے گدائے ہر دری
بلبلاں را جائے مے زیبد چمن — مرجعل را در چمیں خوشتر وطن

ترجمہ

جب تم دو آدمیوں کو آپس میں اُٹھتا بیٹھتا دیکھو تو سمجھ لو کہ ان کے درمیان چند صفات مشترک ہیں. ایک پرندہ اپنی جنس کے بغیر کبھی نہیں اڑتا صحبتِ ناجنس تو ایک قبر اور لحد کے برابر ہے. ایک دانا نے کہا ہے کہ ایک دفعہ کوے اور لک لک کو میں نے اکٹھے چلتے پھرتے دیکھا اور نہایت ہی حیران ہوا کہ ناجنسوں کا ملاپ کیسے؟ جب میں

Marfat.com

ان کے نزدیک گیا تو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ دونوں لنگڑے ہیں۔ اور خاص کر وہ شہباز جو اپنا رہنا عرش پر رکھتا ہو اُس اُلّو کے ساتھ تو کبھی ملاپ کر سکتا ہی نہیں جو بہت ہی پستی میں رہنے والا ہو اور یہ کیوں نہ ہو۔ جبکہ ایک نور ہے اور ہر ایک عیب سے بری۔ اور دوسرا اندھا اور در در کا گداگر۔ بلبلوں کے لئے چمن میں رہنا مناسب ہے اور گدھ بیلے کے لئے کوڑا کرکٹ۔

اقبال

مردِ دانا صحبتِ اغیار کے متعلق ایک جگہ یوں فرماتے ہیں۔

فرد را ربطِ جماعت رحمت است — جوہرِ او را کمال از ملت است
تا توانی با جماعت یار باش — رونقِ ہنگامۂ احرار باش
حرزِ جاں کن گفتۂ خیر البشر — ہست شیطاں از جماعت دور تر
فرد و قوم آئینۂ یک دیگر اند — سلک و گوہر کہکشان و اختر اند

پس چہ باید کرد میں اسی خیال کو یوں اظہار فرماتے ہیں۔

وائے قومے کشتۂ تدبیرِ غیر — کارِ او تخریب خود تعمیرِ غیر
می شود در علم و فن صاحب نظر — از وجودِ خود نگردد باخبر

سوال نمبر ۲۳

کیا ہر تکلیف اور دکھ موجب راحت ہے؟

جواب

رنج گنج آمد کہ رحمت ہا در وست — مغز تازہ شد چو بخراشید پوست

Marfat.com

اے برادر موضع تاریک وسرد | صبر کردن بر غم و سستی و درد
چشمۂ حیوان و جام مستی است | کاں بلندیہا ہمہ در پستی است
آں بہاراں مضمر است اندر خزاں | پر بہار است ایں خزاں مگریز از آں
ہمرہ غم باش و با وحشت بساز | مے طلب در مرگ خود عمر دراز

ترجمہ

دکھ تو ایک خزانہ ہے کیونکہ اس میں خدا کی رحمت موجود ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب بادام کو توڑا جاتا ہے تو اس سے تازہ مغز برآمد ہوتا ہے اور اے میرے بھائی دُکھ اور غم کے وقت صبر کرنا تو ایک چشمۂ حیات ہے۔ اور یاد رکھو کہ بلندی نہایت ہی تکلیف کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بہار ہمیشہ خزاں میں مضمر رہتی ہے۔ تو پھر تو کیوں خزاں سے نفرت کرتا ہے۔ لہٰذا تم ہمیشہ غم اور دکھ کے ساتھی رہو اور اپنی موت میں ہمیشہ کی زندگی تلاش کرو۔

سوال نمبر ۲۴

جناب مجھے واضح فرمائیں کہ انسان اپنے دشمن پر کیونکر قابو پا سکتا ہے ؟

جواب

حکم خدا لاتخف داد ست خدا | تا بدست اژدہا گردد عصا

ہین ید بیضا نما اے بادشاہ
صبح نو بکشاز شبہائے سیاہ
زاں نماید مختصر در چشم تو
تا زبوں بینش و جنبد خشم تو
تا بریشاں زد پیمبر بے خطر
وز فزوں دیدے ازاں کردے حذر
کم نمودن بس خجستہ روز بود
کہ حقش یار و طریق آموز بود

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے تمہیں خذ ہا ولاتخف کا حکم اسی واسطے دیا تاکہ تمہاری نظر میں وہ اژدہا ایک لاٹھی معلوم ہو۔ اے بادشاہ تو اپنا چمکتا ہوا ہاتھ لوگوں کو دکھا اور سیاہ راتیں نئی صبح روشن کر اللہ تعالیٰ نے دشمن کے لشکر کو رسول اکرم کی نظروں میں اسی واسطے تھوڑا اور کم دکھلایا تاکہ اُسے معمولی سمجھ کر خوب غصہ سے اس پر حملہ کرے۔ جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے لشکر کو تھوڑا دیکھا تھا وہ دن نہایت ہی مبارک تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا دوست تھا اور کامیابی کا نہایت ہی اچھا گر بتلایا۔

اقبال

حضرت اقبال نے شجاعت اور تہور کے اسباب بھی بعینہٖ یہی بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

مے دہد مارا پیامِ لاتخف
مے رساند بر مقامِ لاتخف
قوتِ سلطان و میر از لا الٰہ
ہیبتِ مردِ فقیر از لا الٰہ
تا دو تیغِ لا الٰہ را داشتیم
ما سوا اللہ را نشاں نگذاشتیم

Marfat.com

سوال نمبر ۲۵

جناب کے ہاں حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ شَذَّ شُذَّ کی تشریح کیا ہے؟ اور کیوں ایسا ہوتا ہے۔ کہ جو اپنی قوم اور جماعت سے کٹا وہ ذلیل وخوار ہوا؟

جواب

پیش خویشاں باش چو آوارۂ ۔۔۔ بر ماہِ کامل زن از ماہ پارۂ
جزو را از کُلِ خود پرہیز چیست ۔۔۔ با مخالف ایں ہمہ آمیز چیست
مر ترا دشنام سیلیٔ شہاں ۔۔۔ بہتر آید از ثنائے گمرہاں
صفعِ ایشاں خور مخور شہدِ خساں ۔۔۔ تا کے گروی دز اقبال کساں
زانکہ زیشاں خلعت و دولت رسد ۔۔۔ در پناہِ روح جاں گردد جسد
ہر کہ تنہا ماند از یارانِ خود ۔۔۔ ایں چنیں آید مراورا جملہ بد

ترجمہ

آوارہ مت ہو اپنوں کے ساتھ رہو تو چاند کا ٹکڑا ہے اپنے آپ کو چاند کے ساتھ ملا لے۔ جزو کو اپنے کُل کے ملنے سے کونسی چیز مانع ہے۔ اور یہ غیروں کے ساتھ ملاپ کیوں ہے۔ اگر تم بادشاہوں سے کوئی بُری بات سُن لو تو اس سے اچھا ہے کہ تم گمراہوں سے اپنی تعریف سنو۔ اپنوں سے گالیاں سُن لے لیکن کمینوں کے ہاتھوں سے شہد مت کھا۔ تو کب تک غیروں کے اقبال کا گرویدہ رہے گا۔

Marfat.com

اپنے تمہیں انعام اور دولت دیں گے۔ اور روح کی مانند جسم کے اندر محفوظ رہے گا۔ جو شخص اپنے دوستوں سے جدا ہوتا ہے وہ تمام دُنیا کی مصیبتوں کو برداشت کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲۶

جناب کے ہاں ایک عالم بے عمل اور جاہل باعمل میں سے اچھا کونسا ہے اور اگر کوئی اِن میں بہتر ہے تو کیوں؟

جواب

دور بر آں حکمتِ شومت زمن　　نطق تو شوم است بر اہل زمن
یا تو آں سو رو من آں سو میروم　　ور ترا راہ پیش من واپس روم
یک جوالم گندم و دیگر زریگ　　بہ بود زحیلہ ہائے مردہ ریگ
ایں جوالِ گندم و ریگم یقیں　　بہ بود زاں حکمتِ تو اے مہیں
احمقی ام ابن مبارک احمقی است　　کہ دلم با برگ و جانم متقی است
گر تو خواہی کایں شقاوت کم شود　　جہد کن تا از تو حکمت کم شود

ترجمہ

مجھ سے تیری حکمت دور ہو تیرا بولنا تمام جہان پر شومی اور بدبختی کا موجب ہے۔ تو اپنا راستہ لے۔ میں دوسری طرف ایک اور راستہ اختیار کروں گا۔ اگر تجھے آگے جانا ہے تو میں پیچھے واپس چلا جاؤں گا میرا یہ ریگ اور گندم کا بورا اے نالائق تیری اس تمام حکمت سے

Marfat.com

بہتر ہے۔ میرے لئے یہ بے وقوفی بہت ہی مُبارک ہے۔ کیونکہ میرا دل دُنیاوی مال ومتاع اور روحانیت سے بہرہ ور ہو چکا ہے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری بدبختی بھی دور ہو تو کوشش کر اور اس میں اپنی بے عملی حکمت سے نجات حاصل کر۔

نوٹ

اس مثال میں ایسے آدمی کا ذکر ہے جس نے اپنے گدھے پر ایک بورا گندم اور ایک بورا ریت کا برابر کرنے کی خاطر لادا ہوا تھا۔ اور اسے عالم نے دیکھ کر اعتراض کیا اور بہتر تجویز بوجھ برابر کرنے کی بغیر ریت کے بورے کے بتائی۔

اقبال

ارمغان حجاز میں فرماتے ہیں۔

زمن گیر ایں کہ مردے کور چشمے — زبینائے غلط بینے نکو تر
زمن گیر ایں کہ نادانے نکوکیش — ز دانشمند بے دینے نکو تر

سوال نمبر ۲۷

جناب مجھے تفسیر آیۃ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کی اچھی طرح وضاحت سے بیان فرمائیں

جواب

مرغ جانہا را چناں یک دل کند — کز صفاشاں بے غش و بے غل کند
مشفقاں گردند ہمچوں والدہ — مسلمون گفت نفس واحدہ
نفس واحد از رسول حق شدند — ورنہ ہر یک دشمن مطلق بدند

Marfat.com

صورتِ انگور ہا اخواں بدند | چو فشردی شیرہ واحد شدند
غورہ انگور ضدا اند لیک | چو غورہ پختہ شد شد یار نیک
غورہ کو سنگ بست و خام شد | در ازل کافر اصلیش نام شد
نے اخی نے نفس واحد باشداو | در شقاوت نحس وملحد باشداو

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے مختلف جانوں کو اِس طرح ایک دل کر دیتا ہے کہ وہ بالکل صفائی حاصل کر لیتے ہیں اور اُن کے اندر کسی قسم کی بدی اور کھوٹ نہیں رہتا۔ وہ آپس میں ماں کی طرح مہربان ہو جاتے ہیں اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نفسِ واحدہ کہا ہے۔ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے یک جان ہو گئے تھے ورنہ اس سے پہلے آپس میں نہایت ہی دشمن تھے۔ وہ انگوروں کی طرح بھائی بھائی ہو گئے۔ مختلف انگور جسموں میں جدا جدا اور مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن جب اُن کو نچوڑا جاتا ہے تو اُن کے رس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ہاں جب انگور کچے تھے تو وہ مختلف تھے۔ لیکن جب ان کا بخت وزبر ہو گیا تو وہ آپس میں یک جان ہو گئے اور وہ انگور جو کچا رہا اور دبیں سخت ہو گیا یہ وہی کافر ہے جو ازل سے ہی بدبخت تھا نہ وہ کسی کا بھائی بنا اور نہ کسی کا دوست۔ وہ بدبختی کی وجہ سے نجس اور ملحد ثابت ہوا۔

سوال نمبر ۲۶

جناب کے ہاں محبت کے لائق کون ہے اور کس کے ساتھ ہیں

Marfat.com

محبت کرنی چاہیے؟

جواب

اے بسا از نازنیناں خارکش / بر امیدِ گلعذارے ماہ وش
اے بسا حال گشتہ پشت ریش / از بلائے دلبرے مہ روئے خویش
مونس مگزیں خسے را از خسی / عاریت باشد دروں آں مونسی
بر امیدِ زندہ کن تو اجتہاد / کو نگردد بعد روزے در جماد
انس تو با مادر و بابا کجاست / گر بجز حق مونسہا را وفاست
انس تو با شیر و با پستاں نماند / نفرتِ تو از دبیرستاں نماند
آں شعاعے بود بر دیوارشاں / جانبِ خورشید وارفت آں نشاں

ترجمہ

دُنیا میں بہت سے آدمی خوبصورت اور نازنینوں کی خاطر تکلیف اُٹھاتے ہیں اور بہت سے گل کے چہروں اور چاند کے مکھڑے والوں پر مرتے ہیں اور بہت سے لوگ ان کی خاطر بوجھ اور دکھ اُٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اُن کی کمر بھی ٹیڑھی ہو چکی ہے۔ لیکن تو ان تمام چیزوں میں سے کسی ایک پر بھی دل نہ لگانا۔ کیونکہ ان میں محبت کا سامان بالکل عارضی ہے۔ تو ایسی ذات پر دل لگا جسے کبھی فنا نہیں ہے۔ یاد رکھو خدا کے سوا یہ کشش کے اسباب فانی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تم اپنے ماں باپ کی محبت کبھی نہ بھولتے اور نہ دایہ کی۔ اگر خدا کے سوا کوئی محبت کے لائق ہوتا تو تمہیں ماں کے دودھ

Marfat.com

اور ان کے پستانوں سے ہمیشہ محبت رہتی۔ اور تمہارے دل سے مدرسہ کی نفرت جو تمہیں بچپن میں تھی دُور نہ ہوتی۔ یاد رکھو ان تمام دُنیاوی چیزوں میں یہ خوبصورتی ایک شعاع تھا جو کہیں سے آیا ہوا تھا اور وہ پھر ان سے جُدا ہو کر اپنے اصل کی طرف پرواز کر گیا۔

سوال نمبر ۲۹

محنت اور کوشش کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے۔ اور جناب کے ہاں مقولہ مِن جَدَّ وَجَدَ صحیح ہے؟

جواب

در طلب زن دائمًا تو ہر دو دست ‏ ‏ ‏ کہ طلب در راہ نیکو رہبر است
منگر اندر نقش خوب و زشت خویش ‏ ‏ ‏ بنگر اندر عشق و بر مطلوب خویش
منگر آں کہ تو حقیری یا ضعیف ‏ ‏ ‏ بنگر اندر ہمت خود اے شریف
تو بہر حال کہ باشی مے طلب ‏ ‏ ‏ آب مے جو دائمًا اے خشک لب
خشکی لب ہست پیغامے ز آب ‏ ‏ ‏ کہ بمات آرد یقیں ایں اضطراب
ہر کہ چیزے جست بیشک یافت او ‏ ‏ ‏ چو بجد اندر طلب بشناخت او
عاقبت جوئندہ یابندہ بود ‏ ‏ ‏ چونکہ در خدمت شتابندہ بود

ترجمہ

تو ہمیشہ طلب میں ہاتھ پاؤں ہلاتے رہو۔ کیونکہ تیرا کسی کام کو طلب کرنا تیرے لئے اچھا رہنما ثابت ہوگا۔ تو اپنے برے نقش و

Marfat.com

نگار کی طرف نہ دیکھ بلکہ اپنے عشق اور مقصود کی طرف نظر لگائے رکھ اے بھلے آدمی تو اِس بات کا خیال مت کر کہ تو ایک حقیر اور کمزور اِنسان ہے۔ بلکہ اپنی ہمت کی طرف دھیان رکھ۔ اے خشک ہونٹوں والے تو ہمیشہ پانی طلب کرتے رہو۔ کیونکہ تیری یہ خشک لبی تجھے پانی کی طرف سے ایک پیغام ہے کہ وہ ضرور تجھ تک پہنچے گا۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ جو شخص کسی چیز کو طلب کرتا ہے وہ اُسے ضرور پالیتا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال نے بلند ہمتی کی کیا اچھی تعلیم دی ہے۔ ملاحظہ ہو

از مقامِ خویش دور افتادۂ — کرکسی کم کُن کہ شاہیں زادۂ
مرغک اندر شاخسارِ بوستاں — بر مرادِ خویش بندد آشیاں
تو کہ داری فکرتِ گردوں مسیر — خویش را از مرغکے کمتر مگیر
دیگر ایں نہ آسماں تعمیر کن — بر مرادِ خود جہاں تعمیر کن

سوال نمبر ۳

جناب اِس بات کو واضح فرمائیں کہ مرنے کے بعد اِنسان میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے؟ مرنے کے بعد کیا ہماری روح زندہ رہتی ہے اور اگر رہتی ہے تو کہاں؟

جواب

آں توئی کہ بے بدن داری بدن — پس مترس از جسم جاں بیروں شدن

Marfat.com

روح دارد بے بدن بس کار بار | مرغ باشد در قفس بس بے قرار
تو ازاں بگذشتہ کز مرگِ تن | ترسی از تفریق اجزائے بدن
ایں جہاں راکہ بصورت قائم است | گفت پیغمبر کہ حلمِ نائم است
خواب بیداریست آں داں اے عضد | کہ بہ بیند خفتہ کو در خواب شد
او گماں بردہ کہ ایں دم خفتہ ام | بیخبر زاں کو ہست در خوابِ دوم

ترجمہ

اے انسان تو وہ ہے کہ اس بدن کے علاوہ ایک اور بدن رکھتا ہے۔ تو پھر تو اِس جسم سے اگر تیری روح نکل جائے کیوں ڈرتا ہے یہ روح اِس جسم کے بغیر بے انتہا کام کرتی رہتی ہے۔ بلکہ یہ روح جسم میں ایک پرندۂ مقید کی طرح بے قرار رہتی ہے۔ تو اِس بات کو دیکھکر کہ مرنے کے بعد بدن کے اجزا متفرق اور پراگندہ ہو جاتے ہیں ڈرتا رہتا ہے عزیز۔ یہ جہاں جو تجھے صورتاً قائم معلوم ہوتا ہے حقیقت میں وہ ایک سونے والے کا خواب ہے۔ اِس بیداری کے خواب کو تم یوں سمجھو کہ جس طرح ایک سونے والا اپنی نیند کی حالت میں ایک خواب دیکھتا ہے وہ اِس گمان میں رہتا ہے کہ وہ سویا ہوا ہے اور وہ اِس سے قطعاً بے خبر ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے خواب میں چلا گیا ہے۔

اِقبال

فلسفۂ بعد الممات کو مرید ہندی اِس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

زندہ و بے جاں چہ راز است ایں نگر   با تو گویم معنئ رنگیں نگر
مردن و ہم زیستن اے نکتہ رس   ایں ہمہ از اعتبارات است و بس
ماہیاں را کوہ و صحرا بے وجود   بہرِ مرغاں قعرِ دریا بے وجود
مرد کر سوزِ نوا را مردہ ئی   لذتِ صوتِ صدا را مردہ ئی
پیشِ چنگے مست و مسرور است کور   پیشِ رنگے زندہ در گور است کور

دوسری جگہ فنا اور بقا کے مسئلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں۔

فنا را بادۂ ہر جام کردند   چہ بے دردانہ اورا عام کردند
تماشا گاہِ مرگِ ناگہاں را   جہانِ ماہ و انجم نام کردند
قرار از ماچہ مے جوئی کہ مارا   اسیرِ گردشِ ایام کردند
جہاں یکسر مقامِ آفلین است   دریں غربت سری عرفاں ہمیں است

سوال نمبر ۳۱

جناب اِس بات کو واضح فرمائیں کہ عزمِ راسخ اور ایمانِ کامل سے انسان کو کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب

پیشِ قبطی خوں بود آں آبِ نیل   آب باشد پیشِ سبطئ جمیل
جادہ باشد بحر ز اسرائیلیاں   غرقہ باشد ز فرعونِ عواں
بادِ بُد بر عادیاں گر زندہ تبر   لیک بُد بر ہود بر قومش ظفر

اقبال

حضرت اقبال ایمانِ کامل کے نتائج یوں گنواتے ہیں۔

Marfat.com

اہلِ دل از صحبتِ ما مضمحل — گل ز فیضِ صحبتش دارائے دل
کار ما در بستۂ تخمین و ظن — او ہمہ کردار و کم گو بد سخن
ما پرے کاہے اسیرِ گرد باد — ضربش از کوہ گراں جوئے کشاد

سوال نمبر ۳۲

جناب کا ان مصائب کے متعلق کیا خیال ہے جو ہمیں بسا اوقات ناگہانی اور بغیر کسی جرم کے پہنچتی رہتی ہیں ؟

جواب

چوں حقت داد آں ریاضت شکر کن — تو نہ کردی او کشید ت زام کن
تو نہ کردی فصد از بینی دوید — خون افزوں تا ز تب جانت رہید

ترجمہ

جب تجھے کوئی ناگہانی مصیبت یا دکھ پہنچے تو تجھے اللہ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ہی فائدے کے لئے اپنے حکم سے اُسے تجھ پر نازل کیا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کبھی کبھی تیری ناک سے بغیر فصد کرانے کے خون جاری ہو جاتا ہے۔ خون زیادہ ہو گیا تھا۔ اس کے نکلنے سے تیری جان نے بخار سے نجات حاصل کی۔

سوال نمبر ۳۳

جناب اِس بات کو واضح فرمائیں کہ انسان میں شہوت اور غصہ جیسے

Marfat.com

جذبات کیوں رکھ دئے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ ہر آئے دن دکھوں میں مبتلا رہتا ہے؟

جواب

چوں عدو نبود جہاد آمد محال — شہوت ار نبود نباشد امتثال
صبر نبود چو نباشد میل تو — خصم چوں نبود چہ حاجت خیل تو
ہیں مکن خود را خصی رہباں مشو — زانکہ عفت ہست شہوت را گرو
بے ہوا نہی از ہوا ممکن نبود — ہم غزا با مرگاں نتواں نمود
اَنفِقُوا گفتہ است پس کسبے بکن — زانکہ نبود خرچ بے دخل کہن

ترجمہ

جب تیرے سامنے دشمن نہ ہو تو جہاد نہیں ہو سکتا۔ اگر تجھے کسی چیز کی خواہش نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا امتثال ناممکن تھا۔ اگر تیرے اندر کسی چیز کی خواہش نہ ہو تو تجھے صبر کرنے کا حکم دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب دشمن ہی نہیں ہے تو جہاد کے لئے یہ گھوڑے کیوں تیار کئے جاتے ہیں۔ یاد رکھو اپنے آپ کو خصی نہ کرنا کیونکہ عفت اور پاکدامنی کا مرتبہ حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک تم میں شہوت جیسے جذبات نہ ہوں۔ برے آدمی نہ کرنیکا حکم تجھے اس وقت دیا جا سکتا ہے جب تجھ میں خواہش نفسانی موجود ہو۔ جہاد دشمن کے بغیر کبھی نہیں ہو سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تجھے انفقوا (خرچ کرو) کا حکم دیا ہے تو اس سے پہلے تجھے ضرور کسب کرکے مال جمع کرنا ہوگا۔ کیونکہ مال

Marfat.com

جمع کئے بغیر خرچ کرنا ناممکن ہے۔

سوال نمبر ۲۴

جناب اس بات کو واضح فرمائیں کہ ایک مسلمان کو غیر مسلم کے ساتھ کیسے تعلقات رکھنے چاہئیں؟

جواب

ہین مشو چون قند پیش طوطیان　　بلکہ زہری شو شو ایمن از زیان
پائے اخشنت و شاباش خطاب　　خویشتن مردار کن پیش کلاب
فقر فخری بہر آن آمد سنی　　تا ز طماعان گریزم در غنی
زانکہ تو ہم لقمہ ہم لقمہ خوار　　آکل و ماکول اے جان ہوشدار
آکل ماکول اے مرغ عجب　　ہم تو صید و صیدگیر اندر طلب
کم ز عصفورے نہ بنگر کہ آن　　بین ایدی خلقہ چون ہندو بار
چون ہنر دانہ آید پیش و پس　　چند گردانہ مرو در آن قفس

ترجمہ

خبردار طوطیوں کے آگے قند کی طرح شیریں نہ ہو۔ بلکہ دشمن کے آگے زہر بن جاؤ اور اپنی جان سے بے فکر ہو جاؤ۔ کتوں کے آگے صرف ثنا یا شاباش، خطابات حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مردار مت بناؤ۔ اسی واسطے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الفقر فخری تاکہ تو اپنے فقر کو غنا سمجھ کر لالچیوں کی دست برد

Marfat.com

سے بچ سکے۔ یاد رکھو تم لقمہ بھی ہو اور لقمہ خوار بھی۔ تو کھانا بھی ہے اور کھانے والا بھی۔ تو شکاری بھی ہے اور شکار بھی۔ تو پھر تم سوچو اور اس چڑیا سے تدبیریں کم نہ ہو جو دانہ چگتے وقت آگے پیچھے دیکھتی رہتی ہے۔ جب وہ دانہ کے قریب آتی ہے تو وہ کس طرح اپنی گردن اور منہ کو آگے پیچھے دشمن کو دیکھنے کے لئے موڑتی رہتی ہے۔

اقبال

حضرت اقبال احتساب زندگی کی تعلیم یوں دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو

احتسابِ خویش کن از خود مرو — یک دو دم از غیر خود بیگانہ شو
تا کجا ایں خوف و وسواس و ہراس — اندریں کشور مقام خود شناس
ایں چمن دارد بسے شاخِ بلند — بر نگوں شاخِ آشیانِ خود مبند
نغمہ داری بر گلو اے بے خبر — جنس خود را بشناس و باز اغاں مپر
خویشتن را تیز بے شمشیر دہ — باز خود را در کفِ تقدیر دہ
اندرونِ تست سیلِ بے پناہ — پیش او کوہے گراں مانند کاہ

سوال نمبر ۳۵

جناب کے ہاں وہ کون سے وجوہات ہیں جن کی موجودگی میں ہم عنایات خدائی کو حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب

ہر کجا درد سے دوا آنجا رود — ہر کجا فقرے نوا آنجا رود

Marfat.com

آب کم جو تشنگی آور بدست تا بجوشد آبت از بالا و پست
حاجت تو کم نباشد از حشیش آب را گیری سوئے او ئے کشیش
تا سقاهم ربهم آید خطاب تشنہ باش اللہ اعلم بالصواب

ترجمہ

جہاں درد ہوتا ہے دوا وہاں جاتی ہے اور جہاں تنگدستی ہو صدقہ بھی وہاں جاتا ہے۔ تو پانی طلب کرنے سے پہلے پیاس پیدا کر تا کہ تجھ پر ہر طرف سے پانی برسے۔ تیری ضرورت تنکوں سے تو کم نہ ہونی چاہیے۔ جبکہ تو پانی لیکر ان کی پیاس بجھانے کے لئے جاتا ہے پیاس پیدا کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ جو سب معاملات کو اچھی طرح جاننے والا ہے سقاهم ربهم (انہیں ان کے رب نے پانی پلایا) کا حکم فرمائے۔

اقبال

آرزو اور طلب کے متعلق حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

زندگی بر آرزو دارد اساس خویش را از آرزوئے خود شناس
آرزو سرمایہ سلطان و میر آرزو جام جہاں بین فقیر
آب و گل را آرزو آدم کند آرزوئے ما از خود محرم کند
چوں شرر از خاک ما برمے جہد ذرہ را پنہائے گردوں می دہد

سوال نمبر ۳۶

جناب مجھے فرمائیں کہ حضرت حسین علیہ السلام نے کیوں آیۃ

Marfat.com

لا تُلقوا بِاَیدِیکُم اِلَی التَّهلُکَۃِ پر عمل نہیں کیا اور دیدہ دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔

جواب

آنکہ مردن پیش چشمش تہلکہ است ... امرِ لاتُلقوا بگیرد او بدست
آنکہ مردن پیش او شد فتح باب ... سارِعوا آید مرا او را خطاب
الحذر اے مرگ بینان دارِعوا ... العجل اے حشر بینان سارِعوا
مرگ ہر یک اے پسر ہم رنگ اوست ... آئینہ صافی یقیں ہم رنگ اوست

ترجمہ

جن کے لئے موت موجبِ ہلاکت ہے اُن کے لئے تو یہی حکم ہے کہ لا تُلقُوا بِاَیدِیکُم اِلَی التَّهلُکَۃِ لیکن جن کے لئے مرنا موجبِ کامیابی ہے ان کے لئے حکم سَارِعُوا اِلٰی مَغفِرَۃٍ مِّن رَّبِّکُم کا ہوتا ہے۔ اے موت اور ہلاکت کو دیکھنے والے ذرہ بچ کر میدان میں جاؤ۔ اور اے حشر میں کامیابی دیکھنے والے جلدی کر۔ اے میرے بھائی یاد رکھو ہر ایک کی موت ان کے اعمال کے مطابق اچھی اور بُری ہوتی ہے۔ جس طرح صاف آئینہ میں اس کی صاف شکل اس کی ہم رنگ ہوتی ہے۔

اقبال

عاشقِ صادق اور مردِ غازی کے جذبات کا معائنہ حضرت اقبال کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

ایک جگہ فرماتے ہیں

عشق اگر فرمان دہد از جان شیریں ہم گذر — عشق محبوب است و مقصود است جان مقصود نے

دوسری جگہ فرماتے ہیں

ایں معنی نازک نداند جز ایاز ایجہا — کہ مہر غزنوی افزوں کند در دایازی را

من آں علم و فراست باپر سے کاہے نمی گیرم — کہ از تیغ و سپر بیگانہ سازد مرد غازی را

سوال نمبر ۳۷

جناب کا ڈارون تھیوری کے متعلق کیا خیال ہے؟

جواب

از جمادی مردم و نامی شدم — وز نما مردم بحیواں سرزدم
مردم از حیوانی و آدم شدم — پس چہ ترسم کے زمردن کم شوم
حملہ دیگر بمیرم از بشر — تا برآرم از ملائک بال و پر
باز دیگر از ملائک قرباں شوم — آنچہ اندر وہم ناید آں شوم

ترجمہ

میں نے جمادات سے گذر کر نباتات کی زندگی حاصل کی اور پھر نباتات سے گزر کر حیوان بنا۔ اور حیوان سے گذر کر آدمی بنا۔ تو مجھے موت سے کسی قسم کا ڈر نہیں کہ میں مرنے کے بعد موجودہ درجہ سے کم ہوں گا۔ اس کے بعد آدمی کے درجہ سے گذر کر فرشتہ بنوں گا۔ اور فرشتہ کے درجہ سے بھی گزر کر وہ چیز بنوں گا جو

Marfat.com

اس وقت تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔

مولانا نے اس مسئلہ کو اپنی کتاب مثنوی میں متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے۔ ایک مقام تو یہی ہے جو اوپر تحریر ہو چکا ہے۔ دوسری جگہ دفتر دوم میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

آمدہ اوّل باقلیم جماد — وزجمادی در نباتی اوفتاد
سالہا اندر نباتی عمر کرد — وز جمادی یاد ناورد از نبرد
وز نباتی چوں بحیوانی فتاد — نایدش حالِ نباتی ہیچ یاد
جز ہماں میلے کہ دارد سوئے آں — خاصہ در وقت بہار و ضمیراں
باز از حیواں سوئے انسانیش — مے کشد آں خالقِ کہ دانیش
ہمچنیں اقلیم تا اقلیم رفت — تا شد اکنوں عاقل و دانا و زفت
عقل ہائے اولینش یاد نیست — ہم ازیں عقلش تحول کردنیست

اسی مسئلہ کو پھر دفتر چہارم میں مختصر طور پر یوں بیان فرماتے ہیں۔

ہر جمادی کو کند رو در نبات — از درخت بخت او روید حیات
ہر نباتی کو بجاں روئے آورد — خضر وار از چشمۂ حیواں خورد
باز چوں جاں رو سوئے جاناں نہد — رخت را در عمر بے پایاں نہد

اقبال

انسانی زندگی کے دوام پر حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ ہوں

زندگی جوئے رواں است و رواں خواہد بود — ایں مے کہنہ جواں است و جواں خواہد بود
انچہ بود است و نباید ز میاں خواہد رفت — انچہ بایست و نبود است ہما خواہد بود
عشق از لذتِ دیدار سراپا نظر است — حسن مشتاق نمود است و عیاں خواہد بود

Marfat.com

آں زمینے کہ بود گریہ خونیں زدہ ام   اشک من در جگراش لعل گراں خواہد بود
مژدۂ صبح دریں تیرہ شبانم دادند   شمع کشتند وز خورشید نشانم دادند

دوسری جگہ اسی خیال کو صرف ایک ہی شعر میں یوں بیان فرمایا ہے۔

چشم بکشائے اگر چشم تو صاف نظر است   زندگی در پئے تعمیر جہانِ دگر است

سوال نمبر ۲

جناب۔ کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ ماں باپ کی بددعا اپنے بچے کے حق میں قبول نہیں ہوتی ؟

جواب

آں جفا با تو نباشد اے پسر   بلکہ با وصفِ بدی اندر تو در
بر نمد چوبے کہ آں را مرد زد   بر نمد آں را نزد بر گرد زد
مادرا گوید ترا مرگ تو باد   مرگ آں خو خواہد و مرگِ فساد
گر بزد مر اسپ را آں کینہ وش   آں نزد بر اسپ زد بر سکسکش

ترجمہ

اے میرے بیٹے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سرزنش اور بددعا تیرے لئے نہیں مانگی جاتی۔ بلکہ اس بری وصف کے لئے مانگی جاتی ہے جو تیرے اندر موجود ہے۔ اور تیرا باپ اور تیری ماں چاہتی یہ ہے کہ وہ تیرے اندر نہ رہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب کوئی شخص گرد آلود نمدے پر کوئی لاٹھی مارتا ہے تو وہ لاٹھی نمدے کو نہیں ماری جاتی

Marfat.com

بلکہ اُس غبار کو ماری جاتی ہے جو اُس کے اندر ہے تاکہ وہ اُس سے نکل جائے۔ بعینہٖ اسی طرح جب تجھے تیری ماں یہ کہتی ہے کہ بیٹا تو مرجائے تو وہ حقیقتاً میں اُس بُرے وصف کی موت چاہتی ہے جو تجھ میں موجود ہے۔ یاد رکھو جب کوئی شخص ناراض ہو کر گھوڑے کو لاٹھی مارتا ہے تو وہ دراصل گھوڑے کو لاٹھی نہیں مار رہا بلکہ اسکی سرکشی کو مارتا ہے۔

سوال نمبر ۳۹

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ حضرت باری تعالےٰ نے منافقین کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ لَوْخَرَجُوْافِیْکُمْ مَازَادُوْکُمْ اِلَّاخَبَالًا (اگر منافقین تمہارے ساتھ جہاد میں نکلیں، تو سوائے بزدلی کے اور کسی چیز کا فائدہ نہیں دینگے)

جواب

ہست بادامِ کم خوش بجنستہ — بہ زبسیارِ بہ تلخ آمیختہ
تلخ وشیریں گر بصورت یک شی زنند — نقص ازاں افتاد کہ یک دل نیند

ترجمہ

اگر تو تھوڑے اور میٹھے بادام رگڑلے تو اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ زیادہ رگڑے اور اُس میں ایک کڑوا ہو۔ میٹھا اور کڑوا بادام اگرچہ شکل میں ایک جیسے ہیں۔ لیکن خرابی اس سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ ایک دل نہیں ہیں۔

Marfat.com

اقبال

منافقین کے ہجو میں حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ ہوں

ظاہر او از غم دیں دردمند — باطنش چو دیریاں زنار بند
جعفر اندر ہر بدن ملت کش است — ایں مسلمان کہن ملت کش است
خند خنداں است و باکس یار نیست — مار اگر خنداں بود جز مار نیست
از نفاقش وحدتِ قوم دو نیم — ملت او از وجودِ او لئیم
ملتے را ہر کجا غارت گرے است — اصل او از صادق و از جعفر است
الاماں از روح جعفر الاماں — الاماں از جعفرانِ ایں زماں

سوال نمبر ۴۰

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ انبیاء اور صلحاء مشکلات سے نہیں گھبراتے؟

جواب

ہر کہ از خورشید باشد پشت گرم — سخت او باشد نہ بیم او را نہ شرم
ہمچوں روئے آفتاب است بے غدر — گشت رویش خصم سوز و پردہ در
ہر پیمبر سخت رو بُد در جہاں — یکسوارہ کوفت بر جیش شہاں
رُو نہ گرداند از ترس و غمے — یک تن تنہا بزد بر عالمے
سخت او شد سنگ و ثابت بار صنع — او نترسد از جہان پر کلوخ
کاں کلوخ از خشت زن یکلخت شد — سنگ از صنع خدائی سخت شد

Marfat.com

گو سفنداں گر بروں از حساب	زانبہی شان کے بترسد آں قصاب

ترجمہ

جس کی پیٹھ سورج سے گرم ہو جاتی ہے وہ ہمیشہ سخت رو اور نڈر ہو جاتا ہے۔ وہ ایک سورج کی مانند ہے۔ اُس کا چہرہ بے خوف ہو کر دشمنوں کو بھلانے اور پردہ دری کا کام دیتا ہے۔ اسی واسطے اللہ کا ہر ایک پیغمبر مضبوط اور بہادر تھا۔ اُس نے تن تنہا اپنے آپ کو دشمن کے لشکر میں دھکیل دیا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ایک پتھر کی طرح مضبوط ہو گیا تھا۔ وہ اس جہان سے جس میں ہر طرف سے ڈھیلے ہی ڈھیلے پڑتے ہیں نہیں ڈرتے بھلا ڈھیلے اور پتھر کی آپس میں نسبت کیا ہے۔ مٹی کا ڈھیلا تو ڈھیلا مارنے والوں کے ہاتھوں سے مضبوط ہوا ہے اور پتھر اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے۔ یاد رکھو بھیڑوں کی تعداد خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو ان کی بھیڑ قصاب کو ہرگز نہیں گھبرا سکتی۔

اقبال

حضرت اقبال نے شجاعت اور نڈر ہونے پر کیا خوب کہا ہے ملاحظہ ہو۔

ے شناسی معنی کرار چیست	ایں مقام از مقامات علی است
امتاں را در جہان بے ثبات	نیست ممکن جز بکراری حیات
سرگزشت آلِ عثماں را نگر	از فریب غریباں خونی جگر

Marfat.com

تا زکراری نصیبے داشتند | درجہان دیگر علم افراشتند
مسلم ہندی چرا میداں گذاشت | ہمت او بوئے کراری نداشت

سوال نمبر ۷۱

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآن مجید سے مستفید نہیں ہوتے ؟

جواب

خوش بیاں کرد آں حکیم غزنوی | بہرِ محجوباں مثالِ معنوی
کہ ز قرآں گر نہ بیند غیر فال | ایں عجب نبود ز اصحابِ ضلال
کز شعاعِ آفتابِ پُر ز نور | غیر گرمی مے نیابد چشم کور

ترجمہ

حکیم غزنوی نے ان لوگوں کے متعلق جن کے دلوں پر پردے پڑ چکے ہیں کیا اچھا کہا ہے کہ اگر گمراہ لوگ قرآن مجید سے سوائے فال نکالنے کے اور کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اندھا انسان سورج پُرضیا کے وجود سے سوائے گرمی کے اور کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔

اقبال

قرآن مجید کی ہدایت کے متعلق حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ

Marfat.com

ہوں۔

منزل و مقصود قرآں دیگر است — رسم و آئین مسلماں دیگر است
در دلِ او آتشِ سوزندہ نیست — مصطفیٰ در سینۂ او زندہ نیست
بندۂ مومن ز قرآں برنخورد — در ایاغ او نہ مے دیدم نہ دُرد
محفلِ ما بے مے و بے ساقی است — سازِ قرآں را نوا ہا باقی است
فاش گویم آنچہ در دل مضمر است — ایں کتاب نیست چیزے دیگر است

سوال نمبر ۴۲

کیا جناب کے ہاں مقولہ دل را بدل راہ است صحیح ہے؟

جواب

کہ زدل تا دل یقیں روزن بود — نے جدا و دور چوں دو تن بود
متصل نبود سفالِ دو چراغ — نور شاں ممزوج باشد در چراغ

ترجمہ

یقیناً ایک دِل کو دوسرے دل تک رسائی ہوتی ہے۔ وہ دو جسموں کی طرح دور دور اور جدا نہیں ہوتے۔ دو چراغوں کے دیئے آپس میں وجود میں تو متصل نہیں ہوتے لیکن ان کا نور آپس میں مل جاتا ہے۔ انہیں جدا نہیں کہا جا سکتا۔

سوال نمبر ۴۳

کیا میرے دل میں خدا کی محبت کا ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ

Marfat.com

خدا کو بھی میرے ساتھ محبت ہے۔

جواب

چوں دریں دل برق مہرِ دوست جست | اندراں دل دوستی میداں کہ ہست
در دلِ تو مہر حق چوں شد دوتو | ہست حق را بیگماں مہر دوتو
ہیچ بانگِ کف زدن آید بدر | از یکے دستِ تو بے دستِ دگر

ترجمہ

جب تیرے دل کے اندر دوست کی محبت کی بجلی چمکی ہے تو یقین جانو کہ ان کے دل کے اندر بھی تیری محبت موجود ہے. جب تیرے دل میں خدا کی محبت پیدا ہو چکی ہے تو خدا کو بھی تیرے ساتھ محبت ہے کیا تو نے کبھی دیکھا ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنے کی آواز ایک ہاتھ سے بغیر دوسرے ہاتھ پر مارنے کے پیدا ہوتی ہو۔

سوال نمبر ۴۴

کیا جناب کے ہاں قرآن مجید سے سوائے علم ہدایت و رشد کے فال لینا وغیرہ پسندیدہ ہے؟

جواب

گرچہ مقصود از کتاب آں فن بود | گر تواش بالش کنی ہم مے شود
لیکن از و مقصود ایں بالش نبود | علم بود و دانش و ارشاد سود

Marfat.com

گر تو میخ ساختی شمشیر را　　　برگزیدی برظفر او بیر را
کہ ز قرآں گر نہ بیند غیہ فال　　　ایں عجب نبود از اصحاب ضلال

ترجمہ

اگرچہ مقصود کتاب سے علم اور وہی فن ہوتا ہے جو اسکے اندر موجود ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسے اپنا تکیہ بنالے تو وہ تکیہ کا کام بھی دے دیتی ہے۔ لیکن اس کتاب سے تکیہ کا کام لینا مقصود نہ تھا۔ وہ تو علم اور دانش حاصل کرنے کے لئے وضع کی گئی تھی اگر تو تلوار سے میخ اور کیل کا کام لے تو تو نے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ بعینہٖ اسی طرح اگر کوئی گمراہ شخص قرآن مجید سے فال لینا شروع کر دے اور اس سے علم اور ہدایت حاصل نہ کرے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

اقبال

حضرت اقبال ہماری قرآن سے بے اتفاقی کا مرثیہ یوں فرماتے ہیں:۔

بہ بندِ صوفی و ملا اسیری　　　حیات از حکمتِ قرآں نگیری
بآیاتش ترا کارے جزایں نیست　　　کہ از یٰسین او آساں بمیری

سوال نمبر ۴۵

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم لبا اوقات دعا مانگتے ہیں اور

Marfat.com

وہ قبول نہیں ہوتی؟

جواب

بس دعا ہا کاں زیانست و ہلاک وز کرم مے نشنود یزدان پاک
مصلح است و مصلحت را واندا و کاں دعا را بازمیگرداند او
واں دعا گوینده شاکی میشود میبرد ظن بد و آں بد بود
مے نداند کو بلائے خویش خواست وز کرم حق آں بدونا در راست

ترجمہ

بہت سی دعائیں ہمارے لئے نقصان اور ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور مہربانی سے اُنہیں قبول نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ اصلاح کرنے والا اور ہمارے لئے مصلحت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اسی لئے ہماری دعا کو قبول نہیں فرمایا۔ اور ہر دعا مانگنے والا شکایت کرتا رہتا ہے کہ میری دعا کیوں رد ہوئی اور خدا کے متعلق بُرا گمان کرتا ہے جو اسے مناسب نہ تھا۔ وہ اِس بات کو نہیں جانتا کہ اُس نے اپنے لئے ایک مصیبت کا مطالبہ کیا تھا خدا نے اپنی عنایت سے اُسے رد کر دیا۔

سوال نمبر ۴۶

جناب کے ہاں اِس کی کیا وجہ ہے کہ بسا اوقات ہمیں بغیر کسی جرم کے تکلیف اور دکھ پہنچتا رہتا ہے؟

Marfat.com

جواب

بینیٔ طفلے بمالد مادرے ۔ تاشود بیدار او جوید خورے
کو گرسنہ خفتہ باشد بے خبر ۔ واں دو پستاں مے خلد از بہر در
رحمتم موقوف آں خوش گریہاست ۔ چوں گراست از بحر رحمت موج خاست
تا نگرید ابر کے خندد چمن ۔ تا نگرید طفل کے جوشد لبن

ترجمہ

ماں بچے کا ناک ملتی ہے تاکہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے اور دودھ طلب کرے۔ بچہ اپنی نیند میں اپنی بھوک سے بے خبر ہو کر سو یا رہتا ہے۔ اُدھر اُس کی ماں کے دو پستان کثرتِ دودھ سے جوش میں ہوتے ہیں۔ یاد رکھو خدا کی رحمت ہمارے رونے پر موقوف ہے۔ جس وقت خدا کا بندہ رونے لگتا ہے خدا کی رحمت کو بھی جوش آجاتا ہے اور رحمت کا بادل موج میں آجاتا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب تک بادل نہ روئے چمن تازہ نہیں ہوتا۔ اور جب تک بچہ نہ روئے دودھ جوش میں نہیں آتا۔

سوال نمبر ۴۷

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ اگر مومن لفظ اللہ اپنے منہ سے نکالے تو اس کا دوسروں پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور اگر کافر کہے تو کچھ نہیں ہوتا۔

جواب

کافر و مومن خدا گویند لیک ۔ درمیانِ ہر دو فرق ہست نیک

Marfat.com

آں گدا گوید خدا از بہرِ نان | متقی گوید خدا از عینِ جان

ترجمہ

مومن اور کافر دونو لفظ اللہ اپنے منہ سے نکالتے ہیں۔ لیکن انکے بولنے میں بڑا فرق ہے۔ ایک گداگر تمام دن خدا کا نام لیتا رہتا ہے لیکن روٹی کے لئے۔ اور اللہ کا متقی بندہ خدا کا نام محض اللہ کی خاطر منہ سے نکالتا ہے۔

اقبال

بندۂ مومن کی شان میں فرماتے ہیں۔

چوں فنا اندر رضائے حق شود | بندۂ مومن قضائے حق شود
چار سوئے با فضائے نیلگوں | از ضمیرِ پاک او آید بروں
من نمیدانم چہ افسوں مے کند | روح را در تن دگرگوں مے کند
صحبتِ او ہر خزف را دُر کند | حکمتِ او ہر تہی را پُر کند

سوال نمبر ۴۸

جناب کے ہاں عشقِ مجازی کیا حقیقت رکھتا ہے۔ کیا جناب اسے پسند فرماتے ہیں۔

جواب

پرتوے خورشید بر دیوار تافت | تابشِ عاریتے دیوار یافت

Marfat.com

برکلوخِ دل چہ بندی اے سلیم ‏ رَو طلب اصلے کہ تا بد او مقیم

چوں زراند و دست خوبی در بشر ‏ ورنہ چوں شد شاہدِ تو پیرا خر

چوں فرشتہ بود ہمچوں دیو شد ‏ کاں ملاحت اندر و عاریہ بد

رو نعمرہ ننکسہ بخواں ‏ دل طلب کن دل منہ بر استخواں

ترجمہ

سورج کا پرتاوَ دیوار پر پڑتا ہے اور وہ تھوڑی سی گرمی عارضی طور پر اس سے حاصل کر لیتی ہے تو پھر تو مٹی کے ڈھیلوں پر کب تک دل لگا تا رہے گا۔ تو ایسی ذات طلب کر جو ہمیشہ ہی چمکتی رہتی ہو حقیقت میں انسان پر یہ خوبصورتی ایک ملمع کاری ہے ایسا نہ ہوتا تو چند سالوں کے بعد اس خوبصورتی کو چھوڑ کر بڈھا بدشکل نہ ہو جاتا۔ پہلے تو وہ ایک فرشتہ تھا۔ لیکن اب بڈھا ہو کر بدشکل دیو بن گیا ہے۔ کیونکہ وہ حسن اسمیں چند دنوں کا تھا۔ جہاں سے آیا وہاں پھر چلا گیا۔ اگر تجھے میری بات پر یقین نہیں آتا تو تم جا کر قرآن مجید میں آیۃ نُعَمِّرْہُ نُنَکِّسْہُ (ہم اسے اچھی خاصی جوانی دے کر پھر اُسے بڈھا اور کمزور بنا دیتے ہیں) کی تلاوت کرو۔ اس کے بعد یاد رکھو اپنے دل کے لئے ایک ایسا دل تلاش کرو جو بڈھا نہ ہو اور ہڈیوں پر مت فدا ہو۔

اقبال

حضرتِ اقبال نے شیخ مجاز پسند کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے۔

شیخ در عشقِ بتاں اِسلام باخت ‏ رشتۂ تسبیح از زنار ساخت

Marfat.com

پیرہا پراز بیاضِ مو شدند سنخرہ بہرکود کانِ کو شدند
دل زنقشِ لا اِلٰہ بیگانۂ از صنمہائے ہوس بتخانۂ
مے شود ہر مودرازے خرقہ پوش آہ زیں سوداگرانِ دیں فروش

سوال نمبر ۴۹

جناب کے ہاں دشمن کسے کہا جا سکتا ہے؟

جواب

دشمن آں باشد کہ قصدِ جاں کند دشمن آں نبود کہ خود جاں میکند
دشمن آں باشد کزو آید عذاب مانع آید لعل را از آفتاب
نیست خفاشک عدوِ آفتاب او عدو خویش آمد در حجاب

ترجمہ

حقیقت میں دشمن وہ ہوتا ہے جو ہمارے قتل کرنے کا اِرادہ رکھتا ہو۔ وہ دشمن نہیں ہے جو غصّہ میں آکر اپنی جان کو ہلاک کردے دشمن تو وہ ہے جِس سے تم پر عذاب نازل ہو۔ اور آفتاب کا پرتو لعل پر نہ پڑنے دے۔ یہ چمگادڑ سورج کی دشمن نہیں ہے بلکہ وہ تو اپنی دشمن ہے جو اپنے آپ کو سورج کے فیض سے محروم بنا رکھا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال کی نگاہِ حقیقت شناس دشمن کے وجود کو بھی

Marfat.com

ضروری خیال کرتی ہے۔ فرماتے ہیں۔

راست گویم عدو ہم یار تست
ہستیٔ او رونق بازار تست

کشت انساں را عدو باشد سحاب
ممکناتش را برانگیزد ز خواب

سوال نمبر ۵۰

جناب اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو خدا کی محبت میں فنا ہو کر کبھی اپنے منہ سے ایسے کلمات کہے جو خدا کی شان کے شایاں نہیں ہیں۔ یا شریعت کے برخلاف ہوں۔

جواب

ملت عشق از ہمہ دیں ہا جدا است
عاشقاں را مذہب و ملت جدا است

گر خطا گوید ورا خاطی مگو
گر شود پر خوں شہید آں را مشو

خون شہیداں را ز آب اولی تر است
ایں خطا از صد صواب اولی تر است

در درونِ کعبہ رسمِ قبلہ نیست
چہ غم ار غواص را پا چیلہ نیست

ترجمہ

عشق کا مذہب تمام مذاہب سے ایک الگ مذہب ہے عاشقوں کا مذہب سب کچھ خدا ہی خدا ہے۔ اگر کوئی عاشق علی اللہ غلطی کر بیٹھے تو اس پر گرفت نہ کرنا۔ خبردار اگر کوئی شہید آپ کو خون سے لتھڑا ہوا نظر آئے تو اسے مت دھونا۔ شہیدوں کا خون ان کے لئے پانی سے زیادہ اچھا ہے۔ اور یہ غلطی ہزار ہا نیکیوں سے بہتر ہے۔ کیا تو نے

Marfat.com

نہیں دیکھا کہ کعبہ کے اندر قبلہ کی شرط اور پانی میں غواصی کرنیوالے کے لئے جوتے کی ضرورت نہیں رہتی۔

سوال نمبر ۱۵

کیا جناب کے ہاں ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقاصد کے حصول کے لئے ظاہری اسباب اختیار کرے؟

جواب

این سبب ہمچوں طبیب است و علیل — این سبب ہمچوں چراغ است و فتیل
شب چراغت را فتیلے نو بتاب — پاک داں زینہا چراغ آفتاب
وہ کہ چوں دلدار ما غم سوز شد — خلوت شب در گذشت و روز شد
آنکہ بروں از طبائع جان اوست — منصب خرقِ سببہا آن دوست
بے سبب بیند چو دیدہ شد گزار — تو کہ درحِسّی سبب را گوش دار
آنکہ بیند او مسبب را عیاں — کے نہد دل بر سببہائے جہاں

ترجمہ

یہ سبب اور مسبب کا تعلق طبیب اور علیل چراغ اور بتی کی مانند ہے جب رات آجائے تو اپنے چراغ کے لئے بتی تیار کرو لیکن آفتاب کے چراغ کے لئے کسی بتی کی ضرورت نہیں۔ جب ایک عاشق کے لئے اُس کا محبوب مہربان اور غم سوز ہو جائے تو اس وقت شب خلوت نہیں رہتی بلکہ اسے تو دن کہنا مناسب ہے یاد رکھو وہ لوگ جن کے قلوب عالم جسم سے تعلق نہیں

Marfat.com

رکھنے اُن کا کام ہی اسباب کے سلسلے کو توڑنا ہوتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ ان آنکھوں کے بغیر دیکھتے رہتے ہیں ان کو ان آنکھوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہاں تم عالم جسم سے تعلق رکھتے ہو اسباب کی تلاش میں رہو۔ بھلا وہ آدمی جو مسبب کو بغیر سبب کے حاصل کر سکتا ہے وہ سبب کی طرف کب دھیان دیتا ہے۔

سوال نمبر ۵۲

حضرات انبیاء اور صلحا کا برتاؤ اپنے دشمنوں سے کیسا رہا ہے؟

جواب

اے مسیح خوش نفس چونی زرنج — کہ نبود اندر جہاں بے رنج گنج
چونی اے عیسےٰ ز دیدارِ یہود — چونی اے یوسف ز اخوانِ حسود
تو ہمہ کن کہ کند خورشید شرق — با نفاق و حیلہ و زدی و زرق
ایں سزد از ما چنیں آید ز ما — ریگ اندر چشم چہ افزاید عمیٰ
ذاتش ایں ظالمانت دل کباب — از تو جملہ اِضدِ قومی بدخطاب
کان عودی در تو گر آتش زنند — ایں جہاں از عطر و ریحاں پر کنند

ترجمہ

اے کریم النفس عیسےٰ علیک السلام تو کیوں دکھیا ہو رہا ہے دنیا میں تو خزانہ بغیر رنج کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اے حضرت عیسےٰ یہود کے برتاؤ سے آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ اور اے حضرت یوسف

Marfat.com

آپ کے بھائیوں کے برتاؤ سے آپ پر کیا بیتی۔ آپ وہی کچھ کریں جو ایک مشرق کا چمکتا ہوا سورج کرتا ہے۔ وہ اپنی روشنی کو منافقوں حیلہ بازوں اور چوروں پر برابر بکھیر دیتا ہے۔ ہم سے یہی کچھ ہونا تھا اور کیا لیکن کیا چشم نابینا میں ریت کا پڑنا اُسے کچھ نقصان پہنچا سکتا ہے؟ ان ظالموں کی آگ سے ایک نبی کا دل کباب ہو چکا تھا۔ لیکن اس کے مُنہ سے جملہ اِہْدِ (ان کو ہدایت دے) کا نکل رہا تھا۔ یہ کیوں نہ ہو آپ تو اے خدا کے پیغمبر ایک عود کی کان ہیں۔ اگر وہ لوگ اس عود کی کان میں آگ پھینک دیں تو تمام جہان خوشبو اور عطر سے مہک جائے گا۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں احترام آدمیت کی شان ملاحظہ ہو۔

حرف بد را بر لب آوردن خطاست — کافر و مومن ہمہ خلق خداست
آدمیت احترامِ آدمی — باخبر شو از مقامِ آدمی
آدمی از ربط و ضبط تن بہ تن — بر طریقِ دوستی گامے بزن
بندۂ عشق از خدا گیرد طریق — مے شود بر کافر و مومن شفیق
کفر و دیں را گیر در پہنائے دل — دل اگر بگریزد از دل وائے دل

سوال نمبر ۵۳

جناب اِس بات کو واضح فرمائیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے بعد میں آ کر سب سے افضل کیوں ہیں؟

Marfat.com

جواب

سنگ و آہن زیں جہت کہ سابقند — در عمل ہنگام فوقی لائق اند
واں شرر از روئے مقصودے خویش — ز آہن و سنگ است زیں رو بیش بیش
سنگ و آہن اول پایاں شرر — لیک ہر دو تن اند و جاں شرر
کاں شرر کاندر زماں زولپس ترست — در صفت از سنگ و آہن برتر است
در زماں شاخ از ثمر سابق ترست — در ہنر از شاخ او فائق ترست
چوکہ مقصود از شجر آمد ثمر — پس ثمر اول بود آخر ثمر

ترجمہ

لوہے اور پتھر کا وجود چنگاری سے پہلے ہے اس اعتبار سے وہ دونوا افضل ہیں۔ مگر مقصود چونکہ چنگاری ہے اور چنگاری ہر دو سے بہتر اور افضل ہے۔ لوہے اور پتھر کا وجود بدن کی مانند ہے اور چنگاری اس کے لئے جان۔ گو کہ چنگاری کا ظہور بعد میں ہے۔ لیکن صفت اور منفعت کے اعتبار سے چونکہ وہ مقصود ہے افضل اور اعلٰے ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ باعتبار زمانہ درخت کی ٹہنی اپنے پھل سے سابق ہے۔ لیکن اس کا پھل ہنر اور مقصود کے اعتبار سے مقدم اور پہلے ہے تو جب درخت کے لگانے سے پہلے مقصود پھل تھا اور درخت کے بعد بھی پھل تو مقصود لہٰذا اول اور آخر پھل ہی سمجھو۔

سوال نمبر ۵۴

جناب کے ہاں فوقیت کس کو ہے کعبہ کو یا مرد صالح کو؟

Marfat.com

جواب

چشم بینکو باز کن در من نگر — تا ببینی نورِ حق اندر بشر
کعبہ را یکبار بیتی گفت یار — گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار
حق آں حقیکہ جانت دیدہ است — کہ مرا بر بیت خود برگزیدہ است

ترجمہ

چشم بصیرت کھولو اور مجھے غور سے دیکھو تاکہ تجھے بشر میں خدا کا نور نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو ایک دفعہ بیتی کہکر یاد کیا ہے اور انسان کو ستر بار عبدی کہہ کر یاد فرمایا ہے۔ درست بات وہی ہے جو کہ تیری روح نے دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کعبہ پر ترجیح دیکر اپنا گھر بنایا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال شانِ بشر میں یوں گویا ہیں۔

بینی جہاں را خود را نہ بینی — تا چند ناداں غافل نشینی
نورِ قدیمی شب را برافروز — دستِ کلیمی در آستینی
بروں قدم نہ از دورِ آفاق — تو پیش ازینی تو بیش ازینی

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

اے ز آدابِ امانت بے خبر
از دو عالم خویش را بہتر شمر

Marfat.com

سوال نمبر ۵۵

کسی اچھے کام کو شروع کرتے وقت اِنسان کی نیت کیسی ہونی چاہیئے؟

جواب

سید الاعمال بالنیات گفت — نیت خیرت بسے گلہا شگفت
ہر کہ کارد قصد گندم بایدش — کاہ خود اندر تبع مے آیدش
قصد کعبہ کن چو وقت حج بود — چونکہ رفتی مکہ ہم دیدہ شود
قصد در معراج دید دوست بود — در تبع عرش و ملائک ہم نمود

ترجمہ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کاموں کی اچھائی کا دار مدار نیت پر ہے۔ یاد رکھو تیری اچھی نیت بے انتہا اچھے کام کردیتی ہے۔ کھیتی بوتے وقت کاشتکار کا ارادہ گیہوں کا ہونا چاہیے اس کے بعد اُسے گھاس اور چارہ وغیرہ خودبخود حاصل ہوجائے گا۔ حج کرتے وقت ارادہ کعبہ کی زیارت کا کرو۔ جب تم وہاں جاؤ گے تو شہر مکہ خودبخود دیکھا جائے گا۔ معراج کرتے وقت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد دیدار دوست تھا۔ لیکن اس ضمن میں عرش اور ملائکہ بھی دیکھے گئے۔

Marfat.com

سوال نمبر ۵۶

جناب کے ہاں دُکھ پسندیدہ کیوں ہے؟

جواب

رنج گنج آمد کہ رحمتہا درو ست | مغز تازہ شد چو بخراشید پوست
دایہ و مادر بہانہ جو بود | تاکہ کے آں طفل گریاں مے بود
گفت اُدعوا اللہ بزاری بباش | تا بجوشد شیرہائے مہرہاش
آنکہ او بیدرد باشد رہزن ست | زانکہ بیدردی انا الحق گفتن است
قابلہ چہ کند چو زن را درد نیست | درد باید درد کودک را رہے ست

ترجمہ

دُکھ اور غم تو ایک خزانہ ہے۔ کیونکہ بے انتہا رحمتیں اس کے اندر موجود ہیں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب بادام کو توڑا جاتا ہے تو اسی سے مغز برآمد ہوتا ہے۔ دایہ اور ماں تو یہ وقت بہانہ ڈھونڈتی اور اس بات کے درپے ہوتی ہے کہ بچہ کب روتا ہے۔ یاد رکھو تیرا اللہ کو پکارنا بغیر فریاد اور زاری کے کبھی نہ ہونا چاہیے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ پر ماں کے پستانوں کے دودھ کی طرح جوشش مارے۔ وہ آدمی جو دنیا میں بے درد ہے اسے انسان نہ سمجھو بلکہ وہ تو ایک رہزن ہے۔ کیونکہ بے درد ہونا تو انا الحق کا دعوے کرنا ہے۔ جب عورت کو درد نہ ہو تو بیچاری دایہ کیا کر سکتی ہے۔ ہاں پہلے درد ہونا چاہیے۔ کیونکہ درد ہی بچے ...

Marfat.com

لئے رہتا ہے۔

اقبال

غم کے متعلق حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

غم دو قسم است اے برادر گوش کن — شعلۂ ما را چراغِ ہوش کن
یک غم است آں غم کہ آدم را خورد — آں غمِ دیگر کہ ہر غم را خورد
آں غمِ دیگر کہ ما را ہمدم است — جانِ ما از صحبت او بے غم است
اندرو ہنگامہ ہائے غرب و شرق — بحر در وے جملہ موجودات غرق
چوں نشیمن می کند اندر دلے — دل از و گردد یم بے ساحلے
بندگی از سرِ جاں نا آگہی است — زاں غمِ دیگر سرودِ او تہی است۔

سوال نمبر ۵

جناب کے ہاں ایک عالم کے لئے کون سے جذبات اور خیالات مناسب ہیں اور ان کا علم ان کے لئے کس وقت مفید ہو سکتا ہے؟

جواب

علم تقلیدی و تعلیمی است آں — کز نفوسِ مردہ ما را دارد فغاں
علم و گفتارے کہ آں بحال بود — عاشق روئے خریداراں بود
گرچہ باشد وقتِ بحث ایں علم زفت — چوں خریدارش نباشد مُرد رفت
مشتریِ من خدا ئیست و مرا — میکند بالا کہ اللہ اشتری
ایں خریدارانِ مفلس را بہل — چہ خریداری کند یک مشتِ گِل

Marfat.com

گل مخر گل را مخور گل را مجو　　زانکہ گل خوار است دائم زرد رو

ترجمہ

وہ علم تقلیدی اور تعلیمی ہے جو لوگوں کی نفرت کی وجہ سے ہر وقت فریاد کرتا رہتا ہے۔ وہ علم تو محض بے جان ہوتا ہے جسے ہر وقت اپنے خریداروں کی تلاش رہتی ہے۔ گو کہ ایسا علم بحث اور مناظرہ کے وقت اچھا خاصہ موٹا اور تازہ معلوم ہوتا ہے لیکن جب اس کا خریدار کوئی نہ ہو وہ بالکل برباد اور ضائع ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو ہمارا خریدار تو فقط اللہ ہی ہے۔ جو ہر وقت ہمیں اپنی طرف کھینچتا رہتا ہے۔ اور یہی کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ (اشارہ ہے آیہ ان اللہ اشتری من المومنین بانہم لہم الجنہ) ان دنیاوی خریداروں کو چھوڑ دو۔ ایک مٹی کا ڈھیلا کیا خریداری کر سکتا ہے۔ مٹی نہ خرید مٹی نہ کھا۔ اور مٹی کی تلاش چھوڑ دے۔ کیونکہ مٹی کے کھانے والے کا چہرہ ہمیشہ زرد رہتا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال علم کی شان میں فرماتے ہیں

آگہی از علم و فن مقصود نیست　　غنچہ و گل از چمن مقصود نیست
علم از سامان حفظ زندگی ست　　علم از اسباب تقویم خودی ست

سوال نمبر ۵۸

جناب کے ہاں وصال حق کی انتہا کیا ہے ؟

Marfat.com

جواب

صنع بیند مرد محجوب از صفات — در صفات آنست کو گم کرد ذات
واصلاں چوں غرق ذات اند اے پسر — کے کنند اندر صفات او نظر
چونکہ اندر قعر جو باشد سرت — کے برنگ آب افتد منظرت

ترجمہ

وہ آدمی جس کی رسائی ابھی تک صفات تک محدود ہوتی ہے وہ صفات ہی تک محدود ہوتا رہتا ہے۔ وہ ذات خدا کو ابھی تک نہیں پا سکا۔ لیکن اللہ کے وہ عاشق بندے جو خدا کی ذات میں غرق ہو چکے ہیں وہ خدا کی صفات کو کبھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب تیرا سر کسی سمندر کی تہ تک پہنچ گیا ہو تو پھر تیری آنکھ پانی کے رنگ پر نہیں پڑتی۔

اقبال

حضرت اقبال فنا فی الذات کامل کے متعلق فرماتے ہیں۔

چناں با ذات حق خلوت گزینی — ترا بیند او را تو نہ بینی
بخود محکم گذر اندر حضورش — مشو ناپیدا اندر بحر نورش

سوال نمبر ۵۹

وہ بات جو دل سے نہ نکلے اور اس میں اخلاص نہ ہو جناب کے

Marfat.com

ہاں اس کی مثال کیسی ہے ؟

جواب

لفظ کا ید بے دل وجاں بے زباں　ہمچو سبزہ توں بود اے دوستاں
ہم ز دورش بنگر و اندر گزر　خوردن بو را نشاید اے پسر

ترجمہ

وہ لفظ اور تقریر جو دل سے نہ نکلے اور اس میں اخلاص نہ ہو اس سبزہ کی مانند ہے جو خاروخس کے ڈھیر پر اگا ہوا ہو۔ اس سبزہ کو دور سے دیکھ کر گذر جاؤ۔ اور وہ اِس لائق نہیں ہے کہ اس سے خوشبو حاصل کی جائے۔

سوال نمبر ۶

جناب کا مختلف مذاہب کے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا تمام سچے ہیں یا کچھ اور بات ہے ؟

جواب

آنکہ گوید جملہ حق است احمق است　وانکہ گوید جملہ باطل او شقی ست
پس مگو کایں جملہ دینہا باطل اند　باطلاں بر بوئے حق دام دمند
گر نبودے در جہاں نقد رواں　قلبہا را خرج کردن کے تواں
تا نباشد راست کے باشد دروغ　آں دروغ از راست میگیرد فروغ

Marfat.com

زانکہ بے حق باطلے ناید پدید　　قلب را ابلہ ببوئے زر خرید

ترجمہ

وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ تمام مذاہب حق ہیں بے وقوف ہے۔ اسی طرح انسان جو یہ کہتا ہے کہ تمام جھوٹے ہیں بدبخت ہے تو تمہیں اس بات کا خیال رہے کہ تم کبھی کہہ بیٹھو کہ یہ تمام ادیان جھوٹے ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جھوٹے مذاہب سچے مذہب کا لباس اور رنگ و بو اختیار کر کے دلوں کو فریب دیتے رہتے ہیں۔ اگر دنیا میں خالص نقدی کہیں موجود نہ ہو تو کھوٹا سکہ دُنیا میں کس طرح چلایا جائے بعینہٖ اسی طرح اگر دنیا میں صداقت نہ ہو تو کوئی شخص جھوٹ کو فروغ نہیں دے سکتا۔ جھوٹ تو محض صداقت ہی کے برتاؤ سے دُنیا میں فروغ پا سکتا ہے۔ تو یاد رکھو کہ بغیر حق کوئی باطل چیز دُنیا میں نہیں چل سکتی اسی وجہ سے ایک بے وقوف بناوٹی سکّہ کو اصلی نقدی کے دھوکہ میں آکر خرید کر لیتا ہے۔

سوال نمبر ۶۱

جناب مجھ پر واضح فرمائیں کہ عہد اَلَستُ بِرَبِّکُم کے لینے سے کیا مصلحت تھی

جواب

گر تو بر تمیز طفلت مولعی　　این زمان یاد ام موسیٰ ارضعی

تا ببیند طعم شیر مادرش　　تا فرو ناید بدایہ بدسرش

شیر دہ اے مادر موسےٰ ورا　　واندر آب افگن مینداش ازبلا

Marfat.com

تاشود فاروق ایں تزدیرھا	تاشود دستور ایں تدبیرھا
ہرکہ در روزے الست آں شیر خورد	ہمچو موسےٰ شیر را تمیز کرد

ترجمہ

اے حضرت موسیٰ کی ماں اگر تو اس بات کی خواہاں ہے کہ تیرا بیٹا مختلف دودھوں میں امتیاز کر سکے تو تو اسے اس وقت دریا میں ڈالنے سے پہلے اچھی طرح دودھ پلالے۔ کیونکہ جب وہ تیرے شیریں دودھ کا مزا چکھ لیگا تو وہ اس کے بعد کبھی بھی بدسرشت دایہ کے ہاتھوں نہیں چڑھے گا۔ اے حضرت موسےٰ کی ماں اسے خوب دودھ پلالے اور اس کے بعد اسے پانی میں ڈال دے۔ اور کسی قسم کا فکر مت کر۔ تیرے دودھ پلانے کے بعد وہ اچھے اور برُے دودھ میں تمیز کر سکے گا۔ یاد رکھو جس نے ازل کے روز دودھ شیریں پی لیا ہے اور الست بربکم کے جواب میں بلیٰ کہہ چکا ہے تو وہ حضرت موسیٰ کی طرح اچھے اور برُے کی خوب تمیز کر سکتا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں عہدِ الست بربکم کی گرمی قلوب مطمئنہ میں ملاحظہ ہو۔

الست از خلوتِ نازے کہ برخاست	بلیٰ از پردہ سازے کہ برخاست
چہ آتش عشق در خاکے برافروخت	ہزاروں پردہ یک آوازے سوخت
اگر مائیم گرداں جام ساقی است	بزمش گرمئی ہنگامہ باقی است
مرادل سوخت بر تنہائے او	کنم سامانِ بزم آرائی او

Marfat.com

مثالِ دانہ می کارم نمردی را   برائے او نگہدارم خودی را

سوال نمبر ۶۲

مجھے فرمائیں، کہ اُمت محدیہ کو سب امتوں سے آخر میں لاکر کونسی بڑی نعمت عطا فرمائی ہے؟

جواب

پس کرمہائے الٰہی بیں کہ ما   آمدیم آخر زماں در انتہا
آخرین قرنہا پیش از قرون   درحدیث است آخرون السابقون
تا ہلاکِ قوم نوح و قومِ ہود   عارضِ رحمت بجانِ ما نمود
کُشت ایشاں را کہ تا ترسیم ازو   ور خود ایں برعکس کردے وائے تو

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے کس قدر ہم پر مہربانی فرمائی کہ ہمیں تمام امتوں سے آخر میں مبعوث فرمایا۔ اور پھر ہم کو سب سے افضل فرمایا اور یہی کچھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر میں آنے والی اُمت سب سے افضل ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اس میں یہ ہے کہ قوم نوح اور قوم ہود کی ہلاکت کو ہمارے لئے موجب عبرت بنایا۔ ان پہلوں کو ہلاک کیا۔ تاکہ ہم ان کے کارنامے دیکھکر ڈریں اور ان جیسے کام نہ کریں۔ اور اگر اس کے برعکس کرنا تو یہ بات ہمارے لئے کسقدر قابلِ افسوس ہوتی۔

Marfat.com

سوال نمبر ۶۳

جناب مجھے فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کس چیز کو مدنظر رکھکر انعامات عطا فرماتے ہیں؟

جواب

گر نبودے حاجتِ عالم زمیں — نا فرید ہیچ رب العالمیں

زانکہ بے حاجت خداوندِ عزیز — مے نہ بخشد ہیچ کس را ہیچ چیز

ایں زمینِ مضطرب محتاجِ کوہ — گر نبودے نا فرید سے پر شکوہ

پس چوں حاجت شد کمند ہستہا — قدر حاجت میرسد از حق عطا

پس بیفزا حاجت اے محتاج زود — تا بجوشد از کرم دریائے جود

ہیچ گوید مردہید اے مرد ماں — کہ مرا مال است و انبار است خواں

چشم نہاد است حق در کور موش — زانکہ بے چشمش چرید ہست جوش

ترجمہ

اگر دنیا میں زمین کی ضرورت نہ ہوتی تو رب العالمین اسے بالکل پیدا نہ کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی چیز بغیر حاجت کے پیدا نہیں کرتا۔ اور نہ بغیر حاجت و ضرورت کسی کو کوئی چیز عنایت کرتا ہے۔ اگر یہ زمین مضطرب نہ ہوتی تو اس پر اللہ تعالیٰ یہ بڑے بڑے پہاڑ قائم نہ کرتا۔ تو تجھے اس سے یہی سمجھ لینا چاہیئے کہ جب کسی چیز کے وجود کے لئے حاجت کا ہونا ضروری ہے تو اللہ تعالیٰ حاجت کو دیکھ کر اور حاجت کے مطابق ہی انعامات کی

Marfat.com

بارش برساتا رہتا ہے۔ اب تجھے اپنی حاجت کو بڑھانا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی بارش تجھ پر خوب برسے۔ کیا کبھی تو نے دیکھا ہے کہ کوئی لوگوں کو یہ کہتا پھرتا ہو کہ لوگو مجھے مال و دولت عنایت کرو۔ کیونکہ میرے پاس پہلے ہی بہت مال و دولت موجود ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جنگلی اندھے چوہے کو اللہ تعالیٰ نے آنکھیں نہیں دیں۔ کیونکہ اسے اس کی خواہش نہ تھی۔ وہ ان کے بغیر اپنی روزی تلاش کر لیتا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں ضرورتِ آرزو اور خواہش ملاحظہ ہو۔

این کہن ساماں نیرزد با دو جو — نقشبندِ آرزوئے تازہ شو
زندگی بر آرزو دارد اساس — خویش را در آرزوئے خود شناس
چشم و گوش و ہوش تیز از آرزو — مشت خاکے لالہ خیزد از آرزو

سوال نمبر ۶۴

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ اس قدر نڈر ہو جاتے ہیں کہ گناہ کرنے سے ذرّہ بھر نہیں شرماتے؟

جواب

چوں سیاہ شد دیگ از تاثیر دود — بعد ازاں بروے کہ بیند دود زود
گر زند آں دود بر دیگ نوے — آں اثر بنماید ار باشد جوے
زانکہ ہر چیز بضد پیدا شود — بر سفیدی آں سیاہ رسوا شود

Marfat.com

بردلت زنگار بر زنگار ھا　　جمع شد تا کور شد ز اسرار ھا

ترجمہ

جب ایک دیگ دود کی وجہ سے بالکل سیاہ ہو جائے تو اس کے بعد اس پر سیاہی کا چڑھنا بالکل محسوس نہیں ہوتا۔ اگر تھوڑی سی سیاہی کو ایک نئی دیگ پر لگاؤ تو اُسی وقت پتہ دے گی۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ بالکل صاف اور سفید تھی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک چیز اپنی ضد سے پرکھی جاتی ہے جب سیاہی کو سفیدی پر لگاؤ تو جھٹ پتہ دے گی۔ تو بھائی بعینہٖ اسی طرح جب دل سیاہی پر سیاہی قبول کرلے تو وہ اسرار خداوندی سے بالکل محروم رہ جاتا ہے۔ اور کسی گناہ کے کرنے سے نہیں شرماتا۔

سوال نمبر ۶۵

کیا حقائق کو چھوڑ کر ہر وقت علمی دقائق کی گرہ کشائی کرتے رہنا جناب کے ہاں پسندیدہ ہے؟

جواب

دور بینی کور دارد مرد را　　ہمچو خفتہ در سرا کور از سرا

میکند از مشرق و مغرب گذر　　وز رفیقِ ہم نشین بے خبر

مولعیم اندر سخن ہائے دقیق　　بر گرہہا باز کردن ما عشیق

ہمچو مرغے کو کشاید بندِ دام　　گاہ بندد تا شود در فن تمام

Marfat.com

او بود محروم از صحرا و مرج
عمر او اندر گرہ کاری ست خرج
باگرہ کم کوش تا بال و پرت
نگسلد یک زاین کرو فرت

ترجمہ

انسان کو بہت دور بینی اندھا کر دیتی ہے۔ جس طرح ایک خوابیدہ انسان دور دور کی سیر کرتا رہتا ہے۔ لیکن جہاں وہ سویا ہوتا ہے اس گھر سے اُسے قطعًا کوئی علم نہیں ہوتا۔ وہ خوابیدہ انسان مشرق سے مغرب تک سیر کرتا پھرتا ہے۔ لیکن وہ اپنے ہمنشیں ساتھی سے بالکل غافل ہوتا ہے۔ ہم دقیق امور کو حاصل کرنے پر خوب لالچی ہیں اور ہر وقت دقائق کی گرہ کشائی کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہماری مثال بعینہٖ اُس پرندہ کی مانند ہے جو ہر وقت اپنے پاؤں کی قید کی گرہ کشائی میں لگا رہتا ہے۔ کبھی وہ دام اپنے پاؤں میں باندھ لے اور کبھی کھولتا رہے۔ تاکہ اس میں اُسے خوب مشق ہو جائے اور اسے وقت پر کام آئے۔ لیکن وہ جنگل اور میدانوں کی سیاحت سے محروم رہ جائے گا۔ وہ اپنی قیمتی عمر ایک فضول کام پر خرچ کر رہا ہے۔ تو تم یاد رکھو ہر وقت دقائق کی گرہ کشائی کے پیچھے مت لگے۔ ہو تاکہ تمہارے بال و پر اپنی شان نہ کھو بیٹھیں۔

اقبال

حضرت اقبال کے کلام میں اس فلسفی کی ہجو جس کا فکر ہر وقت آب و گل کی گرہ کشائی میں مصروف ہو۔ ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

فلسفی ایں راز کم فہمیدہ است
فکر او بر آب و گل پیچیدہ است

دیدہ از قندیل دل روشن نکرد
پس ندید الا کبود و سرخ و زرد

بال جبریل میں کیا خوب فرمایا ہے۔

علاج ضعف یقیں ان سے ہو نہیں سکتا
غریب اگرچہ ہیں رازی کے نکتہ ہائے دقیق

مرید لے تو بہ اقرار باللساں بھی بہت
ہزار شکر کہ ملا ہیں صاحب تصدیق

سوال نمبر ۶۶

جناب کے ہاں اس جہان میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے کہا جا سکے کہ یہ بالکل غیر مفید اور مضر ہے؟

جواب

زہر مار آں مار را باشد حیات
نسبتش با آدمی باشد ممات

خلق آبی را بود دریا چو باغ
خلق خاکی را بود آں مرگ و داغ

پس بد مطلق نباشد در جہاں
بد بہ نسبت باشد ایں را ہم بداں

در زمانہ ہیچ زہر و قند نیست
کاں یکے را پاؤ دگر را بند نیست

گر تو خواہی کو ترا باشد شکر
پس ورا از چشم عاشق نگر

ترجمہ

زہر سانپ کے لئے زندگی ہے اور انسان کے لئے موت دریا آبی جانوروں کے لئے مانند ایک باغ کے ہے اور خاکی جانوروں کے لئے باعث دکھ تو اس سے معلوم ہوا کہ جہان میں مطلق کوئی چیز بری نہیں ہے

Marfat.com

بلکہ بدی کا وجود ایک نسبتی اور اضافی ہے۔ بلکہ اس جہاں میں کوئی ایسا زہر اور شکر نہیں جو ایک کے لئے مفید اور دوسرے کے لئے مضر نہ ہو۔ تو تو اگر چاہتا ہے کہ کوئی چیز تیرے لئے مضر نہ ہو تو اسے بنظر عشاق دیکھو تاکہ وہ چیز تجھے بری محسوس نہ ہو۔

سوال نمبر ۶۷

جناب کے ہاں اس کی کیا وجہ ہے کہ جناب غم اور دکھ کو زیادہ محبوب سمجھتے ہیں؟

جواب

بندہ مے نالد بحق از درد و ریش — صد شکایت مے کند از رنج خویش
حق ہمے گوید کہ آخر رنج و درد — مرترا لابہ کناں و راست کرد
در حقیقت ہر عدو داروئے تست — کیمیائے نافع و دلجوئے تست
در حقیقت دوستانت دشمن اند — کہ ز حضرت دور مشغولت کنند
زیں سبب برانبیا رنج و شکست — از ہمہ خلق جہاں افزوں تراست

ترجمہ

آدمی اپنے دکھ اور درد کی وجہ سے خدا کے آگے شکایت کرتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اس رنج ہی نے تو تجھے عاجزی کرنے والا بنا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے تم راہ راست پر آگئے ہو۔ حقیقت میں تیرا دشمن تیرے دکھ کا دوا ہے۔ وہ تیرے لئے

Marfat.com

کیمیا اور دل جوئی کا باعث ہے۔ اور تیرے دوست تیرے لئے دشمن ہیں۔ کیونکہ وہ تجھے خدا کی حضوری سے منع کرتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انبیاء پر دوسروں سے زیادہ رنج اور تکلیفیں آتی رہتی ہیں۔

اقبال

ایک جگہ فرماتے ہیں۔

مسلمانی غمِ دل در خریدن　　　چوں سیماب از تپ یاراں تپیدن

دوسری جگہ غم دکھ اور سوز کی تمنا کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

غریبے دردمندے نے نوازے　　　زسوزِ نغمۂ خود در گدازے

تو مے دانی چہ مے جوید چہ مے خواہد　　　دلے از ہر دو عالم بے نیازے

سوال نمبر ۶

جناب کے ہاں عشق اور عقل میں سے کون سی چیز زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے؟

جواب

داند آنکو نیک بخت محرم است　　　زیرکی ز ابلیس و عشق از آدم است

زیرکی آمد سباحت در بحار　　　کم رہد غرق است او پایان کار

عشق چوں کشتی بود بہرِ خواص　　　کم بود آفت بود اغلب خلاص

زیرکی بفروش و حیرانی بخر　　　زیرکی ظن است و حیرانی نظر

Marfat.com

عقل قرباں کن بہ پیشِ مصطفیٰ　　حسبی اللہ گو کہ اللہ ام کفیٰ

ترجمہ

وہ آدمی جس کو اللہ نے کچھ سمجھ دے رکھی ہے وہ اِس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ زیرکی ابلیس سے ظاہر ہوئی اور عشق حضرت آدم علیہ السلام سے۔ دانائی سمندر میں تیرنے کی مانند ہے تیرنے والا نجات تھوڑی پاتا ہے اور بسا اوقات وہ غرق ہو جاتا ہے۔ اور عشق انسان کے لئے مثل ایک کشتی کے ہے۔ کشتی میں دُکھ تھوڑا ہوتا ہے اور نجات زیادہ۔ تو اے بھلے آدمی دانائی کو چھوڑ اور عشق حاصل کر کیونکہ دانائی تو ایک گمان ہے اور عشق کی حیرانی مقصد کو دیکھنا۔ اپنی عقل حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پہ قربان کر دو اور ان کے سامنے یہی کہتے رہو حسبی اللہ (اللہ مجھے کافی ہے)

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں جنون اور عشق کی پسندیدگی ملاحظہ ہو۔

مومناں زیر سپہر لاجورد　　زندہ از عشق اند نے از خواب خور
می ندانی عشق و مستی از کجاست　　ایں شعاعِ آفتابِ مصطفیٰ ست
دیں مجو اندر کتب اے بے خبر　　علم و حکمت از کتب دیں از نظر
بو علی داندہ آب و گل است　　بیخبر از خستگیہائے دل است
نیش و نوشِ بو علی سینا بہل　　چارا سازی ہائے دل از اہل دل

Marfat.com

مصطفےٰ بحر است و موجِ او بلند　　خیز ایں دریا بجوئے خویش بند

سوال نمبر ۶۹

جناب کے ہاں دُنیا اور ان کی نعمتوں کی حقیقت کیا ہے ؟

جواب

یک فقیہے ژندہا برچیدہ بود　　در عمامہ خویش در پیچیدہ بود
تا شود زفت و نماید آں عظیم　　چوں در آید سوئے محفل در حطیم
روئے سوئے مدرسہ کردہ صبوح　　تا بدیں ناموس یابد او فتوح
در رہ تاریک مردے جامہ کن　　منتظر استادہ بود از بہر فن
در ربود او از سرش دستار را　　پس رواں شد تا بسازد کار را
پس فقیہش بانگ بر زد کائے پسر　　باز کن دستار و آنگہ ببر
چونکہ بازش کرد آں کو میگریخت　　صد ہزارش ژندہ اندر رہ بریخت
بر زمیں زد خرقہ را کائے بے عیار　　از دغل ما را بر آوردی ز کار
گفت بنمودم دغل لیکن ترا　　از نصیحت باز گفتم ماجرا
ہمچنیں دنیا اگرچہ خوش شگفت　　عیب خود را بانگ زد با جملہ گفت
اندریں کون و فساد اے استاد　　آں دغل کون و نصیحت واں فساد
کون میگوید بیا من خوش شیم　　واں فسادش گفت رو من لاشیم
اے زخوبئے بہاراں لب گزاں　　بنگر آں سردی و زردی خزاں
روز دیدی طلعتِ خورشید خوب　　مرگِ او را یاد کن وقتِ غروب
پس مگو دنیا بہ تزویرم فریفت　　ورنہ عقلِ من زدامش نے شگیفت

Marfat.com

ترجمہ

ایک فقیہہ نے مختلف چھوٹے چھوٹے کپڑوں کے ٹکڑے اپنی پگڑی میں لپیٹ رکھے تھے۔ تاکہ وہ دیکھنے میں بڑی اور خوبصورت معلوم ہو۔ ایک دن وہ فقیہہ وہی دھوکے کی پگڑی پہن کر علی الصباح مدرسہ جا رہا تھا تاکہ وہ اس بڑی پگڑی کی وجہ سے کچھ عزت اور کامیابی حاصل کرے راستہ میں ایک کپڑوں کا چور چھپا بیٹھا تھا اُس نے وہ پگڑی اس کے سر سے اُتار لی اور بھاگنے لگا۔ تاکہ وہ اُس سے اپنا کام چلائے۔ اس فقیہہ نے چیخ کر کہا او بیٹے اِس پگڑی کو اندر سے دیکھ لے۔ پھر اسے لے کر بھاگ جانا۔ جب اس چور نے اس پگڑی کو کھولا تو اُس سے بے شمار ٹکڑے برآمد ہوئے اُنہیں دیکھ کر وہ رونے لگا۔ اور زمین پر اُسے دے مارا۔ اور کہنے لگا کہ اے نالائق تو نے مجھے دھوکا دیا ہے اور اپنے فریب سے مجھے دوسرے کام سے بھی رُکوایا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ اے بیٹے میں نے تجھے پہلے کہہ دیا تھا کہ اسے لے جانے سے پہلے کھول کر اچھی طرح دیکھ لے۔ میں نے تجھے نصیحت کر کے اس کام سے منع کر دیا تھا بعینہٖ اس دُنیا کو اس طرح سمجھو۔ اگرچہ ظاہر اس کا دل کو پسند آنیوالا ہوتا ہے۔ لیکن اس نے اپنے عیبوں کو برملا کہہ دیا ہے اس کون و فساد کی دُنیا میں تم کون کو ایک دھوکا سمجھو اور فساد کو نصیحت کون تجھے یہی سمجھاتا ہے کہ دُنیا اچھی اور مفید چیز ہے اس سے خوب دل لگاؤ۔ لیکن اس کا فساد اور بگاڑ۔ تجھے علی الاعلان کہتا ہے کہ میں

Marfat.com

ایک مردار ہوں میری طرف دھیان مت دو۔ بہار پر مست ہونے والے ذرا اس کی خزاں پر خیال کر۔ اگر تو نے صبح کے وقت سورج کا چہرہ چمکتا ہوا دیکھا ہے تو شام کے وقت اس کے زرد چہرے کی طرف بھی دیکھو۔ جب حالات کچھ ایسے ہیں تو تم یہ نہ کہو کہ دنیا نے مجھے دھوکا دیا ہے اور مجھے اپنے پہ فریفتہ کر لیا ہے۔

سوال نمبر ۲

کیا جناب کے ہاں خواہشات نفسانی کو بالکل مٹا دینا پسندیدہ ہے؟

جواب

چوں عدو نبود جہاد آمد محال　　شہوت ار نبود نباشد امتثال

صبر نبود چوں نباشد میل تو　　خصم چوں نبود چہ حاجت خیل تو

ہیں مکن خود را خصی رہبان مشو　　زانکہ عفت ہست شہوت را گرو

بے ہوا نہی از ہوا ممکن نبود　　ہم غزا با مردگاں نتواں نمود

انفقوا گفتہ است پس کسبے بکن　　زانکہ نبود خرج بے دخل کہن

ہمچناں چوں شاہ فرمودہ اِصْبِرُوْا　　رغبتے باید کزو تابی تو رو

ترجمہ

جب تیرے سامنے دشمن نہ ہو تو جہاد کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اگر تجھے شہوت نہ ہو تو حکم کا امتثال نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی شخص کے اندر خواہش اور میل نہ ہو تو صبر کا وجود نہیں رہتا۔ کیونکہ جب دشمن ہی

Marfat.com

نہیں ہے تو گھوڑے وغیرہ رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اپنے آپ کو خصی مت بناؤ۔ اور رہبانیت مت اختیار کرو۔ کیونکہ عفت اور پاک دامنی تجھے اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ تجھ میں شہوت موجود ہو۔ اگر تمہارے اندر کسی قسم کی ہوا اور خواہش نہ ہوتی تو خدا کی نہی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ کیا کبھی تو نے دیکھا ہے؟ کہ کوئی شخص مُردوں کے ساتھ غزا کیا ہو۔ جب تجھے اللہ تعالیٰ نے انفقوا کا حکم دیا ہے تو اس سے پہلے کچھ کسب بھی کر لو۔ کیونکہ بغیر مال کے خرچ کرنا ناممکن ہے۔ اور اسی طرح تمہیں اصبِروا کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے پہلے تجھ میں کسی چیز کی خواہش اور رغبت بھی ضرور ہونی چاہیے۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں ترک جہاں اور اس سے نفرت اور رغبت ملاحظہ ہو۔

اے کہ از ترک جہاں گوئی مگو — ترک ایں دیر کہن تسخیر او
راکبش بودن ازو وارستن است — از مقامِ آب و گل برجستن است
صید مومن ایں جہانِ آب و گل — باز را گوئی کہ صیدِ خود بہل
حل نہ شد ایں معنیٔ مشکل مرا — شاہیں از افلاک بگریزد چرا
وائے آں شاہیں کہ شاہینی نکرد — مرغکے از چنگ او نا مد بدرد

سوال نمبر ۱

مومن لوگ موت سے کیوں نہیں ڈرتے۔ اور اس کی کیا وجہ ہے

Marfat.com

کہ وہ موت کو زیادہ محبوب سمجھتے ہیں؟

جواب

تلخ کے باشد کسے راکش برند ــــ از میانِ زہر ماراں سوئے قند
جان مجرد گشتہ از غوغائے تن ــــ مے پرد با پرِ دل بے پائے تن
دمبدم بر آسماں مے دار امید ــــ در ہوائے آسماں رقصاں چو بید
جہد کن تا ایں طلب افزوں شود ــــ تا دلت از چاہ تن بروں شود
خلق گوید مُرد مسکیں آں فلاں ــــ تو بگوئی زندہ ام اے غافلاں
گر تنِ من ہمچو تنہا خفتہ است ــــ ہشت جنت در دلم بشگفتہ است
جان چوں خفتہ در گل و نسرین بود ــــ چہ غم است ار تن دراں سرگیں بود
گر نخواہد بے بدن جانِ تو زیست ــــ فی السماء رزقکم روزی کیست
آں یکے مے گفت خوش بودے جہاں ــــ گر نبودے پاک مرگ اندر میاں
آں دگر گفت ار نبودے مرگ ہیچ ــــ کہ نیرزندے جہانِ ہیچ ہیچ

ترجمہ

اگر کسی شخص کو دُکھ کی جگہ سے کھینچ کر آرام کی جگہ لے جایا جائے تو اُسے کسی قسم کی تلخی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ ہماری روح جب بدن سے جدا ہو جاتی ہے تو وہ دل کے پروں سے اُڑتی رہتی ہے۔ اسے ان بدن کے ظاہری قدموں کی ضرورت نہیں رہتی تو بھی ہمیشہ آسمان کی طرف اُمیدیں لگائے رکھو اور اس محبت میں بید کی لکڑی کی طرح لرزتے رہو۔ اور ہمیشہ اِس محبت کو بڑھاتے رہو تاکہ تمہارا دل اِس

Marfat.com

وجود کے کوئیں سے نجات حاصل کرے۔ تیرے مرنے کے بعد لوگ تو یہ کہتے پھریں کہ فلاں بے چارہ فوت ہوگیا۔ اور تم اُن کو جواب دو کہ اے غافلو میں تو زندہ ہوں۔ اگرچہ میرا وجود تمہاری نظروں میں ایک تنہا جگہ پر پڑا ہے۔ لیکن مجھ سے پوچھو میرے دل میں تو آٹھوں بہشت موجود ہیں۔ اور میرا دل تو پھولوں اور نسرین میں سویا ہوا ہے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ اگر میرا وجود کسی بُری جگہ پڑا ہوا ہے برادر اگر تمہاری جان اس بدن کے بغیر زندہ نہیں رہتی تو پھر یہ جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ تو یہ کن لوگوں کے لئے ہے۔ غرض ایک آدمی تو یہ کہتا پھرتا ہے کہ اگر اس جہان میں موت نہ ہوتی تو یہ جہان نہایت ہی اچھا تھا۔ اور دوسرا یہ کہتا رہتا ہے کہ اگر اس جہان میں کسی چیز کو موت نہ ہوتی تو یہ جہان کسی کام کا نہ ہوتا۔

اقبال

اقبال حقیقت شناس کے ہاں مردِ حق کی موت ملاحظہ ہو۔

سحر ہا در گریبانِ شبِ اوست — دو گیتی را فروغ از کوکبِ اوست
نشانِ مردِ حق دیگر چہ گویم — چو مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

سوال نمبر ۲۷

جناب مجھے فرمائیں کہ ایک جبری اپنے مجبور ہونے پر کیا دلائل رکھتا ہے؟

Marfat.com

جواب

مرمغے راگفت مردے کاے فلاں ... ہیں مسلماں شو بیا از مومناں
گفت گر خواہد خدا مومن شوم ... ور فزاید فضل ہم موقن شوم
گفت مے خواہد خدا ایمان تو ... تا رہد از دست دوزخ جان تو
لیک نفس نحس واں شیطان زشت ... مے کشندت سوئے کفران وکشت
گفت اے منصف چوں ایشاں غالبند ... یار او باشم کہ باشد زورمند
بندہ آں دیو مے باید شدن ... چونکہ غالب اوست در ہر انجمن

ترجمہ

ایک شخص صالح نے کسی شرابی کو کہا کہ اس برُے کام سے توبہ کرلے اور مسلمان ہو جا۔ اُس نے جواب دیا کہ اگر خدا میرا مومن ہونا چاہے گا تو ہو جاؤں گا۔ اُس شخص نے پھر کہا کہ خدا تو تیرا مومن اور مسلمان ہونا چاہتا ہے لیکن تیرے یہ دو دشمن نفس اور شیطان تیری ہدایت نہیں چاہتے۔ وہ تجھے ہر وقت سرکشی اور گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں تو پھر اس جبری نے کہا کہ اگر ان دو کا ارادہ خدا کے ارادہ پر غالب ہے تو پھر میں اس کا ساتھی ہوں کہ جو غالب ہے۔ کمزور کا کیا ساتھ دینا اور کیا ماننا ہے۔ غلام تو اس کا ہونا چاہئے جو ہر مجلس میں اور ہر جگہ پر سب پر غالب ہو۔

اقبال

جبر اور قدامت پر حضرت اقبال کی آگاہی ملاحظہ ہو

Marfat.com

یقیں دانم کہ روزے حضرتِ او — ترازوئے نہد ایں کاخ و کو را
ازاں ترسم کہ فردائے قیامت — نہ ما را سازگار آید نہ او را
چو رو با گندت با من با جسپیا چیر — کہ دارم نکتہ از من فرا گیر
کند سر قوم جیدا امر کہ خود را — ترا تقدیر کشتہ ما را کشت تدبیر

سوال نمبر ۳

تو پھر جناب کے ہاں اس جبری کے لئے جواب کیا ہے۔

جواب

گفت مومن بشنو اے جبری خطاب — ایں خود گفتی و آوردی جواب
نکتہ گفتی جبر یا نہ در قضا — سِرّ آں بشنو زمن در ماجرا
اختیار ہست ما را بے گماں — حس را منکر نتانی شد عیاں
سنگ را ہرگز نگوید کس بیا — از کلوخے کس کجا جوید وفا
آدمی را کس نگوید ہیں بپر — یا بیا اے کور دامن خوش نگر
گفت یزداں ما علی الاعمیٰ حرج — کے نہد بر کس حرج رب الفرج
کس نگوید سنگ را دیر آمدی — یا کہ چہ با تو چرا بر من زدی
ایں کہ فردا ایں کنم یا آں کنم — ایں دلیل اختیار است اے صنم
واں پشیمانی کہ خوردی زاں بدی — ز اختیار خویش گشتی مہتدی
ہمچنیں گر بر سگے سنگے زنی — بر تو آرد حملہ گردد منثنی
سنگ را اگر گیرد از خشم تو ہست — کہ تو مردوری دندار دبر تو دست
عقل حیوانی چو دانست اختیار — ایں مگو اے عقل انساں شرم دار

Marfat.com

ترجمہ

مومن نے کہا اے جبری مجھ سے اپنے اس شک اور اعتراض کا جواب سُن۔ تو نے قضا کو جبر سمجھا ہوا ہے۔ اور اس قضا کے متعلق اصل بات تم مجھ سے سُنو۔ یاد رکھو ہمیں یقیناً اختیار ہے۔ اور یہ ایک حسی بات ہے جس کا منکر ہونا کوئی آسان بات نہیں۔ تو نے کبھی آجتک دیکھا ہے کہ کسی نے پتھر کو کہا ہو کہ تم میرے پاس چلے آؤ۔ یا کسی نے آج تک مٹی کے ڈھیلے سے وفا کا مطالبہ کیا ہو۔ یا کسی نے انسان سے اڑنے کا مطالبہ کیا ہو۔ اور اندھے کو کہا ہو کہ میرے اس خوبصورت دامن کو دیکھ۔ بھلے آدمی کوئی شخص پتھر کو یہ کہتا ہے کہ تو دیر سے کیوں آیا۔ اور یا کوئی شخص لکڑ کو کہے کہ تو نے مجھے کیوں مارا یاد رکھو تمہارا یہ کہنا کہ کل علی الصباح میں یہ کام کروں گا اور یہ نہیں کروں گا۔ تمہارے اختیار پر زبردست دلیل ہے۔ اور وہ پریشانی جو تجھے کسی غلط کام کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے تو وہ تیرے اختیار پر دلیل ہے۔ اور اختیار ہی کی وجہ سے غلطی سے پشیمان ہو کر راہ راست پر آتے ہو۔ اگر کوئی شخص کتے کو پتھر مارتا ہے تو وہ مارنے والے پر حملہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ پتھر مجبور ہے۔ اور وہ مارنے والا صاحب اختیار۔ اور اگر کبھی وہ پتھر پر بھی حملہ کرتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مارنے والا دور ہے اور اس پر وہ قابو نہیں پا سکتا جب حقیقت یہ ہے کہ حیوان بھی جبر اور اختیار میں فرق سمجھ کر مجبور کو چھوڑ کر صاحب اختیار پر حملہ کرتا ہے تو تجھ میں اسے جبری عقل بھی موجود ہو

Marfat.com

اسے قوی بڑی بڑی گفتگو اور دعویٰ کرنے سے کچھ شرم کرنی چاہیئے۔

اقبال

حضرت اقبال مسئلہ تقدیر کی وضاحت یوں فرماتے ہیں۔

لے کہ گوئی بودنی ایں بود شد ۔۔۔ کارہا پابندِ آئیں بود شد
معنی تقدیر کم فہمیدۂ ۔۔۔ نے خودی را نے خدا را دیدۂ
مردمومن با خدا دارد نیاز ۔۔۔ با تو ما سازیم تو با ما بساز
عزم او خلاق تقدیر حق است ۔۔۔ روزِ ہیجا تیرِ او تیرِ حق است

سوال نمبر ۴

جناب اِس جبر اور قدر کے مسئلہ پر اور زیادہ روشنی ڈالیں۔

جواب

آں یکے بر رفت بر بالائے درخت ۔۔۔ مے فشاندا و میوہ را دزدانہ سخت
صاحبِ باغ آمد و گفت اے دنی ۔۔۔ از خدا شرمت کو چہ مے کنی
گفت از باغ خدا بندۂ خدا ۔۔۔ گر خورد خرما کہ حق کردش عطا
پس بہ بستش سخت آندم بر درخت ۔۔۔ مے زداو بر پشت وساقش چوب سخت
گفت آخر از خدا شرمے بدار ۔۔۔ مے کشی ایں بے گناہ را زار زار
گفت کز چوب خدا ایں بندہ اش ۔۔۔ مے زند بر پشت دیگر بندہ اش
چوب حق و پشت و پہلو آن او ۔۔۔ من غلامِ آلت و فرمانِ او
گفت توبہ کردم از جبر اے عیار ۔۔۔ اختیار است اختیار ست اختیار

Marfat.com

ترجمہ

ایک شخص جو اپنے آپ کو مجبور سمجھتا تھا کسی شخص کے باغ میں جاکر درخت پر چڑھ کر پھل توڑنے لگا۔ صاحبِ باغ آیا اور کہا۔ کہ یہ برا کام کر رہے ہو۔ تمہیں شرم کرنی چاہیئے۔ اُس نے جواب دیا کہ خدا کے باغ سے خدا کا ایک بندہ پھل توڑ رہا ہے۔ تو اُسے حق ہے کوئی مانع نہیں ہو سکتا۔ یہ جواب مالک باغ نے سن کر درخت پر چڑھکر اُسے خوب باندھ دیا اور اُسے پیٹنا شروع کیا۔ جب اُس کی پیٹھ اور پنڈلی کو خوب پیٹا تو وہ کہنے لگا کہ اے ظالم مجھے اس بے دردی سے کیوں مار رہا ہے۔ صاحب باغ بولا۔ کہ اللہ کا ایک بندہ اللہ کی لکڑی سے اللہ کے بندے کو مار رہا ہے لکڑی بھی اللہ کی اور بندہ اور اُس کی پیٹھ بھی اللہ کی۔ میں تو محض مجبور ہوں اور خدا کے ہاتھوں مارنے کا آلہ ہوں۔ تجھے کوئی حق نہیں کہ تو مجھ پر کسی قسم کا اعتراض کرے۔ جب اس جبری نے اس سے یہ جواب سنا تو جھٹ بول اٹھا کہ میں نے جبر کے خیال سے توبہ کی ہے۔ اور اے لائق اور ہوشیار آدمی بے شک ہم میں اختیار ہے اور پھر میں اقرار کرتا ہوں کہ ہم میں اختیار ہے۔

اقبال

حضرت اقبال دوسری جگہ جبر اور قدر کے مسئلہ پر یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

در اطاعت کوش اے غفلت شعار | می شود از جبر پیدا اختیار
جبر خالد عاملے بر بسم زند | جبر ما بیخ و بن ما بر کند

نوٹ

حضرت مرشد رومی نے اس جبر اور قدر کے مسئلہ کو اپنی کتاب مستطاب میں متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ دفتر دوم میں اسی مسئلہ کو ایک ہی شعر میں ایک فطرتی دلیل دے کر خوب واضح کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

زاریٔ ما شد دلیل اضطرار | خجلتِ ما شد دلیلِ اختیار

سوال نمبر ۵۷

جناب مہربانی فرما کر حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا کَانَ وَیَکُوْنَ کی تشریح فرمائیں۔

جواب

ہمچنیں تاویل قد جف القلم | بہرِ تحریض است بر شغلِ اہم
پس قلم بنوشت کہ ہر کار را | لائق آں ہست تاثیر و جزا
کژ روی جف القلم کژ آیدت | راستی آری سعادت زایدت
چوں بدزدی دست شد جف القلم | بادہ نوشی مست شد جف القلم
ظلم آری مدبری جف القلم | عدل آری برخوری جف القلم
بل بمعنی آں بود جف القلم | نیست یکساں پیش من عدل و ستم
فرق بنہادم میان خیر و شر | فرق بنہادم ز بد ہم از بتر

Marfat.com

ترجمہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ جف القلم بما کان ویکون (جو کچھ ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے قلم قدرت نے سب کچھ لکھ دیا ہے) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تجھے اہم کام پر حرص اور شوق دید یا جائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ قلم نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ فلاں کام فلاں تاثیر کے مناسب ہے اور فلاں کام کی فلاں جزا ہے۔ قلم نے یہ لکھ دیا ہے کہ اگر تو برا کرے گا تو اس کا نتیجہ خراب برآمد ہوگا۔ اور اگر تو اچھا کام کرے گا تو تجھے اس سے سعادت حاصل ہوگی اور قلم نے یہ لکھ دیا ہے کہ اگر تو چوری کرے گا۔ تو تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر تو شراب پئے تو تجھے مستی ہوگی اور قلم نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر تو ظلم کرے گا تو تو بدبخت ہوگا۔ اور اگر انصاف کرے گا تو تجھے اس کا اچھا ثمر ملے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے نے نیک و بد میں ابتدا سے فرق کر دیا ہے۔ اور خیر و شر کے درمیان خوب امتیاز کر چھوڑا ہے۔

سوال نمبر ۷۶

جناب حضرت منصور کے انا الحق کہنے کو کہاں تک درست سمجھتے ہیں اور پھر کیوں؟

Marfat.com

جواب

رنگ آہن محو رنگ آتش است ... ز آتشے مے لافد و آہن وش است
شد ز رنگ و طبع آتش محتشم ... گوید او من آتشم من آتشم
آتشتم من گر ترا شک است و ظن ... آزموں کن دست بر من بزن

ترجمہ

جب لوہا آگ میں پڑکر آگ جیسا رنگ اختیار کر گیا تو اگر وہ کہے کہ میں آگ ہوں تو کوئی بری بات نہیں۔ کیونکہ وہ آگ جیسا ہوچکا ہے۔ جب کہ اس کا رنگ اور طبیعت آگ جیسی ہوچکی ہے اگر وہ یہ کہے کہ میں آگ ہوں تو درست ہے۔ وہ کہتا ہے میں آگ ہوں۔ اگر تجھے کچھ اس میں شک ہے تو مجھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور مجھے آزما کر دیکھ لو۔

اقبال

انا الحق پر حضرت اقبال کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

انا الحق جز مقام کبریا نیست ... سزائے او چلیپا ہست یا نیست
اگر فردے بگوید سرزنش بہ ... اگر قومے بگوید ناروا نیست
بہ آں ملت انا الحق سازگار است ... کہ از خونش نم پر شاخسار است
نہاں اندر جلال او جمالے ... کہ او را نہ سپہر آئینہ دار است
وجودش شعلہ از سوز درون است ... چوں خس او را جہاں چند و چون است

Marfat.com

کند شرح انا الحق ہمت او　　پے ہر کن کہ می گوید یکون است

سوال نمبر ۷۲

عالم استغراق میں انسان پر تکلیفات شرعیہ رہتی ہیں یا نہ ؟

جواب

موسیا آداب داناں دیگر ند　　سوختہ ارواح جاناں دیگر اند
خوں شہیداں راز آب اولیٰ ترست　　ایں گناہ از صد ثواب اولیٰ ترست
در میانِ کعبہ رسم قبلہ نیست　　چہ غم ار غواص را پا چیلہ نیست
عاشقاں را ہر زماں سوزید نیست　　بر دہِ ویراں خراج و عشر نیست
گر خطا گوید ورا خاطی مگو　　گر شود پر خوں شہیداں را مشو

ترجمہ

اے حضرت موسیٰ داناؤں کے آداب اور طریقے کچھ اور ہیں اور خدا کے دیوانوں کے طریقے کچھ اور شہیدوں کے لئے ان کا خون صاف پانی سے بدرجہا بہتر ہے اور ان کا یہ خون سے لتھڑا ہوا ہونا ہزار صفائی سے اچھا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب کوئی نماز ادا کرنے والا کعبہ کے اندر داخل ہو کر نماز ادا کرے تو پھر وہاں شرط قبلہ نہیں رہتی اور اگر کوئی شخص پانی میں غواصی اور غوطہ لگانے والا ہو تو اُسے جوتے کی ضرورت نہیں رہتی۔ عاشقوں کے دل ہر وقت خدا کی محبت میں جلتے رہتے ہیں۔ جب ان کا حال ایسا ہے تو پھر آپ نے کبھی دیکھا ہ

Marfat.com

کہ ویران بستی پر کوئی بادشاہ خراج اور ٹیکس لگاتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خدا کا بندہ کوئی غلطی کر بیٹھے تو اُسے غلطی نہ کہنا۔ اگر کوئی شہید تیرے سامنے خون سے بھرا ہوا آئے تو اُسے ہرگز نہ دھونا۔

سوال نمبر ۸

کیا جناب کے ہاں ایک عارف باللہ کو باقی اور فانی کے دو مختلف صفتوں سے متصف کیا جاسکتا ہے۔

جواب

چوں زبانہ شمع پیش آفتاب — نیست باشد ہست باشد در حساب
ہست باشد ذات او تا تو اگر — بر نہی پنبہ بسوزد آں شرر
نیست باشد روشنی ندہد ترا — کردہ باشد آفتاب اورا فنا
در دو صد من شہد یک اوقیہ خل — چوں در افگندی و در وے گشت حل
نیست باشد طعم خل چوں می چشی — ہست آں اوقیہ فزوں چوں می کشی

ترجمہ

جب دیا دن کو سورج کے سامنے جلا کر رکھا جائے تو اُسے ہست بھی کہہ سکتے ہیں اور نیست بھی ہست اِسلئے کہ اگر تو اس پر کپاس کا ایک پنبہ رکھ دے تو اُسے وہ جلا کر خاکستر کر دے گا۔ اور نیست اِس لئے ہے کہ وہ سورج کے سامنے آکر اپنی روشنی بالکل فنا کر چکا ہے۔ اس سے روشنی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر دوسو

Marfat.com

شہد میں ایک تولہ سرکہ ڈال دیا جائے تو بعینہٖ اسی طرح اسے ہست اور نیست کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ذائقہ کے اعتبار سے وہ نیست ہے۔ اور اگر اُس کا وزن کیا جائے یا اسے کشید کیا جائے تو ہست ہے۔

اقبال

حضرت اقبال وصل باللہ عرفا کے متعلق فرماتے ہیں۔

پنجۂ او پنجۂ حق می شود ماہ از انگشت او شق می شود
قطرہ دریاست از آئینِ وصل ذرہ صحرا است از آئینِ وصل
اند کے اندر حرائے دل نشیں ترک خود کن سوئے حق ہجرت گزیں

سوال نمبر ۷۹

وحدت وجود کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟

جواب

گر ہزاران اند یک کس بیش نیست جز خیالاتِ عدو اندیش نیست
بحر وحدنیت جفت و زوج نیست گوہر و ماہیش غیر از موج نیست
اصل بیند دیدہ چوں اکمل بود دو بے بیند چو مرد احول بود
ایں دوئی اوصاف دیدِ احول است ورنہ اول آخر آخر اول است

ترجمہ

اگرچہ موجودات عالم وجود میں ہزاروں کی تعداد میں ہیں

Marfat.com

لیکن حقیقت میں وہ ایک ہیں۔ وحدنیت کے سمندر میں جفت اور زوجیت نہیں ہوتی۔ سمندر کی مچھلیاں اور گوہر سب موج ہی موج ہیں۔ صحیح بات اور مکمل چیز وہی دیکھ سکتا ہے جو کامل اور صحیح آنکھ رکھتا ہو۔ اور اگر بھینگا اور احول ہو تو وہ ہمیشہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے۔ یہ نقص ایک چیز کو دو دیکھنا بھینگے آدمی کا کام ہے۔ ورنہ حقیقت میں جو اول ہے وہ آخر ہے۔ اور جو آخر ہے وہ اول ہے۔ اوّل اور آخر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اقبال

وحدت وجود کے متعلق حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

کرا جوئی چرا در پیچ و تابی — کہ او پیداست تو زیرِ نقابی
تلاشِ او کنی جز تو نہ بینی — تلاشِ خود کنی جز او نیابی

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

زخضرِ ایں نکتہ نادر شنیدم — کہ بحر از موج دیرینہ تر نیست

سوال نمبر ۳۰

کیا جناب کے ہاں عوام اور خواص لوگوں کی عبادت میں کچھ فرق ہے؟

جواب

پنج وقت آمد نمازِ رہنموں — عاشقانش را صلوٰۃُ دائموں

Marfat.com

نہ بہ پنج آرام گیرد آں خمار | راست گویم نہ بہ صد نہ صد ہزار
نیست زرِ غِبًّا نشانِ عاشقاں | سخت مستسقی ست جانِ عاشقاں
آب ایں دریا کہ ہائل بقعہ است | با خمارِ عاشقاں یک جرعہ است

ترجمہ

یہ پانچ وقت کی نماز تو صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو ابھی تک راستہ میں چلنے والے ہیں۔ لیکن عاشق لوگ تو ہر وقت نماز ہی میں رہتے ہیں۔ ان خدا کے عاشقوں کی نماز پانچ وقتوں میں محصور نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو ایک سو نماز کیا بلکہ سو ہزار نماز ادا کرنے سے بھی سیر نہیں ہوتے۔ یہ کبھی کبھی اپنے محبوب کی زیارت کرنا خدا کے عاشقوں کی علامت نہیں۔ بلکہ عاشقوں کے دل کمال کے پیاسے ہیں۔ یہ دریا کا پانی جو بہت ہی وسیع ہے۔ سچے عاشقوں کی پیاس کے مقابلہ میں تو ایک گھونٹ کا حکم رکھتا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں عاشقوں کی نماز ملاحظہ ہو۔

بسوزد مومن از سوزِ وجودش | کشودِ ہر چہ بستند از کشودش
جلالِ کبریائی در قیامش | جمالِ بندگی اندر سجودش
چہ پرسی از نمازِ عاشقانہ | رکوعش چو سجودش محرمانہ
تب و تاب یکے اللہ اکبر | نہ گنجد در نمازِ پنج گانہ

Marfat.com

سوال نمبر ۸۱

جب کسی انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

آنکہ فرزندانِ خاصِ آدمند | نوحہ اِنّا ظَلَمْنَا مے دمند
از پدر آموز کادم درگناہ | خوش فرود آمد بسوئے پائیگاہ
چوں بدید آں عالم الاسرار را | بر دو پا استاد استغفار را
رَبَّنَا اِنّا ظَلَمْنَا گفت و بس | چونکہ جانداراں بدید از پیش و پس
حاجتِ خود عرض کن حجّت مجو | ہمچو ابلیسِ لعینِ سخت رو

ترجمہ

جو لوگ حضرت آدم علیہ السّلام کی صحیح اولاد ہیں وہ تو اپنے منہ سے فریاد انا ظلمنا کی نکالتے رہتے ہیں۔ اپنے باپ سے یہ سبق حاصل کرو۔ کہ وہ کس طرح گناہ کے سرزد ہونے کے بعد معافی مانگنے کے لئے تیار ہو گیا جبکہ اس کی نظر بھیدوں کے جاننے والے پر پڑی۔ تو وہ بغیر سستی کے اپنے دونو پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور معافی مانگنے لگا۔ اور جبکہ اُس نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں ہر وقت فرشتے موجود ہیں تو منہ سے ربنا ظلمنا کا ورد کرنے لگا۔ برادر خداوند تعالیٰ کے آگے اپنی ضرورت پیش کرو اور شیطان لعین کی طرح حجّت

Marfat.com

بازی نہ کرو۔

سوال نمبر ۲۸

جناب کے ہاں اِس کی کیا وجہ ہے کہ انبیاء اور صلحاء کرام آپس میں متحد اور یک جان ہو جاتے ہیں؟

جواب

مومنان معدود لیک ایماں یکے | جسم شاں معدود لیکن جاں یکے
جانِ گرگان و سگاں از ہم جداست | متحد جانہائے شیران خداست
ہمچوں آں یک نورِ خورشید سما | صد بود نسبت بصحنِ خانہا
لیک یک باشد ہمہ انوار شاں | چونکہ برگیری تو دیوار از میاں
چوں نماند خانہا را قاعدہ | مومناں باشند نفسٌ واحدہ

ترجمہ

گو کہ مومنوں کے اجسام متعدد ہیں لیکن وہ باعتبار ایمان ایک جان ہیں جسم اُن کے مختلف ہیں۔ لیکن روح اور جان میں ایک ہیں۔ بھیڑیوں اور کتوں کے جسم اور جانیں مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن اللہ کے شیروں کے جسم تو جُدا جدا ہوتے ہیں اور اُن کا ایمان اور روح ایک ہوتا ہے۔ وہ بعینہٖ اُس سورج کی روشنی کی طرح ہیں جو حقیقت میں تو ایک ہے لیکن مختلف صحنوں میں اگر جدا جدا معلوم ہوتی ہو۔ اگر صحنوں کی درمیانی دیواروں کو دور کر دیا جائے تو پھر وہ آپس میں

Marfat.com

متصل ہو کر ایک ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح اگر مومنوں کے جسموں کے پردے اُٹھا دیئے جائیں تو سب مومن نفس واحدہ ہو جاتے ہیں اور اُن میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں مومنوں کی یک نگاہی ملاحظہ ہو۔

چیست ملت اے کہ گوئی لا الہ — با ہزاراں چشم بودن یک نگہ
اہلِ حق را حجت و دعوی یکے است — خیمہ ہائے ما جدا دلہا یکے است
ذرہ ہا از یک نگاہے آفتاب — یک نگہ شو تا شود حق بے حجاب
یک نگاہی را بچشم کم مبیں — از تجلیہائے توحید است ایں
ملت چوں مے شود توحید مست — قوت و جبروت می آید بدست

سوال نمبر ۳

جناب کے ہاں بہشت اور اس کے انعامات پہلے سے موجود ہیں یا وہ ہمارے اعمال سے بنیں گے؟

جواب

ہم بہشت و میوہ ہم آبِ زلال — با بہشتی در حدیث و در مقال
زانکہ جنت را نہ ز آلت بستہ اند — بلکہ از اعمال و نیت بستہ اند
از دہانت چو بر آید حمد حق — مرغ جنت سازدش رب الفلق
ایں بنا ز آب و گل مردہ بدست — واں بنا از طاعت زندہ شدست

Marfat.com

ترجمہ

یہ بہشت اور ان کے میوے اور صاف پانی جنتی کے ساتھ خوب باتیں کریں گے۔ یہ تمہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ بہشت کو سامانوں سے آراستہ نہیں کیا گیا بلکہ اس کی آرائش انسان کے اعمال اور انکی نیک نیت سے وجود میں آئی ہے۔ جب تیرے منہ سے خدا کی تعریف کا کوئی کلمہ نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بہشت کا خوب صورت پرندہ بنا دیتا ہے۔ (برادر) اُس جہان کی بنیاد اور آرائش ہمارے نیک اور اچھے کاموں کے وجود سے ہے۔ اور اس جہان کی بنیاد مٹی اور پانی سے بنکر انسان کے ہاتھ میں آئی ہوئی ہے۔

اقبال

حضرت اقبال نے جنّت اور دوزخ کے وجود پر متعدد مقامات پر اپنے خیالات ظاہر فرمائے۔ ان میں سے چند مقامات ملاحظہ ہوں۔

ایک جگہ یوں فرماتے ہیں۔

آں بہشتے کہ خدائے بتو بخشد ہمہ ہیچ　　　تا جزائے عمل تست جناں چیزے ہست

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

آں جہاں کہ درو کاشتہ را مے دروند　　　نور و نارش ہمہ از سبحہ و زنار من است

جاوید نامہ میں یوں فرماتے ہیں۔

از تجلی کارہائے خوب و زشت　　　می شود آں دوزخ ایں گردد بہشت

اے کہ بینی قصر ہائے رنگ رنگ　　　حاصلش از اعمال و نے از خشت و سنگ

Marfat.com

آنچہ خواہی کوثر و غلمان و حور ‌ ‌ جلوہ ایں عالم جذب و سرور
زندگی ایں جا ز دیدار است بس ‌ ‌ ذوق دیدار است و گفتار است و بس

سوال نمبر ۸۴

جناب کے ہاں قول رسول کریم صلی اللہ وسلم نحن الآخرون السابقون کی تشریح کیا ہے؟

جواب

ظاہراً آں شاخ اصل میوہ ہست ‌ ‌ باطناً بہر ثمر شد شاخ ہست
گر نبودے میل و امید ثمر ‌ ‌ کے نشاندے باغباں بیخ شجر
پس بمعنی آں شجر از میوہ زاد ‌ ‌ گر بصورت از شجر بودش نہاد
مصطفےٰ زیں گفت کادم و انبیاء ‌ ‌ خلف من باشند در زیر لوا
بہر ایں فرمودست آں ذو فنون ‌ ‌ رمز نحن الآخرون السابقون

ترجمہ

بظاہر پھل سے درخت کی شاخ پہلے معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود شاخ اسی پھل کی خاطر وجود میں آتی ہے۔ اگر مالی کو پھل کی خواہش نہ ہوتی تو وہ درخت کو کیونکر لگاتا۔ تو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حقیقتاً یہ درخت اس پھل ہی سے پیدا ہوا ہے۔ گو کہ ظاہری صورت کے اعتبار سے ثمر سے پہلے معلوم ہوتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت آدم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

میرے پیچھے اور میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور اپنے قول نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ میں اسی رمز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

سوال نمبر ۸۵

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ہوتے ہوئے کچھ اور دلیل اور برہان کی ضرورت رہ جاتی ہے ؟

جواب

زیرکی آمد سباحت در بحار — کم رہد غرق است او پایان کار
زیرکی بفروش و حیرانی بخر — زیرکی ظن ست و حیرانی نظر
عقل قرباں کن بہ پیش مصطفےٰ — حسبی اللہ گو کہ اللہ ام کفےٰ
پائے استدلالیاں چوبیں بود — پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

ترجمہ

ہماری یہ دانائی دریا میں تیرنے کی مانند ہے اور یہ تمہیں معلوم ہے کہ تیرنے والا آدمی اکثر دریا میں غرق ہو جاتا ہے۔ بھلے آدمی اپنی دانائی کو چھوڑ دے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی حیرانگی قبول کرلے۔ کیونکہ یہ تمہاری دانائی گمان ہی گمان ہے اور وہ عشق رسول کی حیرانگی محض دید ہی دید ہے۔ اپنی عقل کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قربان کردے اور پھر منہ سے یہی کہتے رہو اللہ مجھے کافی ہے۔ عزیز یاد رکھو حجت بازوں کے پاؤں لکڑی کے

Marfat.com

کے پاؤں ہوتے ہیں۔ اور یہ تمہیں معلوم ہے کہ لکڑیوں کے پاؤں نہایت ہی کمزور ہوتے ہیں۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں قوانین قدرت کی پابندی ملاحظہ ہو۔

ہر کہ تسخیر مہ و پرویں کند | خویش را زنجیری آئیں کند
باد را زندانِ گل خوشبو کند | قید بو را نافہ آہو کند
می زند اختر سوئے منزل قدم | پیش آئینے سر تسلیم خم
قطرہ با دریاست از آئینِ وصل | ذرہ ہا صحراست از آئینِ وصل
باطن ہر شیئی ز آئینِ قوی | تو چرا غافل زایں ساماں قوی

سوال نمبر ۶

کیا جناب کے ہاں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عارف باللہ دلوں کا حال معلوم کر لیتے ہیں؟

جواب

ایں طبیبانِ بدن دانش ورند | بر سقامِ نوز تو واقف ترند
ہم زنبض و ہم زرنگ و ہم ز دم | بو برند از تو بصد رگونہ سقم
پس طبیبانِ الٰہی در جہاں | چوں ندانند از توا سرارِ نہاں
کاملاں از دور نامت بشنوند | تا بقعرِ تار و پودت در روند
حال تو دانند یک یک موبمو | زانکہ پر ہستند از اسرارِ ہو

Marfat.com

مومن بنظر بنور اللہ شدی   از خطا و سہو بیروں آمدی

ترجمہ

یہ طبیب لوگ تجھ سے تیری بیماری پر زیادہ واقف ہوتے ہیں کبھی تو نبض دیکھ کر اور کبھی رنگ اور خون دیکھ کر تیری بیماری معلوم کر لیتے ہیں۔ اگر خدا کے مقرب ترین لوگ جو تیرے روحانی طبیب ہیں تیرے دل کے حالات معلوم کر لیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ یاد رکھو جب کابل لوگ دور سے تیرا نام سنتے ہیں تو وہ تیرے دل کی گہرائیوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ چونکہ وہ عارف لوگ اپنے دلوں کو اللہ کے نور اور علم سے منور کر چکے ہیں تیرا نام سنکر تیرے ایک ایک بھید سے اچھی طرح واقف ہو جاتے ہیں۔ یہ کیوں نہ ہو تو مومن ہو اور مومن تو اللہ کے نور سے سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور سہو اور غلطی سے تو دور ہو چکا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال مومن کے دل کے متعلق فرماتے ہیں۔

تو می گوئی کہ دل از خاک خون است   گرفتارِ طلسمِ کاف و نون است

دلِ ما گرچہ اندر سینۂ ما   ولیکن از جہانِ ما برون است

سوال نمبر ۶

بعض آدمی کیوں اس قدر اپنے آپ کو ذلیل کر کے اپنے سے

Marfat.com

ادنے مخلوق کی پوجا پاٹ شروع کر دیتے ہیں۔

جواب

خویشتن نشناخت مسکیں آدمی — از فزوں آمد و شد در کمی
خویشتن را آدمی ارزاں فروخت — بود اطلس خویش را بر دلق دوخت

ترجمہ

بیچارے آدمی نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا وہ کس قدر بلندی سے گر کر پستی میں آجاتا ہے۔ اپنے آپ کو آدمی نے نہایت ہی ارزاں فروخت کیا۔ وہ تھا تو ایک ریشم کا ٹکڑا۔ لیکن اپنی نادانی کی وجہ سے اپنے آپ کو گدڑی پر چسپاں کر دیا۔

سوال نمبر ۸۸

کیا جناب کو مثنوی شریف کے تصنیف کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تقاضا ہوا ہے۔

جواب

اے تقاضا گر درون ہمچوں جنیں — چوں تقاضا میکنی اتمام ایں
سہل گرداں راہ نما توفیق دہ — یا تقاضا را اہل بر مانہ

ترجمہ

اے میرے پروردگار جب آپ میرے اندر ایک بچے کی طرح

Marfat.com

اِس کتاب کی تکمیل کا تقاضا فرما رہے ہو تو مہربانی فرماکر اس کتاب کی تکمیل مجھ پر آسان کر دو اور اس کے پورے کرنے کی توفیق دے اور اگر ایسا نہیں کرتے تو مجھ سے اس کی تکمیل کا تقاضا چھوڑ دے۔

اقبال

حضرت اقبال بھی اپنے کلام کے متعلق ایک جگہ فرماتے ہیں۔

بآں رازے کہ گفتم پے نبردند ز شاخِ نخل ما خر ما نہ خردند
من اے میرے امم داد از تو خواہم مرا یاران غزل خوانے شمردند

سوال نمبر ۹۰

جناب کے ہاں اِس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ کا نیک بندہ مرتے وقت نہایت ہی خوش وخرم ہوتا ہے؟

جواب

دردزہ گر رنج آبستاں بود بر جنین آشکستن زنداں بود
حاملہ گریاں ززہ کہ این المناص واں چناں خنداں کہ میثِ آمد خلاص

ترجمہ

دردزہ حاملہ عورت کے لئے نہایت ہی دُکھ کا باعث ہوتا ہے لیکن بچہ کے لئے قید خانہ کا ٹوٹنا ہے۔ حاملہ عورت روتی رہتی ہے کہ اے خدا مجھے اس درد سے نجات دے۔ لیکن بچہ خوش اور خرّم

Marfat.com

ہوتا ہے کیونکہ اُس کے لئے قید خانہ سے خلاصی کا وقت آیا ہے۔

سوال نمبر ۹۰

جناب مجھ پر واضح فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کا تعلق اس جہان سے کیسا ہے۔ کیا ہم اُسے کسی چیز کے ساتھ متصل یا منفصل کہہ سکتے ہیں؟

جواب

قرب بیچوں است عقلت را بہ تو — آں تعلق ہست بے چوں اے عمو
اتصالے بے تکیف بے قیاس — ہست رب الناس را باجانِ ناس
نیست آں جنبش کہ در اصبع تراست — پیش اصبع یا پس یا چپ دراست
از چہ روے آید اندر اصبعت — کاصبعت بے او نہ داند منفعت
نور چشم و مردمک در دیدہ است — از چہ راہ آید بغیر از شش جہت
ایں تعلق را خرد چوں پے برد — بستۂ فصل است و وصل ہست ایں خرد
شادی اندر گردہ و غم در جگر — عقل چوں شمع درونِ مغز سر
رائحہ در انف و منطق در لساں — لہو در نفس و شجاعت در جناں

ترجمہ

تیرے وجود کے ساتھ تیری عقل کا تعلق بے کیف ہے نہ اسے ہم تجھ سے متصل کہہ سکتے ہیں اور نہ منفصل۔ بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا تعلق اس جہان سے بے کیف ہے نہ اسے جہان سے متصل کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ منفصل کیا تو سمجھ سکتا ہے کہ وہ جنبش اور حرکت

Marfat.com

جو تیری انگلی میں موجود ہے وہ کہاں سے آئی ہے اور کہاں ہے۔ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ انگلی کے دائیں بائیں یا آگے پیچھے موجود ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو تیری انگلی کوئی منفعت بخش کام نہیں کر سکتی۔ اور ہم اپنی آنکھوں کے نور کو دیکھو کہ وہ کس راستہ سے تمہاری دید میں آیا۔ یاد رکھو یہ اِس قسم کا تعلق ہے جس کو ہماری عقل جو صرف اشیاء متصلاً و منفصلہ کا عِلم رکھتی ہے ہرگز نہیں معلوم کر سکتی۔ یہ خوشی اور غم کا ہونا جگر اور گردہ میں اور عقل کا ہونا تمہارے مغز میں اور خوشبو کا ہونا تمہاری ناک میں اور نطق کا ہونا تمہاری زبان میں اور بہادری کا ہونا تمہارے دل میں اِنسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔

اقبال

حضرت اقبال ہمارے دل کی کیفیت اور اُن کا تعلق عالم بے رنگ و بو سے یوں اظہار فرماتے ہیں۔

اندکے اندر جہاں دل نگر — تا ز نورِ خود شوی روشن بصر
چیست دل یک عالمِ بے رنگ و بو — عالمِ بے رنگ و بوئے چارسوست
ساکن و ہر لحظہ سیار است دل — عالمِ احوال و افکار است دل
چشم تو بیدار باشد یا بخواب — دل بہ بیند بے شعاعِ آفتاب
آں جہاں را بر جہانِ دل شناس — من چہ گویم زانچہ ناید در قیاس
ہر زماں او را کمالے دیگرے — ہر زماں او را جمالے دیگرے

سوال نمبر ۱۹

کیا جناب کے ہاں یہ پسندیدہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر توکل کر کے

Marfat.com

اسباب کو چھوڑ دے؟

جواب

گفت پیغمبر بآوازِ بلند　　بر توکل زانوئے اشتر ببند
رمزِ اَلکَاسِب حبیب اللہ شنو　　از توکل در سبب غافل مشو
رو توکل کن تو باکسبِ اے عمو　　جہد مے کن کسب مے کن لے عمو
گر توکل می کنی در کار کن　　کسب کن پس تکیہ بر جبار کن
جہد مے کن تا توانی اے فتا　　در طریقِ انبیاء و اولیاء
چیست دنیا از خدا غافل بودن　　نے قماش و نقرا و فرزند و زن
مال را گر بہر دیں باشی حمول　　نِعمَ مَالُ صَالِحٌ گفت آں رسول

ترجمہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند یہ فرمایا ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھ لو۔ رسول کریم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اَلکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ تو اسی مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ خدا پر توکل کرتے ہوئے اسباب سے غافل مت رہو۔ جہد کرو کوشش کرو۔ اس کے بعد اپنے کسب پر توکل کرو۔ اگر تجھے توکل کرنا ہے تو پہلے کسب کر۔ اس کے بعد اپنے خدا پر بھروسہ کرو کوشش کرو لے جوانو کوشش کرو۔ انبیا اور اولیا کا بھی یہی طریقِ عمل تھا۔ یاد رکھو دنیا اس کا نام نہیں ہے کہ تمہارے پاس بہت فرزند اور کافی سونا چاندی اکٹھا ہو جائے بلکہ دنیا وہ ہے جو تجھے اللہ کی محبت سے غافل کردے۔ اگر اسی مال

Marfat.com

اور دولت کو دین کی خاطر حاصل کرتا ہے تو یہ مال اچھا ہے اور ایسے مال کو رسول اکرم نے مالٌ صالحٌ کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔

اقبال

حضرت اقبال نے جاوید نامہ میں از زبان شرف النساء بیگم شمشیر اور قرآن سنبھالنے کی کیا خوب تعلیم دی ہے۔ ملاحظہ ہو

برلب او چوں دمِ آخر رسید　　سوئے مادر دید و مشتاقانہ دید
گفت از رازِ من داری خبر　　سوئے ایں شمشیر ایں قرآں نگر
ایں دو قوت حافظِ یک دیگر اند　　کائناتِ زندگی را محور اند

سوال نمبر ۹۲

جناب کے ہاں وجود خدا پر کون سی دلیل ہے؟

جواب

دست پنہان و قلم بین خط گذار　　اسپ در جولان و ناپیدا سوار
پس یقیں در عقل ہر دانندہ است　　اینکہ با جنبیدہ جنبانیدہ است
گر تو آں را مے نہ بینی در نظر　　فہم کن اما بہ اظہار و اثر
تن بہ جاں جنبد نہ بینی تو جاں　　لیک از جنبیدنِ تن جاں بداں

ترجمہ

قلم لکھ رہا ہے لیکن ہاتھ چھپا ہوا ہے۔ گھوڑا دوڑ رہا ہے مگر

Marfat.com

سوار کا پتہ نہیں۔ اس سے ہر تجھدار یقین کر لیتا ہے کہ ہر کت کرنے والے کے لئے کوئی حرکت دینے والا ضرور ہے۔ اگر تو اسے اس آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا تو اس کو آثار کے ذریعے دیکھو۔ یہ ہمارا وجود ہماری روح کی وجہ سے حرکت کرتا رہتا ہے۔ لیکن ہم روح کو نہیں دیکھتے بلکہ اُسے بدن کی حرکت سے معلوم کرتے ہیں۔

اقبال

مردِ دانا اپنے سوزِ دروں سے خدا کے وجود پر برہان پیش کرتے ہیں۔

درونِ سینۂ ما سوز آرزو زکجاست — سبوز ماست دلے بادہ در سبوز کجاست
گرفتم ایں کہ جہاں خاک ماکف خاکیم — بہ ذرہ ذرۂ ما درد جستجوز کجاست
نگاہ ما بہ گریبانِ کہکشاں افتد — جنونِ ما زکجا شور ہائے ہوز کجاست

سوال نمبر ۹۳

کیا ہم خدا کے صفات معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ خدا کی ذات کے ساتھ متصل ہیں یا عین لذاتہ؟

جواب

مر صفاتش راجہاں داں اے پسر — کز ہمہ اندوہم نا ید جز اثر
ظاہر ست آثار و نور و رحمتش — لیک کے داند جز او ماہیتش
ہیچ ماہیات اوصاف کمال — کس نداند جز بہ آثار و مثال

Marfat.com

پس اگر گوئی بدانم دور نیست | ور بگوئی کہ ندانم زور نیست
چوں قدم آمد حدث گرد عبث | پس کجا داند قدیمی راحدث

ترجمہ

اللہ کے صفات کچھ ایسے ہیں کہ ہماری عقل میں سوائے ان کے آثار کے اور کچھ نہیں آسکتا۔ خدا کے صفات کے آثار تو ظاہر ہیں لیکن ان کی ماہیت کیا ہے؟ یہ ہماری عقل سے بالاتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو کنہ تک اور ان کی صفات کی ماہیت کو کوئی شخص معلوم نہیں کر سکتا۔ اور صرف اپنے آثار سے سمجھے جا سکتے ہیں۔ اس حقیقت کے بعد اگر تو یہ دعویٰ کرے کہ میں ان کو جانتا ہوں تو درست ہے اور اگر یہ کہے کہ میں کچھ نہیں سمجھتا تو بھی درست۔ ہماری اس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ قدیم ہے اور ہم حادث۔ حادث کی کیا طاقت ہے کہ وہ قدیم کو معلوم کر سکے۔

اقبال

حضرت اقبال کے ہاں عشق اور جنون کی شبخونی ملاحظہ ہو۔

اے امینے از امانت بے خبر | غم مخور اندر ضمیر خود نگر
روز ہا روشن ز غوغائے حیات | نے ازاں نورے کہ بینی در جہات
نور جاں بے جادہ ہا اندر سفر | از شعاع مہر و ماہ سیار تر
عقل آدم برجہاں شبخوں زند | عشق او بر لامکاں شبخوں زند
مے خلد اندر وجود آسماں | مثل نوک سوزن اندر پرنیاں

Marfat.com

چشم او روشن شود از کائنات | تا بہ بیند ذات را اندر صفات
ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را | اوست سید جملہ موجودات را

سوال نمبر ۹۴

تو پھر کیا ہم خدا کی ذات اور صفات کے متعلق بحث اور تحقیق کرنا چھوڑ دیں ؟

جواب

چوں نہایت نیست ایں را لاجرم | لاف کم باید زدن بر بند دم
ہر چہ اندیشی پذیرائے فنا است | وانکہ در اندیشہ نایدآں خدا است
آں مگو چوں در اشارت ناید ت | دم مزن چوں در عبارت ناید ت
نہ اشارت مے پذیرد نہ عیاں | نہ کسے زو علم دارد نہ نشاں

ترجمہ

جب خداوند تعالیٰ کی ذات کی انتہا کہیں نہیں ہے تو پھر اسکے متعلق اپنی بے سود بحث کو چھوڑ دو اور اپنا منہ بند کر لو۔ کیونکہ جو کچھ تو سوچے گا وہ فنا ہی کے متعلق ہوگا اور جو تیرے وہم اور خیال میں نہیں آتا۔ خدا تو وہی ہے وہ خدا ئے تعالیٰ نہ تو کسی اشارے کا متحمل ہے اور نہ کسی کی گفتگو اسے ادا کر سکتی ہے اور نہ آج تک کوئی شخص اس کے متعلق صحیح علم دے سکا ہے۔

اِسی مضمون کو ایک اور صاحب نے یوں ظاہر فرمایا ہے۔

Marfat.com

اے برادر بے نہایت درگاہیست — ہر چہ بروے میرسی بروے مئیست

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔

دور بیناں بارگاہ الست — جز ازیں پے نبردہ اند کہ ہست

حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ایں مدعیاں در طلبش بے خبراند — کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

سوال نمبر ۹۵

جناب کے ہاں معنیٰ آیۃ اِنْ شَاءَ اللّٰہ اور تفسیر حدیث مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءُ لَمْ یَکُنْ کیا ہے ؟

جواب

قول بندہ ایش شاء اللہ کان — بہرآں نبود کہ تنبل شو دراں

بہر تحریض ہست بر اخلاص وجد — کاں دراں خدمت فزوں شو مستعد

گر بگویند آنچہ مے خواہد وزیر — خواست آن اوست اندر دار وگیر

گرد آں گرداں شوی صد مرہ زود — تا بریزد بر سرت احسان وجود

چونکہ حاکم اوست او را گیر و بس — غیر او را نیست حکم و دسترس

ترجمہ

انسان کا ان شاء اللہ کہنا اس لئے نہیں ہے کہ وہ کام میں سستی کرے بلکہ یہ تو اور زیادہ رغبت اور اخلاص اور کوشش پیدا کرنے کے لیے ہے اس جملہ کا کہنا اس لئے ہے کہ تو اپنے مولا اور حاکم کی خدمت کرنے

Marfat.com

اور زیادہ مستعد ہو جائے۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ حکم تو وزیر ہی کا ہوتا ہے۔ وزیر جو کچھ چاہے وہی کچھ ہوتا ہے۔ تو نوکر وزیر کے گرد اگرد طواف کرنا شروع کر دیتا ہے تاکہ اُسے اپنے کام اور اپنی خدمت سے خوش اور راضی کر کے اس کے احسان اور وجود کا طالب ہو تو بھلے آدمی جب اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا میں کوئی حاکم نہیں ہے اور جو کچھ ہے اُسی کا ہی حکم ہے۔ تو اس پر بھروسہ کرو اور اُسکے حکم کی تعمیل کرو۔

سوال نمبر ۹۶

کیا جناب کے ہاں معجزات انبیاء علیہم السلام موجبات ایمان بن سکتے ہیں؟

جواب

موجبِ ایماں نباشد معجزات ۔۔۔ بوئے جنسیت کند جذبِ صفات
معجزات از بہر قہرِ دشمن است ۔۔۔ بوئے جنسیت سوئے دل بردن است
قہر گردد دشمن اما دوست نے ۔۔۔ دوست کے گردد بہ بستہ گردنے
بر زند از جانِ کامل معجزات ۔۔۔ بر ضمیرِ جان طالب چوں حیات

ترجمہ

یاد رکھو معجزات ایمان کے موجب نہیں ہوتے بلکہ جنسیت کی بو صفات کو جذب کرتی ہے۔ معجزہ تو محض اس لئے ہے کہ دشمن دبا

Marfat.com

جائے لیکن جنیت کی بو تو اس لئے ہے کہ دشمن کے دل تک روحانیت کا اثر پہنچ جائے۔ معجزہ سے دشمن مقہور تو ہو جاتا ہے لیکن دوست نہیں بنتا۔ بھلا وہ کبھی دوست بن سکتا ہے جو گردن سے پکڑا ہوا سامنے لایا گیا ہو، معجزہ تو حقیقت میں وہ ہے جو کسی کامل کی جان سے اثر نکل کر کسی مخلص طالب کے دل پر پڑ کر زندگی پیدا کر دے۔

اقبال

حضرت اقبال پیغمبری کی شان میں یوں گویا ہیں

گفتم از پیغمبری ہم باز گو ۔۔۔۔ سِرّ او با مردمِ محرم باز گو

گفت دو اقوامِ ملل آیات اوست ۔۔۔۔ عصرہائے ساز مخلوقات اوست

از دم او ناطق آمد سنگ و خشت ۔۔۔۔ ما ہمہ مانند حاصل از و کشت

ہائے ہوئے اندرونِ کائنات ۔۔۔۔ از لب او تبسم و نوحہ و نازہا ت

سوال نمبر ۹۷

جناب کے ہاں بہشت اور ان کے انعامات وغیرہ کی حقیقت کیا ہے؟ کیا ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے انہیں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں؟

جواب

ہیچ ما ہیات اوصافِ کمال ۔۔۔۔ کس نداند جز بہ آثار و مثال

طفل ما ہیت نداند طمث را ۔۔۔۔ جز کہ گوئی ہست چوں حلوا ترا

Marfat.com

طفل را نبود ز وطی زن خبر — جز کہ گوئی ہست آں خوش چوں شکر
کے بود ماہیتِ ذوقِ جماع — مثلِ ماہیتِ حلوا اے مطاع
لیک نسبت کرد از روئے خوشی — باتو آں عاقل کہ تو کودک وشی
بہرِ طفلِ نو پدر تی تی کند — گرچہ عقلش ہندسۂ گیتی کند
از پئے تعلیم آں بستہ دہن — گوید او حطی و ہوز کلمن
در زبانِ او بباید آمدن — از زبانِ خود بروں باید شدن
چونکہ با کودک سروکارت فتاد — ہم زبانِ کودکاں باید کشاد

ترجمہ

بہشت اور ان کے انعامات کی حقیقت اور اصلیت سوائے چند آثار کے ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ چھوٹا بچہ امساک کی حقیقت کو معلوم نہیں کر سکتا۔ ہاں صرف اسے سمجھانے کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ حلوا کی طرح شیریں ہے۔ بچے کو عورت کے ساتھ مجامعت کرنے کے لطف کی حقیقت معلوم نہیں ہے۔ اگر ہم اُسے سمجھانا چاہیں تو اُسے صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ شکر کی طرح میٹھا ہے۔ بھلا تم سمجھ سکتے ہو کہ کہاں جماع کی لذت اور کہاں شکر اور حلوا کی مٹھاس یہ مثال تو محض خوشی کو مدِنظر رکھ کر اس نادان بچہ کو دی گئی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ چھوٹے بچے کو باپ پڑھاتے وقت اپنے تمام کمالات سے اتر کر تتے کی آواز اپنے منہ سے نکالتا رہتا ہے۔ گو کہ وہ تمام منطق اور فلسفہ کا ماہر ہوتا ہے لیکن بچہ کی تعلیم کے لئے اپنے منہ سے حطی اور ہوز اور کلمن کے الفاظ نکالتا رہتا ہے۔ تعلیم کے وقت معلم کو شاگرد

Marfat.com

کی زبان اختیار کرنی پڑتی ہے۔ لامحالہ اسے اپنے مرتبہ سے اُتر کر بچے کی سمجھ کے مطابق گفتگو کرنی پڑے گی اور وہ ان سے بچوں جیسی بات کرے گا۔

اقبال

عالم عقبیٰ کے متعلق حضرت اقبال کے خیالات ملاحظہ ہوں

بے یمین و بے یسار است ایں جہاں — فارغ از لیل و نہار است ایں جہاں
اندراں عالم جہانِ دیگرے — اصل او از کن فکانِ دیگرے
روزگارش بے نیاز از ماہ و مہر — گنجد اندر ساخت او نہ سپہر
ہر چہ در غیب است آید رو برو — ہیئش از آں کز دل بر دمد آرزو
در زبانِ خود جہاں گویم کہ چیست — ایں جہاں نور و حضور و زندگی است
گفت رومی اے گرفتارِ قیاس — در گذر از اعتباراتِ حواس
آں جہاں را بر جہانِ دل شناس — من چہ گویم زانچہ ناید در قیاس
باز بانِ آب و گلِ گفتار جاں — در قفس پرواز می آید گراں

سوال نمبر ۹۸

مہربانی فرما کر مجھ پر آیۃ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ کی وضاحت فرمائیں۔

جواب

عالمِ خلق است ما سوئے جہات — بے جہت آں عالمِ امر و صفات
بے جہت داں عقلِ علامُ البیاں — عقل تر از عقل و جاں تر ہم ز جاں

Marfat.com

بے جہت داں عالمِ امرا ے صنم بے جہت تر باشد آمر لاجرم

ترجمہ

عالم خلق وہ ہے جو کسی جہت سے تعلق رکھتا ہو لیکن عالم امر در وصف وہ ہے جو کسی جہت سے تعلق نہ رکھتا ہو اور پھر اس سے بے جہت زیادہ عقل کو سمجھو ہماری جان سے ہماری عقل اور زیادہ بے جہت ہے ۔ اے میرے دوست عالم امر کو بے جہت سمجھو۔ اس کے بعد یہ بھی سمجھ لو کہ جب عالم امر کوئی جہت نہیں رکھتا تو جو اس عالم امر کا خالق ہے وہ اس سے بھی زیادہ بے جہت ہو گا۔

سوال نمبر ۹۹

جناب کے ہاں وہ کون سا وصف ہے جس سے ایک شیر دل انسان بزدل بن جاتا ہے؟

جواب

آں کہ شیراں را کند روبہ مزاج احتیاج است احتیاج است احتیاج

ترجمہ

جو چیز شیروں کو لومڑی جیسا بزدل بنا دیتی ہے وہ احتیاج احتیاج اور احتیاج ہے۔

سوال نمبر ۱۰۰

جناب کے ہاں مدح رسول کا بہترین طریقہ کونسا ہے جسے پڑھکر

Marfat.com

انسان کا دل جلوغ باغ ہو جائے ؟

جواب

سیدو سرور محمد نور جاں — مہتر و بہتر شفیع مجرماں
خواجۂ دُنیا و دیں گنج وفا — صدر و بدرِ ہر دو عالم مصطفےٰ
آفتابِ شرع و دریائے یقیں — نورِ عالم رحمۃ العالمیں
خواجۂ کونین سلطان ہمہ — آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ
پیشوائے این جہان و آں جہاں — مقتدائے آشکارا و نہاں
خواجۂ کز ہرچہ گویم بیش بود — وز ہمہ چیز از ہمہ در پیش بود
آفرینش راجز او مقصود نیست — پاک دامن تر از و موجود نیست
عقل را در خلوتِ او راہ نیست — علم نیز از وقت او آگاہ نیست
رفت موسےٰ بر مقامِ آنجناب — خلع نعلیں آمدش از حق خطاب
باز در معراج شمع ذوالجلال — مے شنید آواز نعلین بلال
تا ابد شرع تو احکام تست — ہمراہِ نامِ الٰہی نام تست
یا رسول اللہ بسے در ماندہ ام — باد بر کف خاک بر سر ماندہ ام
بیکساں راکس توئی در ہر نفس — من ندارم در دو عالم جز تو کس
یک نظر سوئے منِ بیچارہ کن — چارۂ کارے منِ بے چارہ کن
گرچہ ضائع کردہ ام عمر از گناہ — توبہ کردم عذر من از حق بخواہ
اے شفاعت خواہ مشتے تیرہ روز — لطف کن شمع شفاعت برفروز
دیدۂ جاں را لقائے تو بس است — ہر دو عالم را رضائے تو بس است

Marfat.com

ترجمہ

حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے سید سردار اور ہماری جانوں کے نور ہیں۔ وہ سب سے بڑے بھی ہیں اور سب سے اچھے بھی ہیں اور گنہگاروں کے لئے شفاعت کرنے والے بھی ہیں۔ وہ دین اور دُنیا میں سردار اور وفا کا خزانہ ہیں۔ وہ دونو جہانوں کے لئے سردار اور چودھویں کا چاند ہیں۔ آنحضرت شریعت کے سورج اور دریائے یقین ہیں۔ اور تمام جہان کے لئے رحمت ہیں۔ وہ تو دونو جہان میں سردار اور ہر ایک کے بادشاہ ہیں۔ ہماری روحوں کے لئے آفتاب اور تمام کے لئے ایمان ہیں۔ اِس اور اُس جہان میں ہمارے پیشوا ہیں۔ اور ہر ظاہر اور چھپی چیزوں کے لئے مقتدی ہیں۔ وہ ایسے سردار ہیں کہ جس قدر اُن کی تعریف کی جائے وہ اُس سے زیادہ تعریف کے قابل ہیں۔ غرض تمام حمیدہ صفات میں ہر ایک سے سبقت لے گئے ہیں۔ اِس جہان کی پیدائش سے سوائے اسکی ذات کے اور کوئی مقصود نہیں تھا۔ ہماری عقل جناب کی خلوت گاہ ایزدی تک بالکل رسائی نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہمارا علم آنحضرت کے اوقات مخصوصہ سے واقف ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام خدا کے قرب میں جب رسول کریم کے مقام پر پہنچے تو انہیں حکم ہوا کہ اے موسیٰ اپنا جوتا اُتار دے۔ لیکن جب آنحضرت معراج پر تشریف لے گئے تو وہاں اپنے غلام حضرت بلال کے جوتے کی آواز سُنی۔ اے رسول کریم تیری شریعت اور تیرے احکام قیامت تک رہیں گے۔ اور تیرا نام

Marfat.com

اللہ کے نام کے ساتھ ہمیشہ بلند ہوتا رہے گا۔ اے اللہ کے رسول میں بہت عاجز ہو چکا ہوں۔ اپنے ہاتھوں میں ہوا اور اپنے سر پر خاک ڈالی ہوئی ہے۔ اے بہترین مخلوقات تو تو ہر وقت بے کسوں کا سہارا ہے۔ میں تو تیرے سوا دو نوجوانوں میں کوئی اور ملجا و ماویٰ نہیں رکھتا۔ خدارا ایک نظر غمخواری میری طرف بھی کرو۔ اور مجھ جیسے بیچارے کے لئے کوئی چارہ تلاش کرو۔ گرچہ میں نے اپنی تمام عمر گناہوں میں برباد کر دی ہو۔ میں نے اب توبہ کی ہے۔ میرے لئے اللہ کے دربار سے معافی طلب کرو اور مجھ جیسے سیاہ بخت کے لئے شفاعت فرمانے والے مجھ پر مہربانی فرماؤ اور شمعِ شفاعت روشن کرو۔ ہماری جانوں کی آنکھوں کے لئے تیرا دیدار اور دو نوجوانوں کے رہنے والوں کے لئے تیری رضا کافی ہے۔

اِقبال

حضرت اقبال کے ہاں مدحِ رسول ملاحظہ ہو۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است — ابروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است
در شبستانِ حرا خلوت گزید — قوم و آئین و حکومت آفرید
ماند شبہا چشمِ او محرومِ نوم — تا بہ تختِ خسروی خوابیدہ قوم
وقتِ ہیجا تیغِ او آہن گداز — دیدۂ او اشکبار اندر نماز
در جہاں آئینِ نو آغاز کرد — مسندِ اقوامِ پیشیں در نورد
در نگاہِ او یکے بالا و پست — با غلامِ خویش بر یک خواں نشست
من چہ گویم از تولایش کہ چیست — خشک چوبے در فراقِ او گریست
ہستیِ مسلم تجلی گاہِ او — طورہا بالد ز گردِ راہِ او

Marfat.com

پیکر ما را آفرید آئینه اش
صبح من از آفتاب سینه اش

خاک یثرب از دو عالم خوشتر است
ای خنک شهری که آنجا دلبر است

آنکه بر اعدا در رحمت گشاد
مکه را پیغام لا تثریب داد

امتیازات نسب را پاک سوخت
آتش او این خس و خاشاک سوخت

پیش او گیتی جبین فرسوده است
خویش را خود عبده فرموده است

عبده از فهم تو بالاتر است
زانکه او هم آدم و هم جوهر است

عبده صورت گر تقدیرها
اندرو ویرانه ها تعمیر ها

عبده دیگر عبده چیزی دگر
ما سراپا انتظار او منتظر

کس ز سر عبده آگاه نیست
عبده جز سر الا الله نیست

بالخیر تمت

(در فضل الکتابت اردو بازار لاهور کتابت شد)

چوہدری محمد امین بھٹی پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر شاد بک ڈپو [illegible] سے شائع کی

Marfat.com

مختصر سوانح حیات مرشدِ رومی حضرت مولنا جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

جناب کا نام محمد جلال الدین لقب عرف مولانا روم ہے۔ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی اولاد میں سے ہیں۔ جناب کے والد ماجد کا نام بہار الدین ہے۔ بلخ وطن تھا۔ علم و فضل میں یکتائے روزگار گنے جاتے تھے خراسان کے تمام دور دراز کے مقامات سے اُنہیں کے پاس فتوے آتے تھے بیت المال سے روزینہ مقرر تھا اُسی پر گذر اوقات ہوتا تھا۔ مولانا بہار الدین کے ہم عصر مولٰنا امام فخر الدین رازی بھی تھے۔ خوارزم شاہوں کی حکومت تھی۔ خوارزم شاہ کو امام فخر الدین سے خاص عقیدت تھی۔ جب وہ مولٰنا بہار الدین کی زیارت کے لئے آتے تھے تو مولٰنا فخر الدین رازی بھی ان کے ہمراہ آتے تھے۔ ایک دن ان کے ہاں لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ کہا کیا غضب کا مجمع ہے۔ مولٰنا فخر الدین ساتھ تھے یہ سُنکر فرمایا اگر اس کا اس وقت تدارک نہ ہوا تو پھر مشکل ہو جائے گی۔ خوارزم شاہ نے گھر آکر کچھ اس قسم کے الفاظ کہلا بھیجے جس سے انھوں نے ناراض ہو کر سفر کا ارادہ کر لیا۔ وہاں سے چل کر نیشاپور پُہنچے۔ خواجہ عطار اُن کے ملنے کو آئے۔ اس وقت مولانا روم کی عمر چھ برس کی تھی لیکن سعادت کا ستارہ پیشانی سے چمکتا تھا۔ خواجہ صاحب نے شیخ بہار الدین سے فرمایا کہ اس جوہر قابل سے غافل نہ ہونا۔ یہ کہکر اپنی مثنوی اسرار نامہ مولٰنا کو عنایت کی۔ مولٰنا بہار الدین نیشاپور سے روانہ ہو کر بغداد پُہنچے۔ یہاں مدتوں قیام فرمایا۔ پھر حجاز اور شام سے ہوتے ہوئے

Marfat.com

زنجان میں آئے اس سے چلکر لارند کا رُخ کیا۔ یہاں سات برس قیام فرمایا۔ اس وقت مولانا روم کی عمر ۱۸ برس کی تھی۔ لارند سے شیخ بہار الدین کیقباد کی درخواست پر قونیہ کو روانہ ہوئے۔ کیقباد نے شاندار استقبال کیا۔ شیخ بہار الدین نے جمعہ کے دن ۱۱ ربیع الثانی ۶۲۸ ہجری میں وفات پائی۔ مولانا روم ۶۰۴ ہجری مقام بلخ پیدا ہوئے۔ ان کے پہلے اُستاد ان کے والد ماجد تھے۔ اس کے بعد سید برہان الدین محقق کی تربیت میں آئے۔ مولنا نے اکثر علوم وفنون انہیں سے حاصل کئے جب آپکی عمر ۲۵ برس کی تھی تو تکمیل علم کی خاطر شام کا قصد کیا۔ مولنا نے پہلے پہل حلب کا ارادہ کیا۔ مدرسہ علادیہ میں داخل ہوئے۔ مولنا کمال الدین ابن عدیم علبی سے بہت سے فیوضات حاصل کئے۔ مولنا سے سات برس تک دمشق میں رہ کر علوم کی تحصیل کی۔ اس کے بعد پھر قونیہ روانہ ہوئے اپنے سابقہ اُستاد سید برہان الدین سے علم باطنی حاصل کیا۔ اس وقت تک فتوے دیتے تھے۔ سماع وغیرہ سے پرہیز تھا درس وتدریس میں مشغول رہتے تھے۔ لیکن جب حضرت شمس تبریز کی صحبت میں آئے تو حالات بالکل کچھ اور ہوگئے۔ مرشد کی صحبت نے یہ اثر کیا کہ درس و تدریس بالکل بند۔ وعظ کرنا بالکل چھوڑ دیا۔ مرشد سے دم بھر کے لئے جدا نہ ہوتے تھے۔ شہر میں چرچا ہوا کہ مولانا پر ایک دیوانہ نے سحر کردیا کہ وہ کسی کام کے نہیں رہے۔ مولنا کے عقیدت مندوں اور شاگردوں کو بڑا صدمہ ہوا۔ ان کے مرشد پر ناراض ہونے لگے۔ جب مولنا شمس تبریز کو یہ حالت معلوم ہوئی تو چپکے سے وہاں سے نکل کر دمشق روانہ ہوئے مولنا کو ان کے فراق میں ایسا صدمہ ہوا کہ لوگوں سے قطع تعلق کرکے

Marfat.com

عزلت اختیار کر لی۔ مدت کے بعد مرشد نے مولنا کو دمشق سے خط لکھا۔ اِس خط نے شوق کی آگ تیز کی۔ مولنا نے اس زمانہ میں نہایت رقت آمیز اشعار تحریر کیے۔ جن لوگوں نے مولنا کے مرشد کو ناراض کیا تھا اُنہیں بہت افسوس ہوا۔ سب نے مولنا سے معافی مانگی۔ اب رائے یہ ٹھہری کہ سب مل کر جائیں اور مولنا کے مرشد کو منا کر لے آئیں۔ چنانچہ اُنہیں بڑی مشکل سے منا کر لے آئے۔ ۶۷۲ھ ہجری کو قونیہ میں ایک بڑا زلزلہ آیا۔ متواتر چالیس دن تک جاری رہا۔ لوگوں نے سراسیمہ ہوکر مولنا سے دریافت کیا جواب میں فرمایا کہ زمین بھوکی ہے تر لقمہ چاہتی ہے۔ اور انشاء اللہ کامیاب ہوگی۔ ان دنوں مولنا کا معمول تھا کہ سرخ عبا پہنا کرتے تھے۔ چند روز کے بعد مزاج ناساز ہوا حکیموں نے علاج کیا لیکن نبض کی یہ حالت تھی کہ ابھی کچھ ہے ابھی کچھ۔ آخر تشخیص سے عاجز آ گئے۔ مولنا سے دریافت کیا خود آپ اپنی طبیعت سے مطلع فرمائیں۔ مولنا نے مطلق توجہ نہ دی۔ لوگوں نے سمجھا اب تھوڑے دنوں کے مہمان ہیں۔ بیماری کی عام خبر ہوئی تو شہر عیادت کے لئے ٹوٹ پڑا۔ شیخ صدرالدین جو شیخ محی الدین ابن عربی کے مرید اور روم و شام میں مرجع خاص و عام تھے تمام مریدوں کو ساتھ لے کر آئے۔ مولنا کی طبیعت دیکھ کر بے قرار ہوگئے۔ دعا کی خدا آپ کو جلد شفا بخشے۔ مولنا نے فرمایا شفا آپ کو مبارک ہو۔ عاشق و معشوق میں بال برابر پردہ رہ گیا ہے کیا آپ نہیں چاہتے کہ وہ بھی اُٹھ جائے اور نور میں نور مل جائے۔ شیخ روتے ہوئے اُٹھے اور مولانا نے یہ شعر پڑھا

چہ دانی تو کہ در باطن چہ شاہے ہمنشیں دارم
رخ زریں من منگر کہ پائے آہنیں دارم

Marfat.com

آخر میں بہت سی وصیتیں فرما کر جمادی الثانی ۶۷۲ھ ہجری کی پانچویں تاریخ روز یکشنبہ کو انتقال فرمایا۔ ہزاروں لوگوں نے اس صدمے سے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ جنازے کی نماز شیخ صدرالدین نہ پڑھا سکے۔ آخرکار مولانا قاضی سراج الدین نے نماز جنازہ ادا کرائی۔

مولانا کا مزار مبارک قونیہ میں بنا۔ جو اس وقت تک بوسہ گاہِ عالم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَاجْعَلْ قَبْرَہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

Marfat.com

مختصر سوانح حیات مُرید ہندی حضرت اقبال نور اللہ مرقدہٗ

علامہ شیخ ڈاکٹر محمد اقبال پنجاب کے مشہور شہر سیالکوٹ میں ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی۔ انہیں مولانا شمس العلماء سید میر حسن مرحوم کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا جو عربی اور فارسی کے نہایت متبحر عالم تھے۔ ان کی تربیت سے علامہ میں عربی اور فارسی کا صحیح جذبہ اور ملکہ پیدا ہو گیا تھا۔ ایف۔ اے تک اپنے وطن میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے لاہور اور ولایت جانا پڑا۔ طبیعت اچھی تھی خوش قسمتی سے علامہ کو استاد بھی اچھے ملے نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت اقبال طالب علمی کے زمانہ سے مشقِ سخن کرنے لگے غائبانہ حضرت داغ دہلوی سے اصلاحِ سخن کرائی۔ غالباً ۱۹۰۰ء میں پہلی دفعہ انہیں لاہور آ کر مشاعرہ میں اپنا کلام سنانے کا موقعہ ملا چھوٹی سی غزل تھی لیکن کلام میں زور تھا مجمع ششدر حیران رہ گیا اور سب اہلِ نے دادِ سخن دی۔

پہلے وہ اردو میں اشعار کہا کرتے تھے۔ بعد میں فارسی زبان کو پسند کیا۔ جس کتاب نے حضرت اقبال کی شہرت کو ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں بلند کیا وہ ایک فارسی مثنوی اسرار خودی ہے۔

اس وقت ان کے کلام کی چند کتابیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

بانگ درا۔ ضرب کلیم۔ بال جبریل۔ ارمغان حجاز۔ جاوید نامہ

Marfat.com

وغیرہ کو پڑھکر قوم ان کے احسانات کو کبھی بھول نہیں سکتی۔

حضرت اقبال نے جو اسباق ہمیں دیئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں غلامی کی لعنت کا احساس۔ جذبہ حریت کی بلندی۔ خودی سے شناسائی۔ حبِ رسول۔ جذبہ جہاد۔ قیامِ مرکز۔ عزم بلند۔ فسون فرنگ سے آگاہی۔ اور عشق وجنون کا مقام عقل وخرد سے بلند ہے۔

حضرت اقبال خود اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

پس از من شعر من خوانند و دریابند می گویند
جہانے را دگرگوں کرد یک مرد خود آگاہے

غلامی کی لعنت کے متعلق فرمایا۔

دین و دانش را غلام ارزاں دہد تا بدن را زندہ دارد جاں دہد

جذبہ حریت کو بلند کرتے ہوئے فرمایا۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانشِ فرنگ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ ونجف

خودی کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

وجود کیا ہے فقط جوہر خودی کی نمود کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود تیرا

حبِ رسول کے متعلق فرمایا۔

اقبال کس کے عشق کا یہ فیضِ عام ہے رومی[1] فنا ہوا حبشی[2] کو دوام ہے

جذبہ جہاد کو پیدا کرتے ہوئے فرمایا۔

خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لہو سے مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشاہی

مرکز کو مضبوط کرتے ہوئے فرمایا۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

---

[1] مراد ... [2] مراد حضرت بلال رض

Marfat.com

عزم بلند کے متعلق فرماتے ہیں۔

تیری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری

فسونِ فرنگ سے اجتناب دلا

بہ افرنگی بتاں خود را سپردی
خرد بیگانہ دل سینہ بے سوز

عشق کے مقام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرما

عشق اگر فرماں دہد از جان شیریں ہم گذر
عشق محبوب است و مقصود است و جاں مقصود نے

حضرت اقبال کی طبیعت پر مولنا جلال الدین رومی کے کلام نے گہرا اثر کیا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اپنے آپ کو مرید ہندی اور مولنا کو مرشدی رومی کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ بلکہ ہر مشکل مسئلہ کو حضرت اقبال مولنا رومی کے کلام سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے عزیز فرزند جاوید کو اور دوسرے مسلمانوں کو اپنے کلام میں یہی سبق دے گئے ہیں کہ دنیا کے تمام فلاسفہ کو چھوڑ کر مولنا رومی کی طرف آنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک جگہ وہ فرماتے ہیں

وقت است کہ بکشائیم میخانہ رومی را
پیرانِ حرم دیدم در صحنِ کلیسا مست

این کار حکیمے نیست دامانِ کلیمے گیر
صد بندہ ساحل مست یک بندہ دریا مست

حضرت اقبال اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نظریۂ پاکستان کی طرف مسلمانانِ ہندوستان کو توجہ دلائی۔ کاش کہ آج جبکہ پاکستان ایک حقیقت بن چکا ہے حضرت علامہ زندہ ہوتے۔ حُبِ رسولؐ حضرت اقبال کی زندگی کا متاعِ عزیز تھا۔ آخر عمر میں تو حالت یہ تھی کہ اکثر اوقات حُبِ رسول

Marfat.com

ہیں روتے رہتے تھے۔ بینائی میں ضعف آگیا تھا۔ چلنا پھرنا مشکل ہوگیا
اپنے وطن کو چھوڑ کر تمام عمر لاہور میں زندگی بسر فرمائی۔ آخر ۱۹۳۸ء میں لاہور
میں انتقال فرمایا۔ اور لاہور ہی میں شاہی مسجد کے بڑے دروازے پر
شناسائی، حُبّ رسول۔ جذبہ جہاد۔ بائیں طرف آپ کا مزار بنا۔ اَللّٰهُمَّ
ہے آگاہی۔ اور عشق وجنون کا مقام۔

حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ حقیقت شناس شاعر اور مفکر اسلام فلاسفر تھا۔
جس کے کلام نے مسلمانانِ عالم کے دلوں میں حُبِّ اسلام جذبہ جہاد کو
پھر زندہ کیا۔ مسلمان کبھی ان کے احسانات کو نہیں بھول سکتے۔ خدا ان کی
قبر کو بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔ اور پاکستان کے باشندوں
کی طرف سے انہیں رحمت اور سلام کے تحفے پہنچائے۔ آمین یارب العالمین۔

Marfat.com

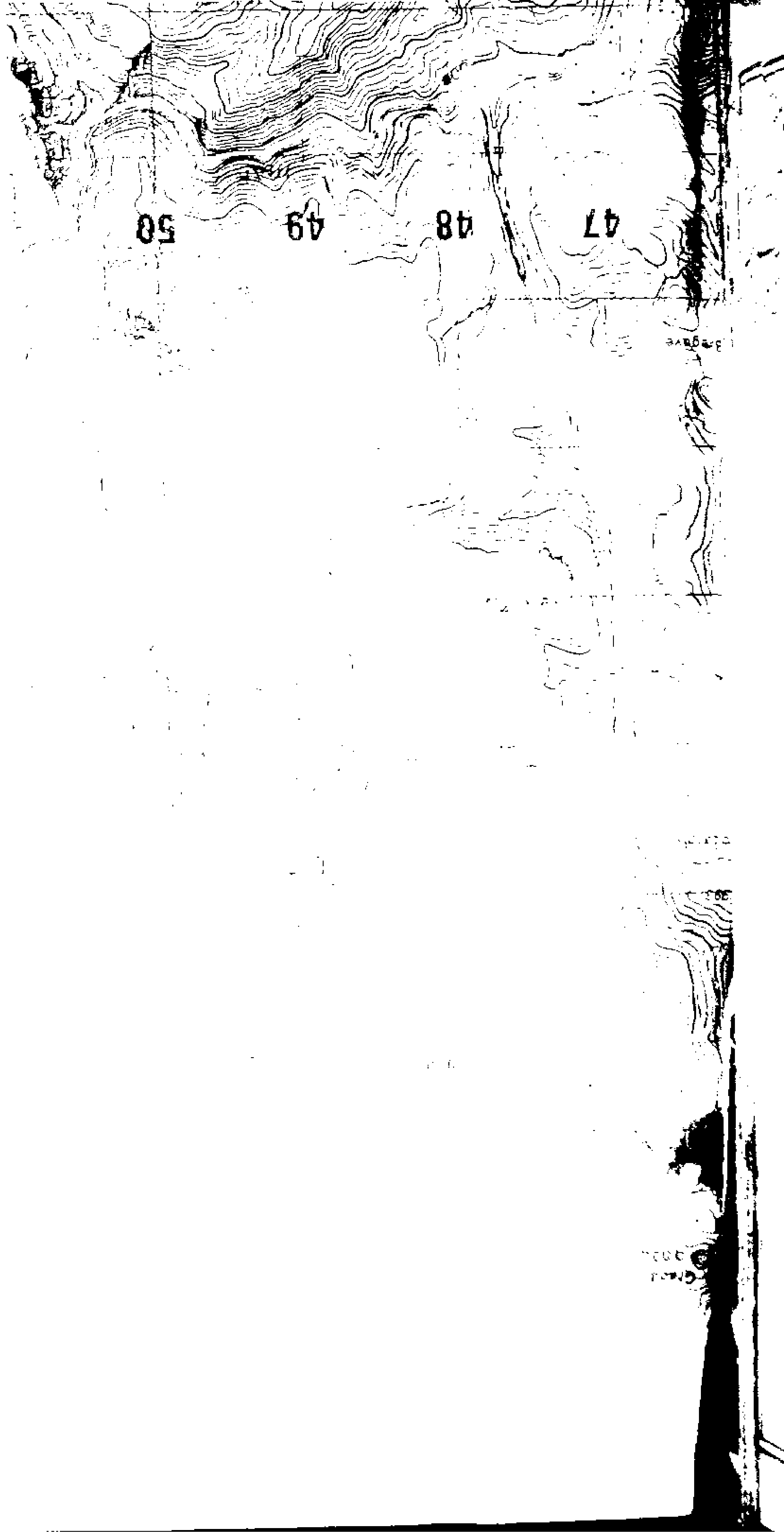

Marfat.com

226-1

فیوضاتِ رُومی

مع

تبرکاتِ اقبالؒ

ذخیرہ

ستار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اردو بازار لاہور مغربی پاکستان

Marfat.com